Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سزا

ایس آئی رائٹس

لاہور کے ایک خوبصورت ہوٹل کے روم میں وہ دونوں لڑکا لڑکی ہی خوش نظر آرہے تھے۔

کل جب ہم نکاح کرلیں گے تو ہماری محبت کو ایک منزل مل جائے گی۔

رائمہ نے پر شوق انداز میں ایک نظر اُس خوبرو لڑکے کی طرف دیکھا۔

جو کسی کے بھی خوابوں کا شہزادہ ہو سکتا تھا۔

مگر تقدیر نے اُسے اسکی جھولی میں ڈال دیا تھا۔

بالکل میری جان۔وہ بھی دل کھول کر مسکرایا۔

ہلکے ہلکے میوزک کی دھن پر وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے کپل ڈانس کے مزہ لے رہے تھے۔

آہستہ آہستہ اسکا ہاتھ رائمہ کے وجود کی رعنائیوں کو محسوس کرنے میں مگن ہو گیا۔

اور وہ آنکھیں بند کیے اسکے کاندھے سے سر ٹکا کر اپنے محبوب کی اِس محبت کو محسوس کر کے مسرور ہوئے جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دھیرے دھیرے میوزک کی دھن پر تھرکتے قدم ساکت ہونے لگے۔

جب وہ اسکے بالوں میں سر چھپا کر خوبصورت گردن کو لبوں سے چھونے لگا۔

رائمہ کو یہ سب تھوڑا عجیب اور نیا لگا۔

تم یہ کیا کر رہے ہو۔

پیار کر رہا ہوں۔

وہی پیار جس کی خاطر ہم دونوں نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے۔اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس نے اپنا ایک ہاتھ رائمہ کی شرٹ کے بٹنوں کو کھولنے میں لگا دیا۔

دو بٹن کھول کر وہ کچھ پل کیلیئے رک گیا۔

پھر ایک جھٹکے سے اُس کے نازک سے وجود کو اپنے مضبوط بازوں میں بھر کر کمرے میں داخل ہوا۔

جہاں پورے کمرے میں سرخ گلاب پھیلے تھے۔

ایک انچ جگہ بھی ایسی نہ تھی جہاں گلاب کی کوئی پتی نہ ہو۔بیڈ شیٹ بھی سرخ رنگ کی تھی جس پر پھولوں سے دل بنا رکھا تھا۔

سارے کشن تکیے بھی سرخ رنگ کے تھے۔

اور ان سب کشن کے درمیان ایک خوبصورت ہارٹ رکھا تھا جس پر سفید رنگ سے آئی لو یو لکھا تھا۔

بیڈ کراؤن کے اوپری جگہ انگلش کے حروف کے ساتھ ویلکم ٹو مائی لائف لکھا تھا۔

سائیڈ ٹیبل پر ایک بلیو رنگ کے جیولری باکس میں خوبصورت ہیروں کا سیٹ دیکھ وہ حیران رہ گئی۔

باقی ہر طرف رنگ برنگی خوبصورت کینڈلز کی روشنی نے فسوں خیز سماں باندھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ ساری سجاوٹ اور تحفے دیکھ کر خوش تو ہوئی تھی۔

مگر اسکے باوجود وہ دل سے یہ خوشی محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔

مائی لو آج ہم دونوں ایک ہو جائیں گے۔

وہ لڑکا محبت سے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

کیا مطلب یہ سب تو شادی کے بعد اچھا لگتا ہے۔

جیسے ہی اس نے رائمہ کو بیڈ پر بٹھایا۔

تو وہ ناسمجھی سے گویا ہوا۔

مائی لو۔ہم کل نکاح کر تو رہے ہیں۔

اور ویسے بھی میں نے جس دن تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔

اس دن تمہیں دل سے اپنی بیوی مان لیا تھا۔

کل چاہے ہمارا نکاح ہے۔

مگر میرے دل میں تمہارا مقام اپنی بیوی جیسا ہے۔

تمہیں دیکھ کر میں اپنا آپ بھول جاتا ہوں۔

جس طرح تم نے میری خاطر اپنے گھر والوں کو چھوڑا ہے۔

اسی طرح میں نے بھی تمہاری خاطر اپنی فیملی،بینک بیلنس،خاندان چھوڑا ہے۔

میری خواہش ہے کہ ہم آج ہی ایک ہو جائیں۔

کیونکہ آج تم میری زندگی میں ہر چیز کو پرے دھکیل کر آئی ہو۔میرے لیے جتنا آج کا دن خاص ہے

Posted On Kitab Nagri

اتنا شاید کوئی بھی دن خاص نہیں ہو گا۔

آنکھوں میں لاکھوں جذبات لیے وہ اسکی ایک ہاں کا منتظر تھا۔

مگر یہ سب غلط ہو گا۔

اوہ کم آن مائی لو۔

محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔

ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔

اور اسوقت ہم دونوں کا اِس بھیگی شام میں ایک دوسرے کے ساتھ تنہا ہونا اس بات کا ثبوت ہے۔

ہاں تم ٹھیک بول رہے ہو مگر ایک رات کی ہی تو بات ہے۔رائمہ کا دل ابھی بھی نہیں مان رہا تھا۔

شاید اسکا ضمیر ابھی بھی زندہ تھا۔

جسکی پکار اسکے کانوں کو سنائی دے رہی تھی۔

وہی تو میں بول رہا ہوں مائی لو۔

ٹرسٹ می۔ایک رات کی ہی تو بات ہے۔

ہم صبح نکاح کر لیں گے۔

اور اگر تم مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتی تو اسکا مطلب تم مجھ سے پیار بھی نہیں کرتی۔

سب کچھ جھوٹ تھا۔تم مجھ سے فریب کر رہی تھی۔

وہ بے یقینی کے تاثرات چہرے پر سجائے حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

نہیں، نہیں تم غلط سمجھ رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

میں تم پر خود سے زیادہ یقین کرتی ہوں

اور پیار تو حد سے زیادہ کرتی ہوں۔

اسی لیے یہاں موجود ہوں۔وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔

ہاں تو ٹھیک ہے اگر جو تم کہہ رہی ہو وہ سب سچ ہے تو تم اسوقت مجھے خود کے قریب آنے سے نہیں روکو گی۔

اور اگر تم مجھ پر یقین نہیں کرتی پیار نہیں کرتی تو ابھی بتادو۔میں یہاں سے اور تمہاری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا۔

سنجیدگی سے یہ بات بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔

رائمہ نے بے بسی سے اسکی طرف دیکھا۔

دل و دماغ کشمکش کا شکار تھا۔

اسکی ناراضگی جان پر بن گئی تھی۔

آخر کار ضمیر کی آواز کہیں دور جا کھوئی اور اسنے اپنے محبوب کا ہاتھ تھام لیا۔

میں تمہیں نہیں روکوں گی۔

مگر میں چاہتی تھی کہ اگر ہمارا نکاح ہو جاتا تو یہ سب؟؟؟؟

بس ابھی بھی تمہاری کنڈی ایک ہی جگہ اٹکی ہے۔

وہ برہم ہوا اسکا ہاتھ جھٹکا اور دور جا کھڑا ہوا۔

رائمہ کا دل سہم گیا۔

نہیں نہیں میں تو بس مصلحت کے لیے بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ورنہ مجھ پر صرف اور صرف تمہارا حق ہے۔

میں نے ہمیشہ اپنے ساتھ صرف تمہیں سوچا ہے۔

وہ اٹھ کر اسکے قریب آئی۔

تو کیا تم آج رات پوری طرح سے میری ہونے کے لیے تیار ہو۔وہ دوبارہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

ہاں میں تیار ہوں۔

وہ ایک پل میں اپنی اور خود سے جڑی کئی زندگیوں کا فیصلہ کر گئی تھی۔

اس لڑکے کی تو جیسے دل کی مراد بر لائی تھی۔

جھٹ ساری ناراضگی بھلا کر ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو اپنی گرفت میں لے کر اُسے خود سے قریب تر کیا۔

اور پلک جھپکنے سے پہلے اسکے خوبصورت ہونٹوں کو اپنے لبوں میں دبا کر وہ شدت سے اس پر جھکا۔

دوسرے ہاتھ کی مدد سے اسکی شرٹ کے سارے بٹن کھول کر کاندھوں سے نیچے سرکائی۔

شرٹ اسکے وجود سے اتر کر فرش پر جا گری-

اور وہ آنکھوں میں عجیب چمک لیے اسکے وجود کو دیکھنے لگا۔

جو اسوقت اس کے جذبات کو بھڑکانے کے لیے کافی تھا۔

دوبارہ اسکی کمر کے گرد گرفت بنا کر اسنے رائمہ کو خود کے قریب کیا۔

مگر اس بار اسکی گرفت میں ایک عجیب سی سختی تھی۔

بالوں کو ایک طرف سرکا کر اسکے ہونٹ بے چینی سے گردن کا طواف کرنے لگے۔

رائمہ نے بھی دونوں ہاتھوں کو اسکی گردن کے پیچھے رکھ کر خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ اسے بانہوں میں لیے لیے بیڈ پر آیا۔

اپنی شرٹ نکال کر دور اچھالی رائمہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ایک نظر اسکے تباہ کن وجود پر ڈالی۔

اگلے ہی پل دھکا دے کر اسے تکیے پر گرایا

اور خود بھی تیزی سے اس پر جھک آیا۔

آئی لو یو مائی لو۔

خمار آلود لہجے میں اسنے رائمہ کے کان کے قریب سرگوشی کی۔دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنسا کر اسکے ہونٹ گردن سے سینے اور باقی حدود کو پار کرنے لگے۔

رائمہ نے ایک نظر فرش پر بکھرے ان دونوں کے کپڑوں کو دیکھا جن سے بے نیاز وہ دو جسم بنا کسی رشتے کے ایک دوسرے میں مدغم اِس رات کو رنگین بنانے میں لگے تھے

اس کے حساب سے اس رات کی صبح بہت اجلی ہو گی۔

مگر اپنوں کی مخلص محبت چھل کر بنا کسی رشتے کے اپنی مرضی سے کیے گئے زنا کی رات بھلا کب خوبصورت ہوئی ہے

❤❤❤

اٹھو اور کپڑے پہن لو۔

اس لڑکے کی آواز پر وہ نیم غنودگی سے بیدار ہوئی۔

ایک نظر کمبل میں چھپے اپنے برہنہ وجود کو دیکھا۔

پل میں اسے ڈھیروں ڈھیر شرم نے آن گھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

خاموشی سے اٹھ کر فریش ہوتے ہی بالوں کو کھلا چھوڑ وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی جو موبائل فون میں مسکرا مسکرا کر نا جانے کس کو میسج کر رہا تھا۔

نکاح کرنے کب جانا ہے۔

لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے وہ اس سے سوال گو ہوئی۔جب اس لڑکے نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

کونسا نکاح؟؟؟؟؟

انداز ایسا تھا جیسے وہ اِس لفظ کو سرے سے ہی نہ جانتا ہو۔

کیا مطلب کونسا نکاح۔

ہم آج نکاح کرنے جا رہے ہیں۔

مگر کیوں؟؟؟

ایک بار پھر وہ لاعلمی کا اظہار کرنے لگا۔

دیکھو اگر تم مذاق کر رہے ہو تو یہ بہت غلط ہے۔

کونسا مذاق لڑکی۔

انداز ایسا تھا جیسے وہ اسکے وجود سے ناواقف ہو۔

رائمہ لفظ لڑکی سن کر صدمے میں آگئی۔

جس زبان سے ہمیشہ مائی لو نکلتا تھا۔

اب وہ اسے لڑکی بلا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔

اسی لیے ہم اپنے گھر والوں سے بغاوت کر کے آئے ہیں۔

اور تم کل شام بول رہے تھے کہ صبح ہم نکاح کریں گے۔

وہ روہانسی ہوئی۔

مارے بے بسی کے آنکھوں میں نمی در آئی۔

کون اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر آیا ہے۔

تمہی آئی ہو گی اپنے گھر والوں سے بغاوت کر کے۔

مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا کہ تم جیسی لڑکی کے لیے میں اپنا خاندان، شان و شوکت بینک بیلنس، چھوڑ کر آجاؤں۔

وہ طنزیہ ہنسی ہنسا۔

مگر رائمہ کے لیے یہ سب کسی بھیانک انکشاف سے کم نہیں تھا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

مذاق کر رہے ہو۔

کل رات ہمارے درمیان جو کچھ بھی ہوا وہ بھی تو محبت تھی۔

اور تب تم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم صبح نکاح کریں گے۔

رات گئی بات گئی۔

لاپرواہانہ انداز اسکے زمین آسمان ہلا گیا۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے رات گئی بات گئی۔

کل رات میں نے تمہیں صرف اپنے قریب آنے کی اجازت نہیں دی بلکہ اپنی عزت بھی دی تھی۔

کیوں کہ مجھے تم پر یقین تھا۔

تمہارے وعدے پر یقین تھا۔

آگے بڑھ کر وہ اسکو کو گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگی۔

شاید کہ اسکا ضمیر جاگ جائے۔

مگر انسانوں کے بھیس میں موجود حیوانوں کے بھلا کہاں ضمیر ہوتے ہیں۔

اوہ جسٹ شٹ اپ۔

ایک جھٹکے میں اسکی گرفت سے اپنا گریبان چھڑوا کر اسنے رائمہ کو خود سے پرے دھکیلا-

کس عزت کی بات کر رہی ہو۔

جس عزت کی تم بات کر رہی ہو ایسی نا جانے کتنی عزتیں چند پیسوں کے عوض لڑکیاں میرے قدموں میں ڈھیر کر دیتی ہیں۔ مگر تمہارے ساتھ یہاں تک آنے کا ناٹک اس لیے کرنا پڑا کہ ایک تو ماشاءاللہ سے تم قیامت چیز ہو۔

دوسرا تم پیسوں سے نہیں بلکہ محبت سے بکنے والوں میں سے تھی۔

وہ تو شکر ہے تم کل رات مان گئی۔

ورنہ مجھے ایک رات کے لیے نکاح کا طوق بھی اپنے گلے میں ڈالنا پڑتا۔

وہ نحوست سے گویا ہوا اور اپنے کوٹ سے ان دیکھی گرد جھاڑی -

نہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔

میں تمہاری پولیس میں شکایت درج کرواؤں گی۔

اسنے اپنی طرف سے مضبوط دھمکی دی

مگر وہ ایسے ہنسا جیسے رائمہ نے کوئی مزیدار لطیفہ سنایا ہو۔

شوق سے کرو۔

ویسے اگر کسی پولیس اسٹیشن میں تمہاری رپورٹ لکھ لی گئی۔

تو یہ خوشخبری مجھے بھی سنانا۔

صاف مذاق اندازاڑاتاانداز اسے دوبارہ حیران کر گیا۔

کیا مطلب؟؟؟

مطلب یہ لڑکی۔

میرے نام کے آگے لفظ رائے زادہ لگتا ہے۔

جسکا مطلب تم اچھے سے سمجھتی ہو۔

پھر بھی ایسی بیوقوفانہ خواہش رکھتی ہو۔

وہ ایک بار پھر ہنسا۔

اوراس بار رائمہ کو اپنی بیوقوفی پر مر جانے کا دل کیا۔

دیکھو۔

میری بات سنو۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

میں نے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھی ہے۔

وہ روتے ہوئے اسے مصلحت سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔میں ایسی محبت روز کرتا ہوں۔

اور وہ باقی سب کو اتنی ہی سچی لگتی ہے جتنی کہ تمہیں لگی۔

اسنے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

مجھ سے نکاح کرلو پلیز -

وہ مسلسل روتے ہوئے اب التجا کرنے لگی۔

نو،نو -

اگراسی طرح میں سب سے نکام کرتا رہا۔

تو ناجانے میری کتنی بیویاں ہو جائیں گی۔

اور ویسے بھی تم سے نکاح کر کے میرا کوئی فائدہ نہیں۔

مجھے تم سے جو چاہیے تھا وہ کل رات مجھے مل گیا۔

اب تم میں بچا کیا ہے۔

اسکی نظریں اور لہجہ ایک بار پھر اسکا مذاق اڑانے لگیں۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں۔

اور نکاح کے بعد ہم دونوں جائز طریقے سے ایک ساتھ رہیں گے۔

ہاہاہاہاہا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تم جانتی ہو۔

میں جس چیز کو ایک بار یوز کر لیتا ہوں دوبارہ اسے منہ لگانا میری شان کے خلاف ہے۔

انداز ایسا تھا جیسے ناجانے وہ خود کتنا بے بس ہو۔

اگر تم مجھے چھوڑ کر گئے تو میں کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہوں گی۔

پلیز ایسے مت کرو۔

پلیز ایسے مت کرو۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔

اسکے سامنے ہاتھ جوڑے جوڑے وہ کسی ہارے جواہری کی طرح اسکے قدموں میں ڈھ گئی۔

منہ دکھانے لائق نہیں رہی۔

تبھی تو تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھال وہ بھاری قدم اٹھاتا وہاں سے جا چکا تھا۔

مجھے کسی قابل بھی تمھی نے نہیں چھوڑا۔

وہ زمین پر دونوں ہاتھ مار کر اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

تمہیں میری زندگی برباد کرنے کی سزا ضرور ملے گی۔

میں نے جو غلط کیا اسکی سزا مجھے اپنی عزت گنوانے کے ساتھ ساتھ تمہارے ٹھکرانے پر مل گئی۔

لیکن یہ مت سمجھ لینا کہ تمہاری بخشش ہو گی۔

اُس خدا کی لاٹھی بہت بے آواز ہے۔

جب یہ حرکت میں آئی تو تمہارے نام کے آگے لگا رائے زادہ بھی کام نہیں آئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

سسکتے سسکتے وہ سجدے کی حالت میں جا کر دوبارہ اپنی قسمت کو رونے لگی۔

❤❤❤

آٹھ سال بعد ......

وفا، وفا یار رک جاؤ۔

کہاں بھاگی جا رہی ہو۔

تانیہ بھاگ کر اسکے مقابل آئی۔

کیا بات ہے۔

وہ ایسے پوچھ رہی تھی جیسے کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

یونی میں آج کتنا بڑا فنکشن ہے۔

تو اِس میں کونسی بڑی بات ہے یونی میں تو ہر چوتھے دن کسی نہ بات کا حوا بنا کر اودھم مچایا جا رہا ہوتا ہے۔

وہ شاید سچ میں لا علم تھی۔

یار آج کا فنکشن بہت خاص ہے۔

کیونکہ آج التمش رائے زادہ ایز آ چیف گیسٹ آئے ہیں۔

اس لیے آج ہر لڑکی سج سنور کر آئی ہے۔

تاکہ التمش رائے زادہ کی ایک نظر اُس پر پڑے اور اسکی قسمت کھل جائے۔

کیونکہ وہ پاکستان کا سب سے امیر ہینڈ سم اور بیچلر ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے دادا کی وفات اور آؤٹ آف کنٹری سے پڑھائی کرنے کے بعد اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی اپنا خاندانی بزنس جوائن کیا ہے۔

میری تو قسمت میں ہی شاید کسی بزنس مین کی بیوی بننا نہیں لکھا تبھی ماں نے سوفٹ ویئر انجینئر ڈھونڈر کھا ہے۔

مگر تم ٹرائے کر سکتی ہو۔

تم خوبصورت بھی تو کس قدر ہو۔

وہ اسکے سادہ سے حلیے میں من موہ لینے والے سراپے کو دیکھ کر رائے دینے لگی۔

پتہ ہے سین کیا ہو گا۔

اس کی نظریں تمہاری نظروں سے ٹکرائیں گی۔

اسکا دل دھڑکے گا۔

وہ دیوانہ ہو کر مجھ سے تمہارا پتہ پوچھے گا۔

میں اسے تمہارے گھر کی راہ دکھاؤں گی۔

اور پھر وہ تمہارے گھر اپنا رشتہ بھیجے گا۔

اور تمہاری جان تمہاری اُس خرانٹ ماں سے چھڑوا کر لے جائے گا۔

شٹ اپ تانیہ-

مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔

کیا تم بھی پاگلوں جیسی افسانوی باتوں پر یقین رکھتی ہو۔

مجھے میم سیما کے پاس جانا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نوٹس بنانے کے لیے ان سے کچھ ضروری انفارمیشن چاہیے تھی۔بنا اسکی کوئی بات سنتے وہ عجلت میں وہاں سے چلی گئی۔

ارے مگر سنو تو۔

وہ پیچھے سے پکارتی رہ گئی۔

لیکن وفا نے اسکی ہر پکار کو ان سنا کر دیا۔

وہیں رک جاؤ۔

اس سے پہلے کہ اسکی گاڑی اپنے گھر کے گیٹ میں داخل ہوتی۔مریم خان کی آواز پر ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔ گردن موڑ کر ایک بے بس نظر وفا کی سمت دیکھا۔

جسے سمجھ کر وہ بس گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

گاڑی سے اتر کر وہ وہیں گیٹ سے باہر دھوپ میں کھڑی ہو گئی۔

بلیو ساڑھی میں ملبوس، بالوں کا جوڑا۔سوبر سا میک اپ، آنکھوں پر چشمہ، پاؤں میں ہیل پہنے مریم خان اسے نظروں کے زاویوں میں لیے لیے اسکی طرف بڑھی۔

آج تم پورا گھنٹہ لیٹ ہو۔

آخر کیوں؟؟؟

آج یونی میں کوئی التمش رائے زادہ آیا تھا۔

جسکی وجہ سے مجھے میم سیما سے نوٹس کی انفارمیشن لینے میں دیر ہو گئی۔

وہ بہت مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

التمش رائے زادہ کے نام پر مریم کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

جس وقت التمش رائے زادہ آیا اسوقت تم کہاں تھی۔

ایک اور سوال۔

میں اسوقت کینٹین میں تھی۔

اسکے بعد؟؟؟؟

اسکے بعد میں میم سیما کے آفس چلی گئی۔

کیا تم نے فنکشن اٹینڈ کیا؟؟؟

نہیں میں نے فنکشن اٹینڈ نہیں کیا۔

اپنی ماں کے سوالوں کا سپاٹ انداز میں جواب دے کر وہ خاموشی سے وہ وہیں کھڑی رہی۔

مریم نے پہلے کینٹین میں کام کرنے والے ایک لڑکے کو فون کر کے وفا کی وہاں موجوگی کی تصدیق کی۔

پھر میم سیما کو فون کر کے وفا کی انکے پاس موجودگی کے ایک ایک وقت کی معلومات لے کر انہوں نے ڈرائیور کو اسے اندر لے جانے کا اشارہ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے ٹھنڈے پانی سے شاور لے کر وائٹ رنگ کا ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر زیب تن کیا۔

آئینے کے سامنے آکر ایک نظر اپنے سراپے پر ڈالی۔

تم تو کس قدر خوبصورت ہو۔

تانیہ کی بات اسکے کانوں میں گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

سنہرے رنگ کے کمر سے نیچے آتے گھنے بال، صبیح پیشانی، بڑی بڑی لمبی کالی آنکھیں، چھوٹی سی ستواں ناک، بھرے بھرے گال-خوبصورت انداز میں چھوٹے مگر بھر بھرے ہونٹ،

نچلے ہونٹ کے کی کناری پر ایک باریک کالے رنگ کا تل، چھوٹی سی ٹھوڑی میں ہلکا سا خم، صراحی دار گردن دلکش نازک سا سراپا، واقعی وہ خوبصورت تھی۔

التمش رائے زادہ، گلابی لبوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

یہ نام اس نے پہلی بار نہیں سنا تھا۔

اسکی ماں کے منہ سے یہ نام کئی بار سننے کو ملا تھا۔

شاید اسکی ماں نے اِس انسان کے ساتھ بھی کوئی بزنس ڈیل کی ہو۔

چندپل وہ اپنے سراپے کو تکنے کے بعد کو سر جھٹک کر بیڈ پر آ بیٹھی۔

جہاں بکھری کتابیں شاید اسی کی منتظر تھیں

یونی کے لیے تیار وہ ناشتے کی ٹیبل پر مریم کا انتظار کر رہی تھی۔ جیسے ہی وہ آئیں۔۔۔۔۔

تو وفا نے بھی کھانا شروع کیا۔

مریم نے ایک نظر اس پر ڈالی خود بھی خاموشی سے ناشتہ کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔

اُسنے عجلت میں پے در پے کئی نوالے حلق میں ڈالے۔

آج یونی میں اسکا ٹیسٹ تھا۔۔۔۔۔

جسکے لیے اسے اپنی کلاس فیلوز سے کچھ ضروری ڈسکشن کرنی تھی۔ جب تک وہ سر جھکا کر مگن انداز میں کھاتی رہی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مریم بھی خاموش رہی۔۔۔۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر خدا حافظ بولا اور مریم کی نگاہ اسکی طرف اٹھی۔۔۔۔۔

غصے کی شدید لہریں اسکے دماغ میں ابھرنے لگیں۔۔۔۔۔

کیا کرنے جا رہی ہو یونی۔۔۔۔۔

بھنویں سیکٹر کر تیز نظروں سے وہ وفا کو گھورنے لگیں۔۔۔۔۔آج میرا ٹیسٹ ہے۔۔۔۔۔

سپاٹ انداز میں جواب دیا گیا۔۔۔۔۔

مگر تمہاری تیاری سے تو ایسا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں کی طرف غور سے دیکھ طنز کرنے لگیں۔۔۔۔

پہلے تو اُسے اپنی ماں کا یہ طنز سمجھ نہ آیا۔۔۔

مگر جب سمجھ آیا تو نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

رات دیر تک پڑھائی کرتی رہی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں تکلیف ہو رہی تھی اس لیے کاجل ڈالا تھا۔۔۔

ایک آنکھ میں صرف کاجل ڈالنے کی صفائی دیتے ہوئے اس کا دل کُرلایا۔۔۔۔۔۔

جاؤ جا کر اسکو ابھی کے ابھی صاف کرو۔۔۔۔۔

میں تمہارے لیے ڈراپس بھجواتی ہوں۔۔۔۔۔

اسے آنکھوں میں ڈال کر چلی جانا۔۔۔۔۔

اپنا کھانا چھوڑ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا نے ایک افسوس بھری نظر اپنی ماں کی پشت پر ڈالی۔۔۔۔۔

اور خود بھی آنکھوں سے کاجل صاف کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں واپس آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ روشن ولاء کا منظر تھا۔۔۔۔۔۔

آٹھ کنال پر مشتمل شیشے کی طرح چمکتا روشن ولاء کسی خوبصورت پیلس سے کم نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تو یہاں تین فیملیز ایک ساتھ قیام پذیر تھیں۔۔۔۔۔۔

مگر یہاں کے مکینوں کی طرز زندگی کچھ الگ سی تھی۔۔۔۔۔۔

کسی کو کسی سے مطلب نہ تھا۔۔۔۔۔۔

گھر میں صرف نوکروں کے دم سے چہل پہل تھی۔۔۔۔

،ورنہ روشن ولاء کے مکین، دعوتوں، سیاسی پارٹیوں، یا کسی گرینڈ فنکشن میں پائے جاتے تھے۔۔۔۔۔۔

باقی کا وقت جو روشن ولاء کے حصے میں آتا اُس وقت میں سبھی لوگ اپنے اپنے کمروں میں سکون کرتے۔۔۔۔۔۔

وہاب رائے زادہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔۔

فرقان رائے زادہ، عدنان رائے زادہ-

انکے دو بیٹے جبکہ دانین رائے زادہ کو انکی بیٹی ہونے کا شرف حاصل تھا۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ سے شادی کے بعد فرقان رائے زادہ کے ہاں ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔۔۔التمش رائے زادہ "

جو کہ خاندان کے سب سے بڑے بیٹے کے عہدے پر فائز تھا۔

اسکے بعد عدنان رائے زادہ کو خدا نے ایک بیٹا ارشد اور دو بیٹیوں مائرہ اور مائزہ سے نوازا تھا۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جو کہ ابھی پڑھ رہے تھے۔

وہاب رائے زادہ نے اپنی بیٹی دانین رائے زادہ کی شادی خاندان میں ہی آصف رائے زادہ سے کردی۔۔۔۔۔

دانین کی ہٹ دھرم طبیعت کی وجہ سے یہ شادی دو سال بھی نہ چل سکی۔۔۔۔

اور دانین رائے زادہ شوہر سے طلاق لے کر اپنے بیٹے عادی رائے زادہ کے ہمراہ واپس روشن ولا آبسی۔

فاطمہ نے دروازے پر دستک دی۔

آجائیں مما۔۔۔۔۔۔۔

ناجانے کیسے وہ دستک سے ہی پہچان جاتا تھا کہ ماں آئی ہے۔

پر شفقت مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ایک نظر بیڈ پر بیٹھے اپنے خوبرو بیٹے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

جو بلیک ٹی شرٹ اور ڈھیلے ڈھالے پاجامے میں گود میں لیپ ٹاپ رکھے کیبورڈ پر پھرتی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔۔

کسرتی مضبوط بازو ٹی شرٹ سے صاف چھلک رہے تھے۔۔۔۔۔

گھنے کالے بال کشادہ پیشانی پر بکھرے تھے۔۔۔۔۔

سختی سے بھینچے لب،ماتھے پر پھیلی تیوریاں،اسکرین پر ساکت جمی گہری کالی آنکھیں اس بات کا ثبوت تھیں۔۔۔۔۔

کہ وہ اس وقت کسی پریشانی کا شکار ہے۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی لمحے لیپ ٹاپ بند کر کے ایک طرف رکھا اور ہمیشہ کی طرح چہرے پر نرم سی مسکراہٹ سجا کر وہ اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔

جی ماں کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔

ہمممم کام تو بہت ضروری تھا۔۔۔۔۔۔

مگر تم بتاؤ کیا فری ہو؟؟؟

جی ماں آپ کے لیے میں ہر وقت فری ہوں۔۔۔۔۔

ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھا کر اس نے انکے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔۔۔

کیسا رہا آج یونی کا فنکشن۔۔۔۔۔۔

بہت ساری لڑکیاں ہونگی وہاں پر۔۔۔۔۔۔

تمہیں کوئی پسند آئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اشتیاق سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

تو وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا گیا۔۔۔۔۔

ماں آپ بھی نا۔۔۔۔۔

ایسے لڑکیاں پسند نہیں کی جاتیں۔۔۔۔۔۔

انکا ہاتھ دبا کر وہ انہیں سمجھانے کیا کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

تو پھر کیسے پسند کی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی بتادو۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بڑھتی عمر" میرے اور اپنے ابا کے ارمانوں کا کچھ تو خیال کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکا محبت بھرا انداز اسے سوچ میں ڈال گیا۔۔۔۔۔۔

ہم تو آپ کو کیسی بہو چاہیے۔۔۔۔۔۔

بیٹا مجھے بہو سے زیادہ تمہارے لیے ایک مخلص بیوی چاہیے۔۔۔۔اب میں نے باقی سب ساسوں کی طرح اس سے جھاڑو پوچھا تو کروانا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ سے خدا نے اپنی ہر نعمت سے نواز رکھا ہے۔۔۔۔

اور اپنی پسند سے زیادہ میں یہ چاہتی ہوں کہ لڑکی تمہارے پسند کی ہو۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ زندگی بھی تو تمہی نے گزارنی ہے۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر آپ لڑکی دیکھ آئیں۔۔۔۔۔۔

اسنے جیسے اپنی ماں کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی کچھ پل کیلئے فاطمہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

تت......تم سچ کہہ رہے ہو۔

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔۔۔

ہمم بالکل سچ۔۔۔۔۔۔-

ہاتھ بڑھا کر اپنی ماں کا گال کھینچا۔۔۔تاکہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔

کون ہے وہ لڑکی،

کہاں رہتی ہے،

Posted On Kitab Nagri

کیسی نظر آتی ہے، کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

انکا اتاولا پن التمش کو کھکھلانے پر مجبور کر گیا۔

ماں ایسا کچھ نہیں ہے۔

بس میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

وہ کچھ توقف کے لیے رک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جو اسکے ایک ایک لفظ کو بڑے غور سے سن رہی تھی۔ کہ ؟؟؟؟؟

کہ آج سے پانچ سال پہلے آپکے اور آپکی دوست کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ اس پر دوبارہ نظر ثانی کریں۔۔۔۔۔۔

التمش کی بات نے انہیں حیران و پریشان کر دیا۔۔۔۔۔۔

مگر بیٹا وہ بات تو پانچ سال پہلے کی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اسوقت ہنسی مذاق چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا پتہ انہوں نے وہ بات مذاق میں بول دی ہو۔۔۔۔۔۔

فاطمہ نے اپنی کشمکش اسکے سامنے رکھی۔۔۔۔۔۔

نو مما پلیز میری خاطر آپ ایک بار ان سے بات کر کے دیکھیں۔۔۔۔۔۔

التمش کا پُر امید چہرہ دیکھ وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔

آخر انکے اکلوتے بیٹے کی خواہش کا سوال تھا۔

بھلا وہ کیسے منع کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی طرف سے اسے اِس معاملے پر غور کرنے کا بول کر وہ وہاں سے چلی آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دیکھو پیسوں والی بھکارن آگئی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اپنی کلاس میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگی وہاں بیٹھا لڑکیوں کا ایک گروپ روز کی طرح اس کا مذاق اڑانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا وفا سنو سنو،

وہ ان سب کو اگنور کر کے آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

جب ان میں سے ایک لڑکی تیزی سے اٹھ کر اسکے سامنے آئی۔دیکھو وفا ہم سب تمہارے دشمن نہیں ہیں۔۔۔

بلکہ تمہارے دوست ہیں۔۔۔۔۔۔

اگر تمہیں کسی مدد کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔

تو بلا جھجک ہم سے بول سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔

لیکن دل سے بول رہی ہوں یار۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں اِس حال میں دیکھ کر بہت برا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

وفا کا سر تا پاؤں جائزہ لے کر اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

جبکہ اسکے اِس انداز پر وفا نے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اس لڑکی کے باقی دوست بھی اٹھ کے ان دونوں کے پاس آ گئے۔۔۔۔۔۔۔

تم یہ بھکاریوں والا چوغا پہننا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار پھر اس نے وفا کے کھلے کھلے کپڑوں پر چوٹ کی۔۔۔۔جہاں باقی سب کی دبی دبی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہیں وفا نے خاموشی سے سر جھکا کر وہاں سے گزر جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ان سب کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ سب اسکی مما کی دوستوں کی بیٹیاں اور بیٹے تھے۔

سنو وفا میرے پاس بہت سے ایسے کپڑے پڑے ہیں۔۔۔۔۔۔

جو شاید تمہیں فٹ آ جائیں۔۔۔۔۔۔

میں انہیں پہن پہن کر بور ہو چکی ہوں۔۔۔۔۔۔

تم اگر میری اترن پہنو گی۔۔۔۔۔۔

تو کم از کم بھکارن سے زیادہ اچھی لگو گی۔۔۔۔۔۔۔

لفظ اترن پر اس کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ باقی سب کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

جو اسکے کانوں میں کسی نشتر کی طرح چبھ گیا۔۔۔۔۔

یونی میں روز کی طرح ہوئی تذلیل ہونے پر آج بھی واپسی پر اسکے سر میں شدید درد اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

چکراتے سر اور بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ ڈرائنگ روم میں رکھے صوفے پر ڈھ سی گئی۔۔۔۔۔۔۔

ماسی (نوکرانی) ایک گلاس پانی لا دیں پلیز۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گلابی چہرے میں گھلی معمول سے زیادہ سرخیاں، تپے ستے چہرے پر پھیلا کرب اسکے اندر کی توڑ پھوڑ کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

حد سے زیادہ کھلی فراق، بوسیدہ سی چپل، بادامی رنگ کی پرانی چادر میں وہ کہیں سے بھی مریم خان کی بیٹی نہیں لگ رہی تھی۔

وہاں سے گزرتی دو آنکھوں نے اِس منظر کو بڑے غور سے دیکھا اور وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔۔۔۔

بی بی جی پانی۔۔۔۔۔۔۔

سلمہ نے اسے پانی لا کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

نقاہت سے بمشکل اٹھ کر چند سانسوں میں پیا۔۔۔۔۔

اور بیگ اٹھا کر بے دلی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اپنی ماں کے کمرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے اسے انکی ہنسی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔

اسی کے ساتھ کسی اور عورت کی آواز بھی ان کے کمرے سے آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جس سے اسکی ماں اسطرح بات کر رہی تھی جیسے مریم خان نا جانے کس قدر خوش مزاج عورت ہو۔۔۔۔۔۔۔

لیکن نا جانے کتنا وقت گزر گیا تھا۔۔۔۔۔

انہوں نے اپنی بیٹی کی طرف مسکرا کر دیکھنے کی بھی غلطی نہ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ لو مٹھائی کھاؤ۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ نے رس گلا التمش کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس بس ماں۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا اتنی خوشی کس بات کی؟

پورا رس گلا کھا کر وہ اپنی ماں کے خوشی سے تمتماتے چہرے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے بولنے پر آج میں اپنی دوست کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

اور ان سے تمہارے رشتے کی بات بھی کی۔۔۔۔۔۔

پھر؟؟؟؟

وہ تجسس سے گویا ہوا۔

دل کی دھڑکن جیسے کچھ پل کے لیے تھم سی گئی۔۔۔۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔۔۔۔۔

انہوں نے بولا کہ التمش رائے زادہ کو اپنا داماد بنانا انکی خوش قسمتی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

سینے میں رکا سانس اِس خبر پر بحال ہوا۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی یہ باؤل تم رکھو۔۔۔۔۔

میں ذرا باقی سب کی بھی اس معاملے میں رائے لے لوں۔۔۔۔۔۔۔

انکی ایکسائٹمنٹ پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اگر اسکی ماں جا کر اس رشتے میں اسکی مرضی کا بتائے گی۔۔۔۔۔۔۔

تو کوئی بھی اِس رشتے سے انکار نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔

تبھی وہ پرسکون ہو کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج تم یونی نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر مریم نے اس پر حکم صادر کر ڈالا۔۔۔۔۔

جس پر وفا نے بس ایک نظر انکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور دوبارہ اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔۔۔۔۔

انکار کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ ہونا وہی تھا جو انہوں نے بول دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں سلمہ کے ہاتھوں تمہارے لیے سوٹ بھیجواؤں گی۔ پہن کر تیار ہو جانا۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر تک میرے کچھ خاص گیسٹ آئیں گے۔۔۔۔۔۔

انکے سامنے اچھے سے مسکرا کر پیش آنا۔۔۔۔۔۔

آج شاید پہلی بار وہ اس سے نرم لہجے میں ہدایت دے رہی تھی مگر وفا کے دماغ میں خطرے کی کئی گھنٹیاں ایک ساتھ بجنے لگیں۔۔۔۔۔۔

آخر ایسے کون سے گیسٹ تھے جن کے سامنے اُسے جانا تھا۔ ورنہ آج تک اس گھر کا جیسے ایک قانون بن گیا تھا۔۔۔۔

کہ یہاں کوئی بھی آئے یا جائے مگر وفا کسی کے سامنے نہیں آئے گی۔۔۔۔۔۔

مہرون رنگ کی پاؤں کو چھوتی فراق،

Posted On Kitab Nagri

جس پر زر قون کے چھوٹے چھوٹے موتیوں اور ستاروں سے ہلکی پھلکی کشیدہ کاری کی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

چوڑی دار پاجامہ اور بڑا سا دوپٹہ جس کی کناریوں پر سنہرے رنگ کی خوبصورت کڑھائی سے بارڈر لگایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک پل کے لیے اپنے لیے مریم کے منتخب کیے گئے کپڑوں پر اسے حیرت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

آج تک جس ماں نے اسے شوخ رنگ دیکھنے کے لیے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کسی کامدار سوٹ کا تو شاید اسکی زندگی میں نام ونشان بھی نہ تھا۔آج اسی ماں نے اسکے لیے مہرون رنگ کا انتخاب کیا تھا۔۔۔۔

اور اِس کڑھائی کو دیکھ کر تو وہ مبہوت رہ گئی تھی۔

چند پل ان مصنوعی پھولوں کو چھو کر محسوس کرتے ہی گزر گئے .

لیکن جب نظر مہرون رنگ کے سنہری زری سے سجی نفیس موجڑیوں پر گئی۔

تب وہ مزید حیرت زدہ ہوگئی۔

بی بی جی بیگم صاحبہ بول رہی ہیں کہ آپ تیار ہو کر نیچے آجائیں۔۔۔۔۔۔۔

سلمی کی آواز پر وہ یکدم چونکی۔۔۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہے آپ چلیں میں آتی ہوں پانچ منٹ میں۔۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ اُس فراک کو زیب تن کر کے آئینے کے سامنے آئی تو چند پلوں کے لیے اپنا آپ پہچاننا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہی عکس سے نظریں چرا کر ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے سامان پر نظریں دوڑائیں۔۔۔۔۔۔۔

جہاں لوشن، ہیئر برش، کاجل، لپ بام کے سوا تیار ہونے کیلئے کوئی سامان میسر نہ تھا۔۔۔۔۔

صرف ایک کاجل تھا جسے اسنے ضرورتاً آنکھوں میں سجا کر غلطی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر فلوقت تو اسکی ماں نے خود تیار ہونے کا بولا تھا۔۔۔۔۔

اسی لیے بالوں میں برش کے بعد اسنے کاجل کی ایک ایک دھار سے دوبارہ اپنی آنکھیں سجا لیں۔۔۔۔۔

لپ اسٹک کے نام پر سردیوں کے دنوں کی بچی کھچی گلابی رنگ کی لپ بام ہونٹوں پر لگا لی۔۔۔۔۔۔۔

دوپٹے کو اچھے طریقے سے سر پر سیٹ کیا۔۔۔۔۔۔

اور خوبصورت پیروں میں نئی لائی گئی موجڑیاں ڈال کر اسے اپنا آپ نیا نیا اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

خاموشی سے وہ آہستہ آہستہ چلتی ڈرائنگ روم میں چلی آئی۔ جہاں ناجانے کون کونسے نئے مہمان آئے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ان سب کو تو شاید اس نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

ان سب کو آہستگی سے سلام کر بنا کسی کی طرف دیکھے وہ خاموشی سے اپنی ماں کے صوفے پر ان سے تھوڑا ہٹ کر فاصلے پر بیٹھ ہے۔۔۔۔۔۔

واؤ بیوٹی فل۔۔۔۔۔۔

یہ ناجانے کس کی پیشن گوئی تھی۔۔۔۔۔

میرے التمش کی ہونے والی دلہن ہے۔۔۔۔۔

لاکھوں میں ایک ہی ہو گی نا۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری آواز ابھری۔۔۔۔۔۔

مریم سب کا سر گوشیوں پر صرف مسکرانے پر اکتفا کر رہی تھی۔ جبکہ التمش کے نام پر وفا کو حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

پر مامی کل جب ہم لوگ یہاں آئے تھے۔۔۔۔

تب ان کی ڈریسنگ بہت عجیب و غریب تھی۔۔۔۔۔

یہ عادی رائے زادہ تھا جو کل بھی فاطمہ کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ ارے چھوڑو بیٹا۔۔۔۔

اب ہر کوئی رائے زادہ نہیں ہوتا۔۔۔۔

کہ ہر وقت ویل ڈریسڈ رہے۔۔۔۔۔۔

یہ دانین رائے زادہ تھی۔۔۔۔۔

جسے وفا کچھ خاص پسند نہ آئی تھی۔۔۔۔۔۔

یا پھر وہ التمش کی شادی کسی ہائی سوسائٹی میں کرنا چاہتی تھیں۔ مگر رائے زادہ نام پر وفا کے سر پر جیسے آسمان آ گرا ہو۔۔۔۔

اوہو مما آپ ان سب کو چھوڑیں میں تو ویسے ہی بول رہا تھا۔ اور ڈریسنگ سے بھلا کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

ہمیں تو بس التمش بھائی کی ہونے والی دلہن سے مطلب ہے۔ بالکل صحیح کہا عادی۔۔۔۔۔۔

اور مجھے اپنے بیٹے کے لیے یہ لڑکی بہت پسند آئی ہے،

دانین کو فاطمہ کا یہ جتاتا انداز بالکل پسند نہ آیا۔۔۔۔

ہنہ مخمل میں ٹاٹ کا پیوند۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دانین تو ہمیشہ سے ہی کڑوی زبان والی منہ پھٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر بھلا یہاں کیسے باز آجاتی۔۔۔۔۔۔۔

ارے پھوپھو آپ خوامخواہ ہی بول رہی ہیں۔۔۔۔۔۔

ہماری ہونے والی بھابھی سچ میں بہت خوبصورت ہیں۔۔۔۔۔

یہ ارشد تھا جو اس ساری گفتگو میں پہلی بار بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ اور بھی نا جانے کیا کیا بحث کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

مریم ان سبھی سے خوش دلی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر اسکا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی مریم کا ایک اشارہ ملنے پر وہ خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں آکر اس نے تکیے کے نیچے چھپایا چھوٹا سا اسمارٹ فون نکالا۔۔۔۔

کانپتے ہاتھ تیزی سے ایک مخصوص نمبر ملانے لگے۔

پہلی بیل پر ہی دوسری طرف سے کال رسیو کر لی گئی۔۔۔۔۔

یہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔

نیچے سب میری التمش رائے زادہ سے شادی کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور تم میری بربادی میں پیش پیش ہو۔۔۔۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

میں کیا کروں یار میں بے بس ہوں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ میں ہم دونوں کی شادی کے لیے گھر والوں کو راضی کرتا نجانے کیسے التمش بھائی نے تم سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کردی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مگر میں سمجھ نہیں پا رہا آخر انہیں تمہارے بارے میں کیسے پتہ چلا۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے پریشانی بھری آواز ابھری۔۔۔۔۔۔

تو کیا تم منع نہیں کر سکے یا پھر تمہارا پیار اس قدر کمزور ہے کہ وہ التمش رائے زادہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں وفا۔۔۔۔۔۔

مگر التمش بھائی کی خواہش کو کوئی بھی منع کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔

تو اسکا مطلب یہ کہ تم میرے پیار کو صرف اپنے بھائی کے لیے ٹھکرا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر میں تمہارے اور اپنے بارے میں اب گھر والوں سے بات کروں گا۔۔۔۔۔

تو کوئی بھی اِس رشتے کے لیے رضامند نہ ہو گا۔۔۔۔۔۔

ایسی سچویشن میں بس ایک ہی کام ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

کونسا کام ؟؟

اگر تم خود اپنی ماں کو االتمش کے لیے منع کر دو۔۔۔۔

اور میرے لیے اپنی ماں سے بات کرو۔۔۔۔

تو میں خود بھی یہاں ہم دونوں کے لیے بات کر سکتا ہوں۔۔۔۔ مگر تم اپنی اُس خرانٹ ماں کے آگے اپنی دفاع کہاں کر پاؤ گی۔ سامنے والے کے لہجے میں طنز نہیں ایک افسوس تھا۔۔۔۔۔

جسے سمجھ کر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

بنا کچھ بولے کال بند کر وہ وہیں بیڈ پر ڈھ سی گئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

واقعی یہ ایک تلخ حقیقت تھی کہ وہ اپنے حق کے لیے بھی دفاع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر اِس بار بات اسکی پوری زندگی کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سو کہیں نہ کہیں سے ہمت مجتمع کر کے اسے یہ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

دل میں پختہ ارادہ کر وہ اپنی ماں کا مہمانوں سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

ساری زندگی کی ہمت مجتمع کر کے وہ اس وقت اپنی ماں کے روم کے باہر کھڑی تھی۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

ٹانگیں کانپ رہیں تھیں۔

مسلسل آدھے گھنٹے سے یہیں کھڑے کھڑے وہ دل ہی دل میں لفظوں کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر اپنی ماں کے ری ایکشن کا سوچ کر ہی سارے لفظ کہیں غائب ہو جاتے۔

کون ہے باہر-

جب اندر سے مریم خان کی سنجیدہ آواز ابھری۔

تو وہ پورے جی جان سے کانپ اٹھی۔

بالآخر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اندر داخل ہوئی۔

وفا کو اپنے کمرے میں دیکھ مریم خان کو حیرت تو ضرور ہوئی۔کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ اسے سخت سست بھی سناتی۔

مگر آج وہ بہت خوش تھیں۔

شاید اسی وجہ سے اسکی بخشش ہوگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ماں کے اِس نرم رویے سے اُسے کچھ ڈھارس ملی۔

کیا بات ہے۔

بھلے انہوں نے وفا کے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔ مگر انکا سخت بے لچک لہجہ ابھی بھی قائم تھا۔

ماں وہ میں آپ سے کہنا چاہتی تھی کہ.....

ڈرتے ڈرتے آدھی بات درمیان میں ہی چھوڑ کر وہ اپنی ماں کے تاثرات کی طرف دیکھنے لگی۔

جو کہ اُسکے شاید بات کے درمیان میں رک جانے والے عمل کے باعث نرم سے سخت ہونا شروع ہو گئے تھے۔

جلدی بولو میرے پاس وقت نہیں ہے۔

وہ بیزار سے لہجے میں گویا ہوئیں۔

وفا نے بھی حلق تر کر کے خود میں دوبارہ بولنے کی ہمت سمیٹی۔

ماں میں کہنا چاہتی ہوں کہ آپ میری شادی التمش رائے زادہ سے نہیں کروائیں۔

بلکہ۔۔۔۔۔

ابھی اسکے منہ سے باقی کے الفاظ نکلنا باقی تھے۔

اس سے پہلے ہی مریم کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا۔

اور چٹاخ کی آواز کے ساتھ پانچوں انگلیوں کی چھاپ اسکے نازک سے گال پر چھوڑ گیا۔

بدذات۔۔۔

اس دن کے لیے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا تھا۔

کہ تم میرے سامنے یوں انکار کر سکو۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصے کا شدت سے وفا پر دھاڑی -

تو وہ یکدم سہم کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

آنکھوں سے آنسو رفتار سے بہنے لگے۔

میری بات تو سنیں ماں -

میری زندگی پر میرا ابھی تو تھوڑا سا حق ہے۔

روتے روتے نا جانے اس میں اتنی بات بولنے کی ہمت کہاں سے آگئی تھی۔

مگر مریم کے دوسرے زناٹے دار تھپڑ نے اسے زمین بوس کرنے کے ساتھ ساتھ ساری مجتمع ہمت بھی چھین لی تھی۔

تمہاری زندگی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

اگر حق ہے تو وہ صرف میرا۔

کیونکہ میں نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا ہے۔

جلد ہی تمہاری شادی التمش رائے زادہ سے ہو گی۔

اور اس بات میں کوئی دو رائے نہیں۔

اب اپنا منحوس چہرہ لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

وہ دوبارہ دھاڑی۔

تو وفا روتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیاہوا۔۔۔۔۔۔

کیابولا تمہاری ماں نے .

دوسری طرف سے بے چین آواز ابھری۔

مگر وفا میں کچھ بھی بتانے کا ہمت کہاں بچی تھی۔

جب سے مریم کے کمرے سے آئی تھی۔

اس نے رو رو کر اپنا برا حال کرر کھا تھا۔

فار گاڈ سیک وفارونا بن کرو اور مجھے ساری بات بتاؤ۔

سامنے موجود انسان جھنجھلایا

تواسکے رونے میں مزید تیزی آگئی۔

کچھ نہیں ہوا۔

ماں نہیں مانی۔

وہ میری شادی التمش سے کروا کر ہی دم لیں گی۔

روتے روتے اس نے مریم کا فیصلہ اسکے گوش گزار کیا۔

سامنے والے کے ارمانوں پر جیسے اوس پڑ گئی۔

میں نے تو پہلے ہی بولا تھا

کہ ہماری اس محبت کا انجام بہت براہوا ہے۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ التمش بھائی تمہارے لیے رشتہ بھیج کر ہماری اِس کہانی کو یہیں ختم کر دیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حد درجہ افسوس سے گویا ہوا۔

کیا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

وفا کی ساری امیدیں ٹوٹ چکی تھیں

مگر وہ ایک بار پھر اس سے پوچھ کر دل کو تسلی دینا چاہتی تھی۔بد قسمتی سے نہیں۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

التمش بھائی کی خواہش کے آگے کوئی اپنی خواہش نہیں رکھ سکتا۔اگر میں ایسا کر بھی دوں۔

تو تمہاری ماں کو تو تم جانتی ہی ہو۔

سامنے موجود انسان بھی اسوقت شاید بے بسی کی انتہا پر تھا۔

اسکے لہجے میں بھی گہرا دکھ بول رہا تھا۔

اللہ حافظ وفا _

میں تمہارے لیے خوشیوں کی دعا کروں گا۔

حالانکہ میں جانتا ہوں التمش بھائی جیسے مغرور انسان کے ساتھ رہنا کسی جہنم میں رہنے سے کم نہیں ہے۔

لیکن میں پھر بھی تمہارے لیے خوشیوں کی دعا کروں گا۔

اور ہاں آخر میں ایک اور بات؟؟

تم چاہے جہاں بھی رہو۔

جس بھی حالت میں رہو۔

میں تم سے پیار کرتا تھا، کرتا ہوں، اور کرتا رہوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی میں کبھی بھی اگر قسمت ہمیں دوبارہ ملنے کا موقع دے گی تو میں کبھی بھی اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا۔

سامنے موجود انسان کا گلو گیز لہجہ اور باتیں اسے مزید رونے پر مجبور کر گئی۔

بنا کچھ بولے کال کاٹ کر وہ اوندھے منہ بیڈ پر گر کر تکیے میں منہ چھپائے پھر سے رونے کا شغل فرمانے لگی۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔

مریم نے اسکا کہیں بھی آنا جانا بند کر دیا تھا۔

ہر وقت وہ اکیلی کمرے میں بیٹھی اپنے سامنے ڈائری کھولے نا جانے کیا کیا سوچتی رہتی۔

ان دنوں مریم نے ایک بار بھی اسکی خیر خیرت کی کوئی خبر نہ لی۔وہ ناشتے کی ٹیبل پر بھی اب نہیں جاتی تھی سلمی اسے ناشتہ، لنچ، ڈنر سب کمرے میں ہی لا کر دے دیتی تھی۔

اسی کے ذریعے اسے معلوم ہوا تھا

کہ رائے زادہ فیملی آکر شادی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہتی ہے۔

شہر کی مشہور بیوٹریشن اسکا میک اپ کرتی۔

تو بہترین اور مہنگا ترین ڈیزائنر اسکے کپڑے ڈیزائن کرتا۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ یہ سب دیکھ کر بہت خوش ہوتی۔

مگر جب دل کی دنیا ہی ویران ہو گئی تھی۔

تو دنیاوی رنگینی کس کام کی؟؟

Posted On Kitab Nagri

ابٹن کی رسم ہوئی نا جانے کس کس نے آکر اسے ابٹن لگایا۔

مگر اسکی آنکھیں تو جس انسان پر مرکوز تھیں۔

وہ خوشی و خاموشی سے سارے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔

نا جانے کیسے وہ اپنا دکھ کسی پر آشکار نہیں کر پا رہا تھا۔

ایک دو بار وہ وفا کے سامنے آیا۔

تو اس نے شکوہ کناں نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

جبکہ وہ خود ایک زخمی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتا.....

خاموشی سے رسمیں ادا ہوئیں اور وہ وفا خان سے وفا رائے زادہ بن کر روشن ولاء آگئی۔

اتنا بڑا گھر دیکھ کر وہ حیران کم پریشان زیادہ ہو گئی۔

مگر اسے زیادہ پریشانی کا سامنہ نہیں کرنا پڑا کیونکہ لڑکیوں نے ڈائریکٹ اسے التمش کے کمرے تک پہنچا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بلیک اینڈ وائٹ کلر کے ماربل، سفید صوفہ سیٹ، سفید دیواریں، اٹیچڈ باتھ روم، چینجنگ روم، گول جہازی سائز بیڈ پر بھی سفید بیڈ شیٹ، سفید دبیز پردے، اور خوبصورت ڈیکوریشن پیسز سے سجا یہ کمرہ اس کے کمرے سے لاکھ گنا اچھا تھا۔

سامنے ہی دیوار پر سجی التمش رائے زادہ کی سحر انگریز فوٹو فریم -

جس میں سے چھلکتی اسکی مقناطیسی آنکھوں میں کچھ پل کیلئے اسے اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا۔

بیٹھے بیٹھے اسکی کمر اکڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھکن سے بدن چور تھا۔

دل چاہا کچھ وقت کے لیےاِس نرم وملائم بیڈ پر لیٹ کر آرام کرلے۔

اپنے دل کی خواہش کو وہ شاید عملی جامہ بھی پہناتی.

مگر دروازے کے باہر ہوتی ہلچل محسوس کر وہ واپس اسی حالت میں وہیں بیٹھ گئی۔

شاید خاندان کی لڑکیاں دروازہ رکوائی پر اس سے نیگ وصول رہی تھی۔

ان آوازوں سے وہ یہی نتیجہ نکال پائی۔

کچھ وقت بعد وہ بلیک شیر وانی میں اپنی پوری وجاہت کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

کچھ دیر کمرے کے درمیان میں ہی کھڑے رہنے کے بعد وہ نائٹ سوٹ لے کر باتھ روم کی طرف بڑھا۔

کچھ وقت تک پانی گرنے کی آواز آتی رہی۔

چند منٹوں بعد وہ پُرسکون ہو کر کبٹ میں ناجانے کیا تلاشنے لگا۔اسکی ان سب حرکتوں کا جائزہ وہ جالی دار گھونگھٹ میں سے لے رہی تھی۔

ہاتھ میں کوئی جیولری باکس تھامے وہ اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

پورے بیڈ پر بکھرے اسکے لہنگے کو ہٹا کر اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی۔

کچھ پل یونہی خاموشی کی نظر ہوگئی۔

وہ ٹکٹکی باندھے مسلسل اسکی طرف دیکھتے دیکھتے ناجانے کن سوچوں میں گم تھا۔

خاموش فضا میں دل کی کی دھڑکنوں کا شور بڑھا۔

جب اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکا جالی دار گھونگھٹ الٹ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

جھٹ خرگوش کی طرح آنکھیں بند کرکے وہ شاید التمش رائے زادہ کی نظروں سے چھپ جانا چاہتی تھی۔

جو کہ شاید ناممکن تھا۔

اسکے اس انداز پر وہ دلکشی سے مسکرایا۔

اسکی خوبصورتی پر تو وہ بہت پہلے ہی فدا ہو گیا تھا۔

مگر آج وہ جس قدر حسین لگ رہی تھی۔

یہ کوئی التمش رائے زادہ سے پوچھتا کہ اسکے دل پر بیک وقت کتنی بجلیاں گریں ہیں۔

لمبی لمبی آنکھوں کو مسکارے اور مصنوعی پلکوں نے قاتل نظریں بنا دیا تھا۔

گلابی گالوں پر بکھری سرخی اسکے حسن میں چار چاند لگا رہی تھی۔ چھوٹی سی ناک میں نوز پن کسی کو بھی گھائل کرنے کے لیے کافی تھی۔

ان سب پر پنکھڑیوں جیسے لبوں پر سجی ڈارک مہرون لپ اسٹک اسکا صبر آزمانے لگے۔

ہاتھ میں پکڑا ہوا ہی جیولری باکس کھول کر اسکی طرف بڑھایا۔

یہ آپ کی منہ دکھائی کا تحفہ۔۔۔۔۔

ناجانے اس باکس میں کیا تھا۔

اس نے بنا دیکھے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

اس نے اپنی منہ دکھائی کے تحفے کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔

یہ بات التمش کو کھٹکی۔

کیا ہوا آپ اس شادی سے خوش تو ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بنا لگی لپٹی وہ سیدھا اسکے اس رویے کی وجہ پوچھ بیٹھا۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔۔۔

وہ صبر و تحمل سے اسکے کچھ بولنے کا انتظار کرتا رہا۔

مگر وہ سر جھکائے بیٹھی شاید اس کا ضبط آزمانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔

اس نئے رشتے کی شروعات میں کسی کی ناراضگی سے نہیں کرنا چاہتا۔

جو کچھ بھی آپ کے دل میں ہے۔۔۔

کوئی کنفیوزن کوئی ناراضگی یا پھر کوئی بھی ایسی وجہ جو آپ کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔

وہ آپ بلا جھجک مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں۔

اپنے غصے پر کنٹرول کر وہ نرمی سے گویا ہوا۔

میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کیونکہ میں آپ سے نہیں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔

لفظ تھے یا پگھلتا سیسہ جو وفا نے اسکے کانوں میں انڈیل دیا تھا۔کیا مطلب آپ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

اس رشتے میں آپ کی رضامندی نہیں تھی؟؟

نہیں نہیں نہیں۔

میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ یکدم چیخی اتنے دنوں کا جو غبار دل میں دبا تھا وہ اچانک پھٹ پڑا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ پل کے لیے التمش رائے زادہ جیسا مضبوط انسان بھی حیرت سے گنگ رہ گیا۔

میں کسی اور سے محبت-

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ یکدم دہاڑا۔

تم کس سے پیار کرتی تھی۔

تمہاری اس شادی میں رضامندی نہیں تھی۔

یا تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وغیرہ، وغیرہ، وغیرہ۔

یہ سب تم نے تب بتانا تھا جب تم میری دسترس میں نہیں تھی۔

اس وقت، میرے نکاح میں،

میرے کمرے میں کھڑے رہ کر تم اپنے ناکام عشق کی داستان اگر مجھے سناؤ گی۔

تو باخدا۔التمش رائے زادہ سے برا تم اس دنیا میں کسی کو نہ پاؤ گی۔

اسکا سخت لہجہ وفا کے پورے بدن میں سنسنی دوڑا گیا۔

مگر میں آپ کے ساتھ کیسے خوش رہ سکتی ہوں جب میں۔۔۔۔۔۔

دوبارہ اسکی بات درمیان میں ہی رہ گئی جب اسکے نازک سے وجود کو سختی سے اپنی گرفت میں لے کر وہ اسکے پھڑ پھڑاتے لبوں پر جھکا۔

سختی سے اسکے لبوں کو قید کیے اسکا انداز جارحانہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نازک سی جان بھلا اتنی شدت کہاں برداشت کر سکتی تھی۔سانس اکھڑنے لگا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

جب وہ نا جانے کیا سوچ کر پیچھے ہٹا۔۔۔۔

بیڈ پر گرا اسکے منہ دکھائی کا گفٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وفا کو کھینچ کے خود کے قریب کیا۔

بڑے مصروف سے انداز میں پنوں کی مدد سے سیٹ کیا دوپٹہ اسکے وجود سے الگ کیا۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

وہ حیرت سے گنگ رہ گئی

جب وہ آہستہ آہستہ اسکی ساری جیولری نکال کر ایک طرف رکھنے لگا۔

چہرے پر نرمی کا کوئی تاثر نہ تھا۔

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔

اب صحیح معنوں میں اسے اپنی بیوقوفی کا احساس ہو رہا تھا۔

دوبارہ وہ یہ سوال کر چکی تھی۔

مگر التمش کے ماتھے کے بل وقت بہ وقت بڑھتے جا رہے تھے۔اسے بیڈ پر لٹا کر اس نے لائٹ آف کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نن۔۔۔۔۔نہیں۔

لائٹ آف کرتے ہی اسکے سارے ارادے وفا کی سمجھ میں آ گئے تبھی وہ ایک جھٹکے سے اپنا آپ چھڑوا کر بیڈ پر ہی تھوڑی دور جا بیٹھی۔

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔

اندھیرا کمرہ اور التمش کے خطرناک ارادے اسکا پورا وجود کپکپانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

پورے وجود سے جان اس وقت نکلی جب اس نے وفا کو پاؤں سے پکڑ کر اپنی کھینچا۔

میں اگر آپ سے نرمی برت رہا ہوں۔۔۔

تو اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔

کہ آپ میری شریک حیات ہیں۔

خاموشی اور اپنی رضامندی کے ساتھ مجھے ہمارے اس رشتے کو مکمل کرنے دیں۔

سختی سے اسے اپنی گرفت میں لے کر وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

لیکن مجھے کچھ وقت،

"وقت ہی تو نہیں دے سکتا میں آپ کو"

آپ کے وجود پر اپنی محبت کی چھاپ چھوڑ کر آج میں یہ واضع کر دوں گا کہ آپ کا نام، احساسات، جذبات، دکھ سکھ، ہر چیز التمش رائے زادہ سے جڑ چکی ہے۔

اب میں ہم دونوں میں کسی تیسرے وجود کو برداشت نہیں کر سکتا۔

دہکتے لب اسکے ماتھے پر رکھ وہ شاید اس رشتے کی پہلی بنیاد رکھ چکا تھا۔

نازک سے لبوں پر وہ ایک بار پھر پوری شدت سے جھکا۔

اپنی سانسیں اسکی سانسوں میں انڈیلتے ہوئے اسکے ہاتھ مسلسل وفا کے وجود پر رقص کر رہے تھے۔

پہلے تو وہ مارے بے بسی کے کوئی احتجاج نہیں کر رہی تھی۔

مگر اپنی کمر کی ڈوریاں کھلتی محسوس کر اسکی جان ہوا ہونے لگی۔ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر احتجاج کے طور پر التمش کے سینے پر مکوں کی برسات کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسکے کسرتی وجود پر شاید یہ نازک نازک سے مکے کچھ اثر نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

تبھی بنا کوئی اثر لیے اس نے وفا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر تکیے سے لگا کر دونوں کلائیوں کو ایک ہی ہاتھ میں قید کیا۔۔۔۔۔۔

اور دوسرا ہاتھ پھر سے کمر کی ڈوریاں کھولنے میں مگن ہو گیا۔

آخری ڈوری کھول کر اسکی دونوں کلائیوں کو آزاد کرتے ہی وفا کے وجود سے اسکا بلاوز الگ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور یہی وہ لمحہ تھا جب اسکی ساری مزاحمتیں دم توڑ گئی۔

خاموشی و بے بسی سے لیٹی وہ اپنے پورے وجود پر اسکی شدتیں محسوس کرتی رہی۔

درد و تکلیف کا ایک آنسو آنکھ سے نکل کر بالوں میں کہیں جذب ہو گیا۔

مگر التمش رائے زادہ سنگدل محبوب کی طرح بنا اسکے درد کی پرواہ کیے اسکے وجود کی رعنائیوں میں کھویا رہا۔

آج اسکے جانے اسے گھر خالی ہو گیا تھا۔

مریم خان نے ایک نظر خاموش سونے سونے گھر پر ڈالی۔

جو آج سے پہلے اتنا ویران نہ لگا تھا۔

جتنا آج لگ رہا تھا۔

شکست خوردہ سے چھوٹے چھوٹے قدم وہ اس کمرے کی طرف بڑھانے لگی۔

جہاں انہوں نے برسوں پہلے جانا چھوڑ دیا تھا۔

ایک نظر دروازے باہر لگے تالے پر ڈالی جہاں زنگ کے ساتھ ساتھ مکڑیوں نے بھی جالے بنا لیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ سے ان جالوں کو صاف کر مطلوبہ چابی سے لاک کھول کر وہ اندر داخل ہوئی۔

ہاتھ بڑھا کر ایک ساتھ ساری لائٹ آن کرتے ہی جیسے وہ آج سے کئی سال پیچھے چلی گئیں۔

کتنی ہی خوبصورت یادیں اس کمرے سے وابستہ تھیں۔

جب وہ سب ایک ساتھ ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کے غموں میں شریک ہوتے تھے۔۔۔

دو تکلیف کے اسکی آنکھوں سے بہہ گئے۔۔۔

آج سے کئی سال پہلے یہ ان کا اور ان کے شوہر صفدر کا کمرہ تھا۔حالانکہ ان دونوں کی ارینج میرج تھی۔

مگر وہ مریم سے اس قدر محبت سے پیش آتے تھے کہ انہیں کبھی نہیں لگا کہ ان کی شادی صرف خاندان کی مرضی کے باعث ہوئی۔

ان کی خوشیوں بھری زندگی میں رنگ ان کی پہلی اولاد رائمہ نے آکر گھول دیئے تھے۔

ان دونوں کی سب سے بڑی بیٹی رائمہ جو کہ مریم سے زیادہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی۔

اس کی ہر خواہش کو پورا کرنا شاید انہوں نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا۔

وہ سات سال کی ہو گئی تب مریم کو خدا ایک اور بیٹی سے نوازا۔جس کا نام ان دونوں نے ہی وفا رکھا۔

جہاں اپنی ہر خواہش پوری ہو جانے کے باعث رائمہ کی طبیعت میں ضدی بن آگیا تھا۔

وہیں اسکے مقابل وفا بہت معصوم تھی۔

مریم کو کبھی کبھی وفا پر ٹوٹ کر پیار آتا۔

دھیرے دھیرے وقت گزرا اور انکی بیٹی بڑی ہو کر یونیورسٹی چلی گئی۔

رائمہ روزانہ خوبصورت کپڑے، سینڈل، ہلکا ہلکا میک اپ کر کے یونی جانا مریم کو کچھ خاص اچھا نہ لگتا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے حساب سے جب ایک لڑکی پڑھنے کے لیے جاتی ہے تو اسے سادگی میں جانا چاہیے۔

مگر پھر اپنی پرورش پر بھروسہ کر کے وہ خاموش رہ جائیں۔

اور ایک دن ان کا ڈر انکے سامنے آگیا۔

جب رائمہ نے یونیورسٹی میں کسی لڑکے سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

تب صحیح معنوں میں اسکے در و دیوار ہل گئے۔

ان دنوں صفدر بزنس کے کسی کام کے باعث شہر سے باہر گئے تھے۔

مریم اپنی بیٹی کی خواہش پر حیران تو ہوئی مگر پھر خاموش بھی ہو گئی۔

وہ رائمہ کو کچھ بھی بولنے سے پہلے صفدر سے بات کرنا چاہتی تھی۔

اسی وجہ سے اس نے رائمہ کا یونیورسٹی جانا بند کر دیا۔

اس بات کو رائمہ نے شاید غلط رخ دے دیا۔

اور رات کے اندھیرے میں وہ بنا بتائے اپنا کچھ ضروری سامان لے کر بنا کسی کی پرواہ کیے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر چلی گئی۔

صبح جب مریم اسکے کمرے میں ناشتہ لے کر گئی۔

تو وہاں خاموشی منہ چڑانے کے ساتھ سائیڈ ٹیبل پر پھڑ پھڑاتا کاغذ انکی پرورش کا مذاق اڑا رہا تھا۔

جس میں لکھی چند سطروں سے ان کا کلیجہ چھلنی ہو کر رہ گیا۔سوری مما بابا۔

آپ جانتے ہیں۔

میں نے آج تک جس جس چیز کی خواہش کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آپ نے مجھے لے کر دی۔

مگر مجھے اس بار لگ رہا ہے کہ آپ میری محبت کبھی قبول نہیں۔

اسی وجہ سے مجبوری میں مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا ہے۔

لیکن مما بابا میں آپ دونوں سے وعدہ کرتی ہوں۔

میں بہت جلد واپس آجاؤں گی۔

اور پھر دو دنوں بعد رائمہ کا فون آیا۔

صفدر، مریم اور وفا تینوں اسپیکر پر موبائل کر کے قریب قریب بیٹھ گئے۔

لفظ ختم ہو گئے تھے۔

وہ کیا بولیں اپنی بیٹی کو۔

بابا۔مجھے معاف۔۔۔۔کر دیں۔

کپکپاتی آواز اور تیز تیز چلتی سانسوں نے ان تینوں کو ایک جگہ مجتمع کر دیا۔

کک۔۔۔۔۔کیا ہوا بیٹا

-مریم کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

صفدر صاحب کا دل بھی اسکی گڑگڑاہٹ پر خون کے آنسو رونے لگا۔

کہاں ہو تم مجھے بتاؤ میں تمہیں لینے آتا ہوں بیٹا۔

نن۔۔۔۔نہیں بابا۔.اب بہت دیر ہو گئی ہے۔

میں اب اس قابل نہیں رہی کہ واپس آپ کی چوکھٹ پر قدم رکھ سکوں۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی درد بھری سسکی ایک بار پھر اسپیکر سے ابھری۔

مگر صفدر اور مریم پر یہ خبر بم کی طرح گری۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے نظریں چرانے لگے۔

روزانہ ایسے ہزاروں واقعات سننے میں آتے تھے۔

مگر بھلا کب معلوم تھا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو جائے گا۔

تم ہو کہاں بتاؤ تو سہی -

صفدر صاحب نے پریشانی سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائیں۔ مگر دوسری طرف سے صرف رونے کی آواز آرہی تھی۔

اور اس سے بھی بڑھ کر وہ دردناک سسکیاں تھیں جو مریم اور صفدر کو پاگل کر رہیں تھیں۔

تقریباً آدھا گھنٹہ یہی عمل جاری رہا۔

اور صفدر خان پاگل ہوا جا رہا تھا۔

مریم کا دل بھی کوئی بہت بڑی انہونی کا پتہ دے رہا تھا۔

لیکن جب اسکی نظر ساکت بیٹھی وفا پر گئی۔

تو مریم نے اسے ایک سخت گھوری سے نواز کر اپنے کمرے میں جانے کے لیے بولا۔

جسے محسوس کر وہ خاموشی سے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی۔

مگر یہ شاید اسکی بھول تھی کہ وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

رائمہ کے ساتھ جس قدر وفا اٹیچڈ تھی شاید کوئی اور نہ ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے وہ خاموشی سے پلر کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

صفدر آپ پولیس کو انوالو کر لیں پلیز۔

ہماری بیٹی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔

مریم کی بات انکے دل کو لگی۔

پولیس کو فون کیا۔

کچھ دیر میں پولیس آئی۔

ان سب نے رائمہ کی لوکیشن چیک کی۔

شام تک وہ رائمہ کی موجودہ لوکیشن تک پہنچے۔

مگر وہاں پہنچ کر صفدر خان کے دل پر حقیقی قیامت گزری تھی۔یہ کوئی جلا ہوا گھر تھا۔

جس میں لگی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہ ہوئی تھی۔

پولیس کسی بھی طرح اس گھر کے اندر گھسی۔

اور وہاں سے ایک لڑکی کی لاش برآمد ہوئی۔

چھان بین پر وہاں سے جو کچھ مطلوبہ چیزیں برآمد ہوئیں اس سے اندازہ لگایا گیا کہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ ان کی اپنی بیٹی رائمہ تھی۔

یہ خبر لے کر وہ کس طرح گھر آئے تھے یہ بس وہی جانتے تھے۔

دل درد سے پھٹ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس خبر نے مریم کے وجود سے بھی ساری طاقت چھین لی تھی۔اور پھر جب انکی بیٹی کی لاش پیک ہو کر گھر آئی تو صفدر صاحب کی برداشت ختم ہو گئی۔

انہیں ہارٹ اٹیک آیا اور رائمہ کی تدفین کے چھ گھنٹے بعد صفدر صاحب بھی اس دنیا سے چل بسے۔

مگر اپنے آخری لمحات میں انہوں نے مریم سے وفا کو عزت کے ساتھ رخصت کرنے کا وعدہ لیا تھا۔

اور بس وہی ایک دن تھا۔

جسکے بعد مریم خان کے چہرے سے مسکراہٹ چلی گئی۔

اپنے اور اپنی بیٹی کے درمیان انہوں نے جان بوجھ کر دوریاں بڑھائیں۔

وفا کے کمرے سے اسکے سارے خوبصورت جوتے اور کپڑے اٹھا کر فقیروں میں تقسیم کر دیے۔

سنگھار کا سارا سامان اٹھا کر نوکرانی کی بیٹی کے حوالے کر دیا۔

اور اپنے کمرے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تالا لگا کر وہ خاموش اور ایک کرخت عورت بن گئیں۔

سالوں بعد آج دوبارہ وہ اس کمرے میں آئی۔

تو وہ سالوں پہلے والی مریم تھی۔

مم۔۔۔۔۔میں نے اپنا وعدہ پورا کیا صفدر۔۔۔

آج ہماری بیٹی عزت کے ساتھ

"ہمارے اپنے گھر سے رخصت ہوئی ہے۔

ایک فوٹو فریم اٹھا کر وہ بیڈ سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔

اس فوٹو میں مریم صفدر اور ان کے درمیان انکی چھوٹی سی وفا موجود تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حالانکہ اسی تصویر کے برابر ایک اور تصویر بھی رکھی تھی۔

جس میں انکی رائمہ بھی انکے ساتھ تھی۔

مگر انہوں نے اس تصویر کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔

آپکو معلوم ہے۔ہماری وفا بہت بڑے گھر میں گئی ہے۔معاشرے میں ان لوگوں کی بہت عزت ہے۔

اور التمش کو میں نے سالوں جانچ پرکھ کے بعد ہماری وفا کے لیے چنا ہے۔

جیسا آپ چاہتے ہیں۔

میں نے اُسے بالکل ویسا ہی انسان پایا۔

جیسا آپ اپنی بیٹیوں کے لیے چاہتے تھے۔

کچھ دیر رو کر جی ہلکا کرنے کے بعد وہ اٹھی۔

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تو وہاں وہی چیزیں موجود تھیں جو پولیس نے رائمہ کے پاس سے برآمد کیں تھیں۔

ایک پل کے لیے اُسے ایسا لگا جیسے ان سب چیزوں میں کچھ کمی ہو۔

مگر پھر اپنے خیال کو وہم گمان کر وہ وہاں سے اپنی مطلوبہ شے اٹھا کر اس تصویر کو اپنے سینے سے لگائے خاموشی کے ساتھ اُس کمرے سے نکل آئی۔

مگر اس بار یہ کمرہ کھلا چھوڑ دیا۔

اور شاید اب یہ کمرہ ہمیشہ کھلا رہنے والا تھا۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح صادق کا سورج نجانے کب طلوع ہوا۔

کب التمش اسکے برابر سے اٹھ کر چلا گیا۔

اسے کچھ معلوم نہ ہوا۔

دن کے گیارہ بجے اسکی آنکھ کھلی تو گھڑی دیکھ کر مارے حیرت کے وہی آنکھیں نکل کر باہر گرنے کو ہو گئیں۔

کل رات کا سارا واقعہ دماغ کے پردوں پر لہرایا۔

Posted On Kitab Nagri

تو غصے کی ایک لہر بھی اسکے دماغ میں ابھری۔

مگر وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

سو خاموشی سے اٹھ کر فریش ہونے چل دی۔

فریش ہو کر خود کے گرد ٹاول لپیٹ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلی آئی۔

مگر وہاں اپنے لیے خوبصورت کپڑوں اور جوتوں کا کلیکشن دیکھ کر حیران رہ گئی۔

کہیں بھولا بسرا اپنا بچپن یاد آیا۔

جب اس کے کمرے میں بھی طرح طرح کے جوتے اور نئے نئے ڈیزائنر کپڑے ہوتے تھے۔

مانا کے تمہاری ماں کی چوائس اچھی ہے۔

مگر اسکا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ تم ایسی حالت میں سارا دن کھڑی رہو۔

اپنے پیچھے سے ابھری گھمبیر آواز پر وہ پلٹی-

یہ سب اسکی ماں نے اسکے لیے پسند کیا ہے۔

جان کر اُسے بے حد خوشی ہوئی۔

مگر یہ خوشخبری التمش رائے زادہ کے منہ سے سن کر ساری خوشی ماند پڑ گئی۔

ایک خفاسی نظر التمش رائے زادہ پر ڈال کر دوبارہ منہ موڑ لیا۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔

اتنا پڑھ لکھ کر بھی ذرا تمیز نہیں ہے کہ کسی لڑکی کے سامنے کب آنا ہے۔

کسی لڑکی کی بات ہوتی تو التمش رائے زادہ تمیز و تہذیب کی ساری حدیں پار کر دیتا-

مگر یہاں معاملہ کچھ الگ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں کوئی انجان نہیں بلکہ ہماری اکلوتی بیوی ہے۔

تو میں اسکے سامنے کبھی بھی کسی بھی حالت میں آجا سکتا ہوں۔اسکی بے باکانہ گفتگو پر وہ کڑھ کر رہ گئی۔

ہوگئی آپ کی ڈائیلاگ بازی -

اب مجھے تیار ہونے دیں۔

منہ کے ہزاروں زاویے بگاڑ کر وہ گویا ہوئی۔

کہ شاید وہ اسکا خراب موڈ دیکھ کر ہی یہاں سے چلا جائے۔

میرے سامنے تیار ہونے میں کیا قباحت و شرم۔

اور اب تو میں ویسے بھی سب جان گیا ہوں۔

اسکے کسی بگڑے زاویے کو خاطر میں لائے بغیر وہ مزے سے گویا ہوا۔

ایک پل کے لیے تو وفا کا دماغ بھی تپ کے رہ گیا۔

دوسرے ہی پل چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے وہ اسکی طرف بڑھی۔

التمش۔۔۔۔

اسکے سینے پر ہاتھ رکھ وہ اسقدر مٹھاس بھرے لہجے میں گویا ہوئی کہ ایک پل کے لیے تو التمش رائے زادہ بھی

حیرت کے سمندر میں غوطہ لگا آیا۔

آپ جائیں نا۔مجھے تیار ہونا ہے۔

تھوڑا سا شرما کر نظریں جھکا کر،اسکے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے وہ ایک قدم آگے تو التمش ایک قدم پیچھے چلنے لگا۔

اسکے اسقدر محبت بھرے انداز پر دم بخود ہو کر یہ سمجھ ہی نہ پایا کہ آخر کار اسکا اصل مقصد کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی اسکا ایک قدم ڈریسنگ روم سے باہر رکھا گیا۔

وفا کے دھکا دینے پر دوسرا قدم لڑکھڑایا۔

اور وہ یک لخت کئی قدم دور جا کر بمشکل کھڑا ہوا۔

جب تک اسکی سمجھ میں وفا کی کارستانی آتی۔

تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

دھڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ اسکے منہ پر بند ہوا۔

اور وہ بس دانت پیس کر رہ گیا۔

مگر اس بات کا بدلہ وہ ضرور لے گا۔

اس بات کا پختہ ارادہ بھی دل میں باندھ لیا تھا۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ.

ہم دونوں میرے ایک دوست کے گھر جا رہے ہیں۔

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو وہ وہیں بیڈ پر آرام سے .بیٹھا تھا۔

دوست کے ہاں کیوں ؟

آج تو ولیمے کا فنکشن ہو گا۔

مجھے میری ماں کے گھر جانا ہے۔

اسے جتنا معلوم تھا اسکے مطابق وہ حیرت زدہ ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فنکشن رات کو ہو گا۔

اور آپ اپنی ماں کے گھر کل جائیں گی۔

فلحال ہم دونوں میرے ایک دوست کے گھر جا رہے ہیں۔

جو میرے بچپن کا دوست ہے

کل ہی اسکی ڈیوٹی ہمارے شہر میں لگی ہے۔

تو میں آپ کے ساتھ اسکے گھر جا کر اسے سرپرائز دینا چاہتا ہوں۔ساری بات سمجھا کر وہ دوبارہ موبائیل میں جھک گیا۔

منہ بنا کر وہ بے دلی سے تیار ہوئی۔

بچپن سے کوئی میک اپ نہیں کیا تھا۔

تو سامنے موجود سنگھار کی لاتعداد اشیاء میں اسے سوائے کریم،لپ اسٹک اور کاجل کے اور کچھ سمجھ نہ آیا۔

انہی سے اپنی تیاری کر وہ خاموشی سے صوفہ پر بیٹھ گئی۔

التمش نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔

وہ گفٹ کہاں ہے جو کل رات میں کے آپ کو دیا تھا۔

اسکے سوال پر وفا نے کوئی ری ایکشن نہ دیا۔

جیسے اسنے وہ سوال دیواروں سے کیا ہو۔

میں پوچھ رہا ہوں وہ گفٹ کہاں گیا؟؟

کوئی جواب نہ پا کر وہ اسکے سر پر آن کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کوڑے میں پھینکنے جا رہی تھی۔

پھر آپ کے اِس عالی شان گھر کی نوکرانی کو وہ پسند آ گیا

اور میں نے وہ گفٹ اسکے حوالے کر دیا۔

وہ اسکے مقابل کھڑی ہو کر غصے سے پھنکاری-

مگر التمش کے آس پاس جیسے دھواں اٹھ گیا ہو۔

اسکے جذباتوں کی اسقدر ناقدری۔

آپکا دماغ خراب ہے؟؟

وہ اڑھائی کروڑ کا گفٹ آپ نے ایک نوکرانی کے حوالے کر دیا۔وہ غصے سے دھاڑا۔

تو کچھ پل کے لیے وہ بھی سہم گئی۔

مم۔۔۔۔۔مجھے کیا معلوم آپ ایک نازک سی زنجیر میں قید فضول سے نگ کو اڑھائی کروڑ میں خریدیں گے۔

ڈر تو اسے لگ رہا تھا۔

مگر وہ التمش کے آگے وہ دب کے نہیں رہنا چاہتی تھی۔

وہ فضول سا نگ نہیں تھا۔

اصلی ہیرہ تھا۔

ایک ایک لفظ چبا چبا کر وہ قہر برسانی نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

جس تیزی سے وہ اٹھ کر اسکے مقابل آئی۔

اتنی ہی آہستگی سے وہ واپس صوفے پر بیٹھ کر سر جھکا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ پل اسکے جھکے سر کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے دروازے کے قریب پہنچا۔

میرے برابر چلیں۔

حکم صادر کر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔

مگر جب سمجھ آیا تب تک وہ بہت آگے نکل چکا تھا۔

پوری فورس لگا کر اس کے مقابل آنے کے چکر میں وہ ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔

مگر وہ تو شاید شالیمار ایکسپریس سے مقابلہ لگا کر چل رہا تھا۔انتھک کوشش کے بعد آہستہ آہستہ وہ اسکے قریب آنے لگی۔

بالکل قریب پہنچ کر اسے ایک انجانی خوشی نے ان گھیرا۔

مگر اسی خوشی کے چکر میں وہ نیچے دیکھنا بھول گئی۔

اور کسی چیز سے ٹکرا کر اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی دو مضبوط بازؤں نے اسے تھام لیا۔

حیرت زدہ سی ہو کر ایک جھٹکے میں سر اٹھا کر دیکھنے پر نظریں التمش رائے زادہ کی نظروں سے ٹکرائیں۔

جس کی آنکھوں میں ایک سرد پن سمٹ آیا تھا۔

شکریہ۔

کچھ پل پھولا سانس بحال کر وہ اسکے حصار میں ہی نرم مسکراہٹ سجا کر شکر گزار ہوئی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یہ شکریہ والی فارمیلٹی آپ اپنے اس لوزر عاشق کے لیے رکھو۔جو آپکا ہاتھ تھامنے کی ہمت مجتمع نہ کر پایا۔

Posted On Kitab Nagri

میں شوہر ہوں آپکا۔

اپنے حقوق وصول کرنااور فرائض نبھانا التمش رائے زادہ خوب جانتا ہے۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت طے کر کے ان دونوں کی گاڑی ایک دو منزلہ گھر کے سامنے آ کر رکی۔

یہ سفر دونوں کا ہی خاموشی کی نظر ہو گیا۔

التمش کو غصہ تھا کہ اسکے اتنی محبت سے لائے گئے گفٹ کی قدر نہ کرتے ہوئے اس کی بیوی نے اُسے نوکرانی کے حوالے کر دیا۔

اسکے جذباتوں کی قدر نہ بھی کرتی تو کوئی غم نہ تھا۔

مگر اس نے انکے درمیان رشتے کا مان بھی نہ رکھا۔

کسی سے سنا تھا۔

کہ ایک عورت کے لیے اسکی منہ دکھائی کا تحفہ اس دنیا کے سارے تحفوں سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔

یہ ایک ایسی خوبصورت یادگار ہوتی ہے۔

جو وہ ساری عمر سنبھال کر رکھتی ہے۔

مگر وفا نے اِس بات کو غلط ثابت کر دیا۔

گاڑی رکی۔

وہ خاموشی سے اترا

اور اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

ایک نظر اسکے سنجیدہ چہرے پر ڈالی تو دماغ کی نسیں دوبارہ پھولنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

کسی بات کا سوگ منایا جا رہا ہے۔

سخت لہجے میں جب وہ مخاطب ہوا۔

تو وفا بس نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

ایک پل کے لیے تو التمش کا دل چاہا۔

کھینچ کر دو تھپڑ لگائے اِس بیو قوف لڑکی کو۔

غلطی کی اور اوپر سے ایسے ظاہر کر رہی ہے۔

جیسے کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

بہر حال اسوقت وہ کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔

سو ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے غصے کو پسِ پشت ڈالا۔

جب میرے ساتھ کہیں بھی آیا جایا کرو

تو ہمیشہ مسکراؤ۔۔۔۔۔

اگر میرے دوست یا فیملی میں سے کسی کو بھی اِس بات کا ذرا سا بھی شک گزرا کہ آپ میرے ساتھ خوش نہیں ہیں۔

تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجا کر ہوا کے دوش سے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے دوبارہ سیٹ کیا۔

جبکہ وفا اسکے اس انداز پر ہکا بکا رہ گئی۔

سمجھ نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی خوبصورت مسکراہٹ اور مٹھاس بھرے لہجے میں وہ اسے سمجھا رہا تھا یا دھمکا؟

جو بھی تھا۔

مگر اس وقت بھلائی اسی میں تھی کہ وہ مسکرائے۔

اگلے ہی پل اسکے چہرے دلکش مسکراہٹ بکھر آئی۔

التمش نے ایک نظر معصومیت کی حدیں پار کرتی خوبصورت مسکراہٹ کو بغور دیکھا۔

اپنی زندگی کا سارا تجربہ مجتمع کر کے جانچنے پر بھی وہ اسکی مسکراہٹ میں کوئی بناوٹی پن نہ ڈھونڈھ پایا۔

عجیب لڑکی تھی۔

جس کا بی ہیو اسکے آج تک کے تجربے پر پانی پھیر دیتا تھا۔آنکھوں کے اشارے سے اپنے داہنے بازو کی طرف اشارہ کیا۔جسے سمجھتے ہی وفا نے ایسے اسکے بازو پر جھپٹا مار کر بتیسی کی نمائش کی کہ ایک پل کیلئے التمش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن بکھری۔

ڈرامہ۔۔۔۔۔۔۔

اپنی طبیعت سے ہٹ کر آج شاید پہلی بار اس نے دل ہی دل میں کسی لڑکی کا نام بگاڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گارڈ نے اسے دیکھ کر بنا رکاوٹ کے اندر جانے دیا تھا۔

گھر کے اندرونی حصے میں پہنچ وفا کے ساتھ ساتھ التمش کا منہ بھی کھلا کا کھلا رہ گیا۔

سامان سے بھرے کارٹن ویسے ہی پیک پڑے تھے۔

ہر چیز میں بے ترتیبی پھیلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈرائنگ روم میں پڑی میز پر کھانے کے شاپر پلیٹ اور چمچ ویسے کے ویسے پڑے تھے۔

اور صوفے پر ایک نوجوان بلیو جینز اور بلیک بنیان میں آڑا ترچھا لیٹا تھا۔

وفا نے حیرت سے یہ سارا منظر دیکھ کر التمش کی طرف دیکھا۔بدلے میں اس نے بھی ایک افسوس بھری نظر صوفے پر ڈال کر وفا کی طرف دیکھا۔

اپنے بازو سے اسکا ہاتھ ہٹا کر وہ صوفے پر بے خبر لیٹے اس انسان کی طرف بڑھا۔

ہاشم،ہاشم۔۔۔۔۔

ایک دو آواز دینے پر بھی جب وہ نہ اٹھا۔

تو التمش نے ٹیبل پر رکھا آدھا پانی کا گلاس اٹھا کر اس پر اچھال دیا۔

اوئے کون ہے؟

وہ یکدم اچھل کر اٹھا۔

سرخ ہوتی آنکھیں نیند کے خمار کی گواہی دے رہیں تھیں۔ارے التمش۔۔۔۔

اپنے سامنے بچپن کے دوست کو دیکھ وہ حیران ہوا۔

مگر جب نظر چند قدم کی دوری پر کھڑی صنف نازک پر پڑی تو دماغ میں پہلا خیال شرٹ پہننے کا آیا۔

نظروں نے تیزی سے شرٹ ٹٹولنا شروع کی۔۔۔۔۔

اور ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں وہ شرٹ پہن چکا تھا۔

سوری یار۔

بس کل ہی یہاں پوسٹنگ ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سامان کی سیٹنگ کرنی تھی۔

مگر رات میری نائٹ ڈیوٹی لگ گئی اور یہ سارا سامان یونہی بکھرا رہا۔

وہ شاید بہت زیادہ شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔

التمش نے بھی اسکے ساتھ سارا پھیلاوا سمیٹنے میں مدد کی۔

وہ چپ چاپ کھڑی ان دونوں کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

پانچ منٹ میں ہی وہ جگہ دیکھنے،اور بیٹھنے کے قابل ہو گئی۔

بیٹھ یار۔

بھابھی آپ بھی بیٹھیں۔

التمش سے اسکا لہجہ دوستانہ جبکہ وفا سے مؤدبانہ تھا۔

اثبات میں سر ہلا کر وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اس کے قریب التمش بھی بیٹھ گیا۔

جو کب سے خاموش کھڑا صرف ہاشم کو گھور رہا تھا

اور اب صوفے پر بیٹھ کر بھی اسکا یہی عمل جاری تھا۔

اتنی گہری چوٹ کیسے لگی تجھے۔

التمش کے سوال پر ہاشم کے ساتھ ساتھ وفا بھی حیران ہوئی تھی۔لاکھ چھپانے کے باوجود بھی التمش کی زیرک نگاہوں سے اسکی چوٹ نہ چھپ سکی۔

پھر اچانک ہاشم نے ہنس کر اپنے تاثرات چھپائے۔

Posted On Kitab Nagri

ارے یار تم تو جانتے ہو۔

پولیس کی نوکری میں ایسی چھوٹی موٹی چوٹیں لگتی رہتی ہیں۔

کل رات ایک غنڈے سے مڈ بھڑ ہو گئی تھی۔

اسی وجہ سے چوٹ آئی۔

دوائی اور پین کلر لی تھی۔

اسی وجہ سے اتنی گہری نیند سویا تھا۔

ورنہ پولیس والوں کی نیند اتنی پکی نہی ہوتی۔

اس نے ہنس کر تفصیل دی تو التمش اور وفا دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

ویسے بھابھی بہت خوبصورت لائے ہو۔

ہمیشہ کی طرح تمہاری پسند نایاب ہے۔

ایک نظر وفا کی طرف دیکھ وہ التمش کی پسند کی داد دینے لگا۔التمش رائے زادہ کو ہمیشہ ہی خاص چیزیں پسند آتی ہیں۔

وفا کے خوبصورت چہرے اور نازک سے سراپے کو نگاہوں میں قید کر وہ بنا ہاشم کی طرف دیکھے بولا تو کچھ ہل کے لیے وہ بھی کنفیوز ہو گئی۔

اچھا آپ دونوں پانچ منٹ بیٹھیں میں آپ دونوں کے کھانے پینے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔

وہ اٹھ کر جانے لگا۔کہ التمش کی آواز پر فوراً رکا

ارے رکو ہاشم۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا کچھ نہیں ہے بس چائے پلا دو۔

میں تمہاری بھابھی کو صبح صبح بنا ناشتہ کروائے لایا ہوں۔

صرف اور صرف تمہارے ہاتھ کی چائے پلانے کے لیے،

اوہ خدا التمش یار تو بھی نا۔۔۔۔۔۔

یہ خبر سن کر وہ تھوڑا شرمندہ۔

تیز انداز میں اور زیادہ تیزی آگئی۔

آپ یہیں پر بیٹھیں میں اسکی مدد کروا کر آتا ہوں۔

اسکے بازو میں چوٹ لگی ہے۔

وہ اسے وہیں صوفے پر بٹھا کر خود ہاشم کی مدد کروانے کچن کی طرف چل دیا۔

یہ بات بھی وفا کے لیے حیران کن تھی۔

التمش رائے زادہ جسکے گھر کا چیچ بھی نوکر اٹھا کر اِدھر سے اُدھر رکھتے تھے۔

وہ کچن میں اپنے دوست کی ہیلپ کروانے گیا ہے۔

شاید ان کی دوستی بہت گہری ہے۔

اس کا دماغ اس سارے نظارے سے بس یہی اخذ کر پائی۔

باقی سارا سامان تو ویسے ہی پیک تھا۔

مگر ایک باکس کھلا تھا۔

شاید اس میں روزمرہ ضرورت کا سامان ہو گا۔

Posted On Kitab Nagri

فارغ بیٹھ کر ڈرائینگ روم کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی نظر دیوار پر اٹکی فوٹو فریم پر پڑی۔

جس میں ہاشم کے ساتھ ایک معصوم سی لڑکی کھڑی تھی۔

یہ میری بہن ہے۔

وہ اس لڑکی کو دیکھنے میں اس قدر کھوئی تھی کہ ہاشم کی آواز پر بری طرح چونکی۔

وہ دونوں چائے بنا کر لے آئے تھے۔

التمش نے بھی اسکی نظروں کے زاویے میں دیکھا۔

کہاں ہیں یہ؟

اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔

اوہ آئی ایم سوری۔

وفا کے سوال پر وہ تھوڑا اداس ہوا۔

التمش نے چائے کا کپ اسے تھمایا۔

خود بھی اسکے برابر آن بیٹھا۔.

کیا ہوا تھا انہیں؟

یہ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

وفا کو جیسے یقین سا نہ آیا۔

ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔

ہاشم کے چہرے پر سرد تاثرات ابھرے۔

Posted On Kitab Nagri

اور ویسے ہی سرد تاثرات سے اس نے التمش کی طرف دیکھا۔

جو صوفے پر اپنے لیے کشن سیٹ کر رہا تھا۔

التمش پر تو ہاشم کے یہ تاثرات ظاہر نہ ہو سکے۔

مگر وفا کی نظروں سے یہ تاثرات کسی طور چھپے نہ رہ سکے۔

اچانک ہی وہ وفا کے سوالوں کو اگنور کر التمش کی طرف خوشدلی سے متوجہ ہوا۔

وہ دونوں ہی نا جانے کون کونسی باتیں کر رہے تھے۔

مگر وفا کی نظریں اس تصویر پر جیسے جم سی گئیں۔

اُس لڑکی کی تصویر سے زیادہ اُسے وہ لاکٹ اٹریکٹ کر رہا تھا۔

جو اس تصویر میں اسکے گلے میں پہنا تھا۔

یہ لاکٹ اس نے کہیں اور بھی دیکھا تھا۔

مگر کہاں؟؟؟

یہ فلوقت اسے یاد نہیں آرہا تھا۔

اچھا اب ہم چلتے ہیں۔

آج شام جتنا بھی ضروری کام ہو۔

اسے پسِ پشت ڈال کر تم نے میرے ولیمے پر آنا ہے۔

التمش کے حکمیہ انداز پر وہ تابعداری سے سر جھکا گیا۔

چند اور باتوں کے بعد وہ دونوں وہاں سے نکل آئے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر وفا کا دماغ ہاشم کی نظروں،ان تاثرات اور اُس لڑکی کے گلے میں پہنے لاکٹ میں اٹک گیا تھا۔

ہائے اللہ یہ میرے بچوں کو کیا ہو گیا۔

یہ اسوہ تھی ارشد کا ماں۔

جس کا دل ارشد کی زخمی حالت پر دہل اٹھا تھا۔

کیا ہوا۔

فاطمہ اور دانین بھی اسوہ کی پکار پر چلے آئے۔

مائزہ اور مائرہ بھی اپنے بھائی کی حالت پر پریشان ہو کر رہ گئیں۔جس کے سر اور بازو سے خون نکل رہا تھا۔

التمش اور وفا بھی اسی وقت روشن ولاء میں داخل ہوئے اور ان کی نظر بھی ارشد کی حالت پر پڑی۔

یہ۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔

وفا کی آواز کپکپائی۔

التمش نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

جس کی آنکھوں میں آنسو صاف چمکنے لگے تھے۔

اسوہ نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی۔

مائزہ تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔

فاطمہ نے نرم تاثرات سے وفا کو نارمل رہنے کی تلقین کی۔

ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ لوگ ارشد کی مرہم پٹی کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اسی وقت ہادی بھی گھر میں داخل ہوا۔

جس کی حالت بھی ارشد کی حالت سے کچھ مختلف نہ تھی۔

اپنے بیٹے کی حالت پر دانین کا تو دماغ بھک سے اڑ گیا۔

ڈاکٹر تو آ ہی گیا تھا۔

لگے ہاتھوں ہادی کی مرہم پٹی کر ڈالی۔

مگر یہ حالات التمش کی سمجھ سے پرے تھے۔

آج تک ایسا نہیں ہوا تھا۔

رائے زادہ فیملی پر نظر ڈالنے سے پہلے بھی لوگ ہزار بار سوچتے تھے۔

لیکن آج یہ تاریخ تبدیل کیسے ہو گئی۔

یا یوں کہنا زیادہ بہتر ہو گا ایسا کونسا دشمن پیدا ہو گیا۔

جس نے رائے زادہ فیملی کے بیٹوں پر ہاتھ اٹھانے کی حماقت کر ڈالی تھی۔

التمش ابھی کے ابھی ڈی آئی جی کو فون لگواؤ۔

میرے بیٹے کی ایسی حالت کرنے والے کو میں سلاخوں کے پیچھے سڑتا دیکھنا چاہتی ہوں۔

ہادی کے سرہانے بیٹھی دانین یکدم چیخی۔

اسوہ کے تاثرات وارادے بھی دانین سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھے۔

اسکے بیٹے ارشد کو بھی کسی نے زخمی کیا ہے۔

آپ فکر نہ کریں پھوپھو جانی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب جس نے بھی کیا وہ بچے گا نہیں۔

التمش انہیں تسلی دے کر موبائل پر ڈی آئی جی کو کال ملاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

وفا نے بھی خاموشی سے چلے جانے کا سوچا۔

دانی مجھے سمجھ نہیں آتا آخر ایسا کرنے کی ہمت کون کر سکتا ہے۔فاطمہ نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

تو دانین نے قہر برساتی نظروں سے وفا کی جانب دیکھا۔

ایسا آج تک اس لیے نہیں ہوا فاطمہ۔

کیونکہ آج سے پہلے کسی کے منحوس قدم جو اس گھر میں نہیں پڑے تھے۔

جیسے ہی یہ لڑکی اس گھر میں آئی ہے۔

اس گھر کے دو دو بیٹوں کا خون بہہ گیا ہے۔

میں پہلے ہی بول رہی تھی۔

یہ رشتہ مت کرو۔

دانین کو تو وفا کو طنز کا نشانہ بنانے کا جیسے موقع مل گیا تھا۔

وفا کے دروازے کی طرف بڑھتے قدم وہیں جم گئے۔

بس کریں ماں۔

اس میں بھلا بھابھی کی کیا غلطی ہے۔

اور یہ قدیم زمانے والے جاہلانہ اوہام نہ آج تک ہم لوگوں نے پالے ہیں۔

اور نہ ہی اب ضرورت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہادی چونکہ اپنی ماں کی فطرت سے واقف تھا۔

سو رشتوں میں کھٹاس ڈالنے والے شبہات پر فوراً سے پہلے لگام لگانا ضروری سمجھی۔

ہاں دانی ہادی بالکل صحیح بول رہا ہے۔

اسمیں ہماری بہو کا کیا قصور ہے۔

اس بیچاری کو تو ان سب معاملات کے متعلق کچھ معلوم بھی نہیں ہے۔

فاطمہ نے بھی وفا کی حمایت کی

ان سب نے دانین کو تو خاموش کروا دیا تھا۔

مگر دفا کا دل بوجھل سا ہو گیا تھا۔

اسی لیے خاموشی سے بھاری قدم اٹھاتی وہ واپس التمش کے کمرے میں آگئی۔

ولیمے کا فنکشن شہر کے سب سے بڑے گارڈن میں طے پایا تھا۔ سرخ و سنہری مخملیں قالین اور پردے بہت خوبصوت منظر پیش کر رہے تھے۔

برقی قمقموں اور رنگ برنگی روشنیوں، مصنوعی اور قدرتی پھولوں سے کی گئی سجاوٹ بہت خوبصورت اور دلفریب منظر پیش کر رہی تھی۔ہ

لکے پنک کلر کے ڈریس میں بیوٹریشن کے نفاست سے کیئے گئے میک اپ کے باعث وہ کوئی مومی گڑیا لگ رہی تھی۔

ہر نظر اس پر آ کر ٹھہر جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو چند عورتوں نے اسٹیٹس کے فرق کو مدعا بنا کر رنگ رنگیلی باتیں بنائیں۔

مگر جب اسکے رنگ وروپ کو دیکھا

توسب کی زبانوں پر اپنے آپ تالے لگ گئے۔

تب کسی نے التمش اور وفا کی جوڑی کو چاند اور سورج کی جوڑی کا لقب دے ڈالا۔

ہاشم بھی اس ولیمے کے فنکشن میں شامل ہوا تھا۔

مگر مائزہ کی طرف اس کا رجھاؤ وفا کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔

خاموشی سے اسٹیج پر بیٹھی وہ ایک ایک مہمان کی حرکات وسکنات کو نوٹ کر رہی تھی۔

حالانکہ بغل میں اسکا شوہر بھی براجمان تھا۔

مگر وہ تو ایسے دِکھا رہی تھی۔

جیسے یہاں اسکے علاوہ اور کوئی موجود ہی نہ ہو۔

پل پل اسکے من موہنے سراپے کو دیکھ دیکھ کر التمش بمشکل اپنے جذباتوں پر کنٹرول کر پا رہا تھا۔

مسز رائے زادہ۔

جتنا اگنور کرنا ہے کر لو۔

ابھی تو صبح والا بدلہ بھی باقی ہے۔

ایک بار کمرے میں چلو۔پھر سارے حساب بے باک ہونگے۔

اسکی بات کو کسی خاطر میں نہ لاکر اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔ نظریں مسلسل ہاشم پر جمی تھیں۔

جسکے صبح والے تاثرات کی وجہ جاننے کے لیے وہ بیتاب تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ مائزہ کے قریب سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

کچھ دیر بعد یونہی اسکی نظر دوبارہ سیڑھیوں سے اترتی مائزہ کی طرف اٹھی۔

اور تبھی اچانک اسکے پیچھے پیچھے ہاشم بھی آیا۔

نیچے اترنے میں بس چار سیٹرھیاں ہی باقی تھی کہ ہاشم نے اپنا پاؤں مائزہ کے پیروں کے درمیان اٹکایا۔

اور وہ سیدھا فرش پر اوندھے منہ جا گری۔

وفا کی آنکھوں نے یہ منظر بخوبی نوٹ کیا۔

مارے حیرت کے اسکی آنکھیں ابلنے کو ہو گئیں۔

ابھی تک تو اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ضرور مائزہ کو پسند کرتا ہے۔

مگر یہ سارا منظر تو کچھ اور ہی گواہی دے رہا تھا۔

یہ رائے زادہ فیملی کا دوست ہے یا دشمن۔

دماغ میں پہلا سوال یہی ابھرا۔

خود ہی مائزہ کو گرا کر اب وہ اسکا ہمدرد بنا بیٹھا تھا۔

سارے مہمان ایک جگہ مجتمع ہو گئے تھے۔

التمش بھی اٹھ کر مائزہ کے قریب جا چکا تھا۔

اور وہ خاموشی سے بیٹھی ہر پہلو پر غور و فکر کر رہی تھی۔

گھر کے بڑوں نے مہمانوں کو سنبھال لیا تھا۔

التمش،ارشد،مائزہ،اسوہ،"مائزہ کو لے کر اسکے گھر چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے وہیں بیٹھی رہی۔

دماغ الجھن کا شکار تھا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

جب اچانک التمش کی آواز پر بری طرح چونکی۔

اٹھو اور باقی سب کے ساتھ گھر میں جاؤ۔۔۔

اب مہمان کھانا کھائیں گے۔

تمہارا کھانا میں وہیں بھیجوا دوں گا۔۔۔

بنا کسی سوال وجواب کے وہ اٹھ کر التمش سنگ وہاں سے گاڑی تک چلی آئی۔۔۔۔۔

گاڑی روشن ولاء کی منزلوں کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھی نا جانے کیا کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔

مائزہ کی پریشانی کے باعث کسی کا بھی دھیان گم سم سی وفا کیطرف نہ گیا۔

روشن ولاء آتے ہی فاطمہ نے اسے ایک بار پھر التمش کے کمرے میں پہنچا دیا۔۔۔۔۔۔

گھٹنے سمیٹ کر وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے مسلسل اسی لاکٹ کے بار میں سوچ رہی تھی۔

جو اس نے ہاشم کی بہن کے گلے میں دیکھا تھا۔

ارے واہ کیا بات ہے۔

آج تو شاید آپ بڑے شد و مد سے ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

روم میں داخل ہونے کے بعد وہ چینج کر آیا۔

مگر وفا آنکھیں بند کیے نا جانے کن سوچوں میں گم تھی۔

پہلے پہل تو اسے یہی گمان گزرا کہ وہ سو چکی ہے۔

مگر پھر پلکوں میں ہوتی جنبش نے اسکے جاگنے کا پتہ دیا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔

غائب دماغی میں وہ خود نہیں جانتی تھی کہ کیا بول رہی ہے۔التمش نے بھی خشمگیں نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

مسز رائے زادہ شریف وتابعدار شوہر اکثر رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس پائے جاتے ہیں۔

ہاں اگر میری ایک سے زیادہ بیویاں ہوتیں۔

تب یہ سوال میں سمجھ سکتا تھا۔

ایک رات آپکے پاس گزارتا،

ایک دوسری بیوی کے پاس،ایک تیسری کے پاس،

ہہ۔مگر۔۔۔۔۔۔

واللہ ہمارے ایسے نصیب کہاں۔

ایک ٹھنڈی سانس بھر سر تکیے پر گرایا۔

اوراسے بھی کھینچ کر سینے پر گرایا۔

کیا مطلب آپ دوسری شادی کرنے کے خیالات رکھتے ہیں۔

سب کچھ بھول بھال کر وہ دوسری اور تیسری بیوی کے پاس رات گزارنے والی بات دماغ میں اٹک گئی۔

فلوقت تو نہیں۔

لیکن آپ نے اگر یونہی ہمارے اور اپنے درمیان دوریاں قائم کیئے رکھیں تو کچھ بعید نہیں ہم ایسا کچھ کر گزریں۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر وہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھے گئی۔

کہ شاید وہاں کوئی مزاح کا عنصر مل جائے۔

مگر وہ چہرے پر بلا کی سنجیدگی سجائے بیٹھا تھا۔

ہمممم بڑے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

جن کے پاس زیادہ پیسہ آجاتا ہے پھر ان کا ایک بیوی سے کہاں گزارہ ہوتا ہے۔

وہ منہ بسور کر گویا ہوئی۔

دل کے دریچے میں کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔

ویسے آج آپ بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔

التمش کی تعریف بھی اس کا موڈ ٹھیک نہ کر پائی۔

آپ سے کیا مطلب۔

آپ جا کر دوسری شادی کر لیں۔

اگر اس سے بھی من نہ بھرے تو تیسری۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر چلی جاتی۔

اس نے دوبارہ اُسے خود سے قریب کیا۔

ویسے اگر آپ چاہیں تو میرے دماغ میں یہ خیال بھی نہ آئے۔اسے نازک سے سراپے کو نگاہوں میں بھر وہ شوخ ہوا۔

میں ایسا کیوں چاہوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

میں تھوڑی ناآپ سے محبت کرتی ہوں۔

التمش نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔

وہ جتنااس بات کو بھلانے کی کوشش کررہاتھاکہ اسکی بیوی اُس سے محبت نہیں کرتی۔

یہ لڑکی اتناہی اُسے اس بات کااحساس دلاتی تھی۔

مبارک ہو مسزا لتمش رائے زادہ.

آپ اپنے شوہر کاموڈ غارت کرنے میں کامیاب ہو گئیں ہیں۔

وہ ضبط سے گویاہوا۔

پل بھر میں ہی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گئے تھے۔

اتنے خطرناک تاثرات پر وہ وہاں سے بھاگنے کاسوچنے لگی۔

مگرالتمش نے ہاتھ بڑھاکر لائٹ آف کی۔

اوراسکی راہِ فرار کاہر راستہ بند کردیا۔

جتناجلدی آپ ہمارے رشتے کودل ودماغ سے قبول کرلیں گی۔اتناہی آپ کے لیے اچھاہوگا۔

دوبارہ اگر میں نے آپ کے منہ سے اس طرح کا کوئی لفظ یاشکایت سنی تو مجھ سے براکوئی نہ ہوگا۔۔۔

اُس پر سخت گرفت بناتے ہوئے آج اسکے ہر انداز میں پہلے سے زیادہ شدت تھی۔

سنسناتی سرگوشی پر وفاکے ریڑھ کی ہڈی تک سنسناگئی۔

اب صحیح معنوں میں اسے اپنی غلطی کااحساس ہورہاتھا۔

مگراب کچھ نہیں ہو سکتاتھا۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی مرد برداشت نہیں کر سکتا کہ اسکی شریک حیات اُس کے نکاح میں ہونے کے باوجود کسی دوسرے مرد سے اظہارِ محبت جتائے۔

مگر وفا سے یہ غلطی بار بار کر رہی تھی۔

اسی لیے کل کی طرح آج بھی وہ اسکی انا پر وار کر چکی تھی۔اسکی یہ بیو قوفیاں نا جانے انکے رشتے کو کونسا موڑ دینے والی تھیں۔

یہ لیں آپکی ماں کا فون آیا ہے۔

التمش نے اپنا فون اسکے حوالے کیا۔

جسے خاموشی سے تھام کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

کچھ دیر مریم سے بات کرکے اسی خاموشی سے فون لاکر التمش کے حوالے کر دیا۔

آپ نے مجھے پہلے بتانا تھا کہ آپ کے پاس موبائل فون نہیں ہے۔

مجھے آپکی ماں سے یہ بات معلوم ہوئی۔

التمش رائے زادہ کی بیوی کے پاس موبائل نہیں ہے۔

جانتی ہیں آپ یہ بات میرے لیے کس قدر شرمندگی کا باعث ہے۔

وہ بغور اسکے ناراضگی بھرے تاثرات صبح سے نوٹ کر رہا تھا۔

آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے پاس ہمیشہ سے ہی موبائل نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے سپاٹ انداز میں جواب دینے پر وہ بس گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

ناراض ہیں آپ۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اسی سپاٹ انداز میں جواب دیا گیا۔

مطلب ناراض ہیں۔

نہیں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔

بلکہ ماں سے بات کر کے اب میں بہت بہتر محسوس کر رہی ہوں۔

اب اسکا لہجہ قدرے نارمل تھا۔

ہمم ٹھیک ہے۔

مجھے آفس میں آج کچھ ضروری کام ہے۔

آنے میں شاید کچھ دیر ہو جائے۔

آپ رات کا کھانا نہیں کھایئے گا۔

کیوں۔

وہ حیران ہوئی۔

کیونکہ میری جان -

آج ہم دونوں ایک اچھے سے رومینٹک ڈر پر جائیں گے۔

بہت ساری باتیں کریں گے۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی گلہ شکوہ ہوا تو اسے بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔

اب آپ التمش رائے زادہ کی شریکِ حیات ہیں۔

اس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

یہ بات آپ جتنا جلدی اپنے ذہن نشین کر لیں آپ کے لیے اتنا ہی اچھا ہو گا۔

اسوقت وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا۔

سو وہ بھی خاموشی سے سر جھکائے سن رہی تھی۔

کچھ دیر وہ اسکے بولنے کا انتظار کرتا رہا۔

مگر وفا تو یونہی خاموش بت بنے کھڑی رہی۔

آخر کار وہ اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتا اسکی طرف بڑھا۔

صبیح پیشانی کو محبت سے چھو کر دائیاں گال تھپتھپایا۔

اور نرم مسکراہٹ سجا کر نظروں میں ہی اسے الوداع دیتا وہاں سے چلا گیا۔

اسکے چلے جانے کے باوجود وہ کچھ دیر تک یونہی کھڑی رہی۔

پھر اچانک نجانے کیا سوجھا۔

دروازہ لاک کر تیزی سے ڈرائنگ روم میں آئی۔

وہاں اپنے رنگ برنگے ڈریسز، جوتے پرس دیکھ کر یوں خوشی سے چہکی۔

جیسے وہ یہ سب پہلی بار دیکھ رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ایک سوٹ نکال کر خود سے لگا لگا کر آئینے کے سامنے وہ خود اپنی پسند کا کوئی خوبصورت سوٹ منتخب کرنا چاہتی تھی۔

آخر کار اس نے سرخ اور بلیک کنٹراسٹ میں ایک خوبصورت فراک کا انتخاب کیا۔

اسے پہن کر پھر سے اپنے لیے خوبصورت سرخ رنگ کے سینڈلز منتخب کیے۔

نفیس سی جیولری پہن کر انٹرنیٹ سے لائٹ سا میک اپ کرنا سیکھا اور خود پر اپلائی کیا۔

دو بار تو حشر نشر ہو گیا۔

تیسری بار بس کریم، کاجل، اور ریڈ لپ اسٹک لگانے پر ہی اکتفا کیا۔

قد آور آئینے میں اپنے نازک سے سراپے کو خود ہی سراہتے ہوئے داد دی۔

تبھی آئینے سے ہوتی نظر ڈریسنگ روم کے پھیلاوے پر گئی۔

ایسا اودھم تو شاید اس نے ساری زندگی میں نہ مچایا ہو۔

جتنا آج مچا دیا تھا۔

سب کچھ سمیٹنے کا ارادہ لے کر وہ تیزی سے اٹھی۔

مگر پھر کانوں کے قریب ایک جملہ گونجا۔

مسز رائے زادہ۔۔۔۔

حلق تر کر بکھرے سامان کی طرف بڑھے ہاتھ کھینچے۔

میں کیوں یہ سب کام کروں۔

میں تو مسز رائے زادہ ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

خود کو ایک بار پھر آئینے میں دیکھا۔

کچھ دیر میں ہی وہ ملازمہ کو اپنے کمرے میں بلا کر اسکے سر پر کھڑی آرڈر لگا رہی تھی۔

نوکروں کو تو شاید ان سب کی عادت تھی اسی لیے خاموشی سے اپنا کام کر وہ چلی گئی۔

اب شاید اسکے دل کو قرار آیا تھا۔

اسی لیے سکون سے ٹھنڈا سانس لیا۔

گال پر انگلی رکھ کر اپنے لیے نئی مصروفیات ڈھونڈ ھنے لگی۔لاکھ سوچنے پر بھی کوئی ایسا کارنامہ دماغ میں نہ آیا۔

جو مسز رائے زادہ کی شان کے عین مطابق ہو۔

ایک تو نا جانے کیوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

وہ منہ بسور کر دھپ سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

نظر ایک بار پھر بیڈ کے عین سامنے جمی فوٹو فریم پر جا ٹھہری۔جہاں التمش رائے زادہ سحر زدہ آنکھوں سے اپنی غیر موجودگی میں بھی وفا کا دل دھڑکانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زکوٹا جن۔۔۔

نا جانے کیوں اسے من میں عجیب گدگدی اٹھی۔

اور وہ مزے سے التمش کے پرکشش نقوش کو زیرِ غور دیکھتے ہوئے اس کا نام بگاڑنے کا کارنامہ سرانجام دینے لگی۔

نام بگاڑ کر وہ خود ہی قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

لیکن تصویر میں بھی التمش رائے زادہ کو مسکراتا محسوس کر اسکی ہنسی کو بریک لگ گئی۔

مسکرا کیوں رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کوئی جوک سنایا ہے۔

شدید غصے کے عالم میں وہ چیخی۔۔۔۔

مگر سامنے موجود تصویر ابھی تک مسکرا رہی تھی۔

دیکھو میں بول رہی ہوں ہنسنا بند کرو۔

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔

وہ ایک بار پھر دہاڑی -

سائیڈ ٹیبل سے واز اٹھا کر تصویر کو وارن کرنا چاہا۔

مگر کوئی خاطر خواہ اثر نہ ہوتا دیکھ اسکا غصہ بڑھنے لگا۔

اس سے پہلے کہ وہ وہی واز تصویر پر دے مارتی -

ملازمہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی۔

کیا ہوا بی بی جی؟

حیران پریشان سی وہ وفا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جس کے ہاتھ میں واز تھا۔۔۔۔

اور نشانہ التمش رائے زادہ کی تصویر تھی۔

کک۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔

کہاں تھی آپ۔۔۔۔۔

میں آپ کو ہی آواز دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی خفت چھپانے کیلیئے وہ الٹا ملازمہ پر چڑھ دوڑی۔۔۔

جی بی بی جی حکم کریں۔۔۔۔۔۔

یہ واز مجھے بالکل بھی پسند نہیں آیا۔

اسے ابھی کے ابھی یہاں سے ہٹواؤ۔

اور اسکی جگہ کوئی اچھا ڈیکوریشن پیس لا کر رکھو۔

مگر بی بی جی اس کمرے کی ایک ایک چیز التمش بابا کی پسند کے مطابق سیٹ کی گئی ہے۔

یہاں کسی بھی شے میں کوئی بھی ردوبدل وہ بالکل گوارہ نہیں کرتے۔

ملازمہ کو شاید اپنی نوکری پیاری تھی۔۔۔

تبھی نئی مالکن کے سامنے اتنا بول گئی۔۔۔

او کے ٹھیک ہے۔

آپ جائیں میں التمش سے بول کر خود اس کمرے کی چیزوں میں تبدیلی کروالوں گی۔

ناجانے اس کے من میں کیا آئی۔

جو نوکرانی کے ایک بار بولنے پر اسکی سمجھ میں بات آگئی۔

موقع غنیمت جان ملازم بھی جھٹ سے چلی گئی۔

عجیب پاگل لڑکی ہے۔

اسکی بڑبڑاہٹ وفا کو صاف سمجھ میں تو نہ آسکی۔۔۔

مگر وہ اتنا ضرور جان گئی تھی کہ اس ملازمہ نے اسکے بارے میں ہی کچھ بولا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی ذات پر تنقید ہونے پر وہ کچھ دیر کیلیئے خاموش ہو گئی۔۔۔۔

کچھ دیر یونہی پُر سکون بیٹھے بیٹھے کچھ سوچتے گزر گئے۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ واپس اٹھی۔

دوبارہ ڈرائنگ روم میں گئی۔

ایک بار پھر اس کا حلیہ بالکل ویسے ہی کر لیا جیسا پہلے تھا۔

سر پر سلیقے سے دوپٹہ جما کر وہ اس روم سے باہر نکل آئی۔ نظریں کسی خاص انسان کو ڈھونڈھ رہیں تھی

کیسی ہو؟

روشن ولاء کے ایک سنسان کونے میں کھڑے ہو کر وہ دونوں محو گفتگو تھے۔

وفا نے ایک نظر اسکے پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

جہاں پریشانی اور بے بسی صاف عیاں تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہو سکتی ہوں۔

قسمت نے جو میرے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔

اسکے بعد میں کیسی ہو سکتی ہوں۔

وفا کے لہجے میں دکھ کا پرچھائیاں محسوس کر وہ بھی غمگیں ہوا۔ تم نے بھی تو ہم دونوں کی محبت کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

پھر اب غمگیں کیوں ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وفا کے شکوے پر وہ تڑپ اٹھا۔۔۔۔۔

سوری وفا۔

آئی ایم ریئلی ویری ویری سوری۔

اسوقت مجھے لگا کہ میں التمش بھائی کے سامنے کچھ نہیں کر سکتا۔اور پھر تمہاری ماں نے بھی تو ہمارا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

اس لیے میں پیچھے ہٹ گیا۔

مگراب مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا وہ غلط تھا۔

مجھے اپنی محبت کو پانے کا کم از کم ایک کوشش ضرور کرنی چاہیے تھی۔

یہ سب تو تمہیں میری شادی اپنے بھائی کے ساتھ کروانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔

جانتے ہو۔تمہارا بھائی انسانیت کے نام پر دھبہ ہے۔

حیوان ہے وہ -

جس کے ساتھ ایک پل رہ کر بھی میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

کجا کہ اب مجھے اپنی پوری زندگی اس درندے کے ساتھ گزارنی ہو گی۔

سسک سسک کر جینا ہو گا۔

تم تو جانتے تھے اپنے بھائی فطرت کو۔۔۔۔۔

مجھ سے محبت کے دعویدار بھی تھے۔

پھر تم نے کیسے میرے ساتھ یہ سب کچھ ہو جانے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاموش ہوئی تو سامنے موجود انسان نے ہارے جواہری کی طرح سر جھکا لیا۔

مجھے لگا آج تک جو ناانصافی میرے ساتھ ہوئی ہے۔

وہ صرف میری ماں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

مگر مجھے لگا کہ شاید محبت کے معاملے میں میرے ساتھ ایسا کچھ نہ ہو۔۔۔

مگر اس بار بھی جیت محبت کے بجائے رسم ورواج کی ہوئی۔

زور وزبردستی سے میری شادی کروادی گئی۔

میرے جذباتوں کا گلا گھونٹ دیا گیا۔۔۔

میری محبت نے بھی مجھ سے کنارہ کرلیا۔

اور مجھے اس جہنم میں ایک حیوان کے ساتھ دھکیل دیا گیا۔

وفا کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔

اور سامنے موجود انسان اسے چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوئے جارہا تھا۔

وفا میری بات سنو۔

ابھی بھی ایک راستہ ہے۔

ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سکھی زندگی گزار سکتے ہیں۔ان رسم ورواج اور پابندیوں سے بہت دور جا سکتے ہیں۔

کیسے ؟؟؟

اپنا رونا بھول کر وہ حیرانگی سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

بھاگ چلتے ہیں یہاں سے۔

توڑ دیتے ہیں۔ پابندی کی ان زنجیروں کو۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔

یہ تم کیا بول رہے ہو۔

میری شادی ہو چکی ہے۔

التمش رائے زادہ مجھے جان سے مار دے گا۔

وفا کے چہرے پر خوف کی پر چھائیاں چھا گئیں۔

فکر مت کرو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔

جیسے ہی ہم دونوں یہاں سے جائیں گے۔

تو التمش بھائی کی غیرت یہ گوارا نہیں کرے گی۔

اور وہ تمہیں اسی وقت طلاق دے دیں گے۔

تب تک ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے۔

تمہیں اپنی خرانٹ ماں اور ظالم شوہر سے چھٹکارہ مل جائیگا اور میں بھی ان بڑے محلوں والے چھوٹے دل والے لوگوں سے دور چلا جاؤں گا۔

تب ہماری محبت کو منزل ملے گی۔

ورنہ ایسے تو ہماری محبت گھٹ گھٹ کر دم توڑ دے گی۔

مگر اس میں بہت خطرہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کسی کو پتہ چل گیا تو؟؟؟

فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔

کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔

یہاں سب کو اپنے اپنے کام سے مطلب ہے۔

کوئی کسی کی فکر میں ہلکان نہی ہوتا۔۔۔۔

تم بس میرا ساتھ دینا۔۔۔۔

یہ قدم میں نے ہم دونوں کی نئی زندگی کے لئے اٹھایا ہے۔۔۔

آج رات ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے۔

جہاں صرف میں، تم، اور ہمارا خوشیوں بھرا آشیاں ہو گا۔

اتنے خوبصورت خواب پر وفا کے چہرے کو مسکراہٹ نے چھوا۔ابھی تم جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں بعد میں میسج کروں گا۔

اسے جانے کا بول کر وہ خود بھی وہاں سے ہٹ گیا۔

❤❤❤

آفس میں بیٹھا وہ اپنے سامنے رکھی کسی فائل پر پوری طرح غرق تھا۔

یہ فائل رائے زادہ فیملی کے لاڈلے سپوتوں کی انفارمیشن سے بھری تھی۔

رائے زادہ فیملی کے تین وارث -التمش، ارشد اور ہادی۔

التمش رائے زادہ- عمر بتیس سال۔

Posted On Kitab Nagri

صرف اتنی سی ڈیٹیل پڑھ کر اس نے صفحہ پلٹ دیا۔

التمش اسکے شک کے دائرے سے باہر تھا۔

جس دن اسکی بہن غائب ہوتی تھی۔

اس دن التمش رائے زادہ اسکے ساتھ تھا۔

اور ویسے بھی وہ التمش رائے زادہ کو بچپن سے جانتا تھا۔

لڑکی بازی کرنا اسکی فطرت میں ہی نہ تھا۔

اپنے کام اور رشتوں کو لے کر وہ بہت مخلص بندہ تھا۔

ہاں مگر شک کے دائرے میں اسوقت صرف دو انسان تھے۔ارشد اور ہادی۔

ارشد رائے زادہ۔عمر اکتیس سال۔

خاموش طبع انسان،اپنے کام سے کام رکھنے والا انسان۔

لڑکی بازی کرنا اسکی طبیعت میں بھی نہ تھا۔

مگر یونیورسٹی کے زمانے میں اسکی ایک عدد گرل فرینڈ رہی تھی۔جو سیکنڈ سیمسٹر میں اسے دھوکہ دے کر چلی گئی۔

جس کے بعد ارشد رائے زادہ کے قریب کسی لڑکی کو نہ دیکھا گیا۔

اپنے گھر والوں سے مخلص انسان۔

لڑائی جھگڑے سے دور رہنے والی فطرت،اپنی بہنوں کی جان ارشد رائے زادہ کی اسقدر شرافت ہاشم کو ہضم نہ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہادی رائے زادہ- عمر بتیس سال۔

دانین رائے زادہ اور پوری فیملی کی جان۔

خوش مزاج-ہنس مکھ، سمجھدار-

یونیورسٹی کے زمانے میں اسکی دو سے تین دوستیں رہیں تھیں۔

مگر کوئی افیئر سننے میں نہیں آیا تھا۔

اسمارٹ،انٹیلیجنٹ،

ہادی رائے زادہ۔بھلے رائے زادہ خاندان کا وارث نہ تھا۔

مگر پھر بھی خاندان کی جائیداد میں اسکا حصہ،

التمش اور ارشد کے برابر کا تھا۔

وجہ صرف ہادی کا اچھا رویہ تھا۔

جسکے باعث وہ سب کے دلوں پر راج کرتا تھا۔

یہ مختصر سی انفارمیشن پڑھ کر اس نے بددلی سے فائل بند کر دی۔

اس میں تو کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو میرے کام آسکے۔

رئیس زادوں کے لاڈلے اسقدر شریف کیسے ہو گئے۔

نہ کوئی لڑائی جھگڑا۔نہ پولیس کیس۔نہ لڑکی بازی۔ناممکن۔وہ جو کوئی بھی ہے۔بہت شاطر ہے۔

اپنی حوس اور غلط کام وہ اتنی صفائی سے کرتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو۔

مجھے یقین ہے۔مجرم انہی میں سے کوئی ایک ہے۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور میں بہت جلد اسے ڈھونڈھ کر رہوں گا۔

اور اسے اسکے کیئے کی سزا بھی ملے گی۔

اور وہ سزا سزائے موت سے بھی بدتر ہوگی ضبط سے سرخ آنکھیں بند کیئے وہ خود سے ہی مخاطب تھا۔

آج ایک بار پھر یادوں کا بھنور اسے دو سال پیچھے لے گیا تھا۔

اپنے ماں کی وفات کے بعد اسکی دنیا صرف اسکی بہن میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔

اسکی ہر خواہش کو پورا کرنا ہاشم نے اپنا فرض بنالیا تھا۔

وہ بھی ہاشم پر جان چھڑکتی تھی۔

جس طرح رائے زادہ فیملی میں التمش کے ساتھ اس کی دوستی بہت گہری تھی۔

اسی طرح مائزہ کے ساتھ اسکی بہن کی دوستی ہوگئی۔

آہستہ آہستہ یہ دوستی بھی گہری ہوئی۔

اور وہ دونوں ایک دوسرے کے گھر آنے جانے لگیں۔

پھر نجانے ایک دن ایسا کیا ہوا۔

اس نے رائے زادہ فیملی میں جانا بند کردیا۔

مگر مائزہ سے اسکی دوستی مستقل قائم تھی۔

ہاشم کو یہ بات عجیب لگی۔

دریافت کرنے پر اس نے ساری بات یہ کہہ کر ٹال دی کہ اسے رائے زادہ خاندان کے لڑکے بالکل بھی نہیں پسند

۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وجہ سے وہ وہاں جانے سے گریز برتتی ہے۔

اور پھر ایک دن اسکی دنیا اجڑ گئی۔

جب اسکی بہن یونیورسٹی گئی اور واپس لوٹ کر نہ آئی۔

شام سے رات اور رات سے صبح ہو گئی۔

وہ اسے ہر جگہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ہلکان ہوا جا رہا تھا۔

مگر اسے نا جانے زمین کھا گئی تھی یا آسمان نگل گیا تھا۔

اسکے غائب ہونے کے تقریباً چوبیس گھنٹے بعد ایک انجانے نمبر سے کا فون آیا۔

کال اٹھانے پر جب دوسری جانب سے اسکی بہن کی آواز ابھری تو اسکی جان میں جان آئی۔

مگر وہ مسلسل رو رہی تھی۔

بھیا اس نے میرے ساتھ بہت غلط کیا۔

مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔

اب وہ مجھے مار دیگا۔

آپ بھی اسے مت چھوڑنا۔

جان سے مار دینا اسے -وہ رو رو کر فریاد کر رہی تھی۔

جبکہ ہاشم کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا،

کیا بول رہی ہو گڑیا۔

کس نے غلط کیا؟ کون جان سے مار دے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم ہو کہاں۔

بھائی وہ آپکے دوست رائے زادہ کے گھر میں اس کا بھائی۔۔۔۔یہ اسکی بہن کے آخری الفاظ تھے۔

بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایک دردناک چیخ کے ساتھ چارسو موت جیسی خاموشی چھاگئی،

اگلے دن اسکی بہن کی جلی ہوئی لاش ملی۔

بہت سرچ کے بعد بھی پولیس کو مجرم کا کوئی ثبوت نہ ملا۔

بہن کی موت کے بعد ہاشم کو رائے زادہ فیملی سے نفرت سی ہو گئی تھی۔

مگر اسوقت اسنے جوش سے نہیں ہوش سے کام لیا۔

اپنے اور التمش کی دوستی کو برقرار رکھا۔

اپنی بہن کو انصاف دلانے کے معاملے میں پولیس کی مدد لینا چاہی۔

مگر پولیس بھی رائے زادہ فیملی کی غلام بنی تھی۔

قانون اندھا تھا یا خود کو اندھا بنالیا تھا۔معاملہ جو بھی تھا۔۔۔

مگر اسکی بہن کو انصاف نہ ملا۔

تو اس نے بھی ان قانون کے رکھوالوں کی لسٹ میں کھڑے ہونے کی ٹھان لی۔

اب وہ خود قانون بن کر اصلی مجرم کی تہہ تک جائے گا۔

اور اسکے لیے دردناک سزا بھی خود ہی منتخب کرے گا۔

آپ آگئے؟

التمش کے آتے ہی وہ اٹھ کر اسکے قریب چلی آئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ سے آفس بیگ پکڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

مصروف سے انداز میں ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر اُسے نکال کر کوٹ اتارا۔

جبکہ التمش کے لیے یہ سب حیران کن اور کسی خواب سے کم نہ تھا۔

ایک منٹ،ایک منٹ،

آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟

وفا کی مشکوک حرکات پر اسے شبہ گزرا۔

ہاتھ بڑھا کر پیشانی چھوئی،تاکہ اسکے عجیب رویے کی ٹھوس وجہ مل سکے۔

مگر نارمل ٹمپریچر محسوس کر اسکی حیرانگی مزید بڑھ گئی۔

صبح تو وہ ناراض تھی۔

اور اب ایسابی ہیو کر رہی تھی۔

جیسے ان کے درمیان برسوں سے پیار و محبت کا خوبصورت رشتہ قائم ہو۔

آپ فریش ہو جائیں۔

میں آپ کے لیے کھانا لگواتی ہوں۔

جتنا محبت بھرا اسکا انداز تھا۔اس سے کہیں زیادہ میٹھا لہجہ،

جو شادی کے بعد اسکی بیوی نے پہلی بار اپنایا تھا۔

مگر میں نے تو آج باہر ڈنر کا انتظام کیا تھا؟

وہ صبح ہی ایک اچھے ریسٹورنٹ میں دونوں کے ڈنر کا انتظام کروا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولا تھا۔ مگر میں نے سوچا کہ یہ ہمارا پہلا ڈنر ہے۔

توبجائے باہری مسالے دار کھانوں کے " مجھے خود اپنے ہاتھوں سے کچھ ذائقے دار بنانا چاہیے،

اسوقت وہ جس قدر سمجھداری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

التمش کو خود پر اور اپنی پسند پر فخر محسوس ہونے لگا۔

ٹھیک ہے میری جان میں بس ابھی دس منٹ میں فریش ہو کر آیا۔

پھر دونوں مل کر آپکے ہاتھ کا ذائقے دار کھانا کھائیں گے۔

وہ اسکے گال تھپتھپاتا فریش ہونے چلا گیا،

وفا نے ایک سرد سانس خارج کیا۔

اور ملازمہ کے ذریعے کھانا لگوانے لگی۔

دو سے تین منٹ میں ملازمہ نے کھانے کی ٹرالی لے آئی۔ کھانے کی ٹرالی رکھ اسنے ملازمہ کو واپس بھیج دیا۔

اور خود پانچ منٹ میں ہلکی پھلکی تیاری کر لی۔

نجانے اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر ایک نظر خود کے سراپے پر ڈالی۔

یہ وہی فراک تھی جو اس نے صبح خود پر ٹرائے کر کے دیکھی تھی۔

اب دوبارہ وہی زیب تن کر رکھی تھی۔۔

کیا بات ہے۔

آج آپ ہمیں چاروں شانے چت کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔التمش آئینے میں اسکی سجے سنورے روپ کو دیکھتا سرشار سا ہو گیا۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔

سادگی بھرے انداز میں جواب آیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہی سادگی تھی جس کا التمش رائے زادہ دیوانہ ہوا تھا۔

کھانے میں کیا پکایا ہے۔

نرگسی کوفتے، بیف بریانی، اور میٹھے میں لوکی کا حلوہ،

ملازمہ نے بتایا تھا کہ آپ یہ سب ڈشز شوق سے کھاتے ہیں۔اس لیے میں نے بھی یہی سب بنالیا۔

ارے واہ۔۔۔۔۔۔

سن کے ہی منہ میں پانی آگیا۔

ہاتھوں کو رگڑتے ہوئے اشتیاق سے وہ چیئر پر آن بیٹھا۔

اشتعال انگیز خوشبو کھانے کے لذیذ ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

ویسے آپ نے پہلے کبھی کھانا پکایا ہے۔۔

یہ سب کوئی پہلی بار میں اتنا اچھا نہی پکا سکتا تھا۔

اس اسے تشویش لاحق ہوئی۔

میں اپنے گھر میں بھی کبھی کبھی کوکنگ کرلیتی تھی۔

اسی وجہ سے شاید کچھ کچھ پریکٹس ہے۔

نرم مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اسکے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی۔

پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے التمش نے ایک گہری نظر سے اسکے سجے سنورے روپ کی طرف دیکھا۔

دل کا ایک کونا اسکا یہ روپ دیکھ کر سرشار سا ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج اسکا یہ روپ دیکھ کر دل کے گوشوں میں نئی امید جاگی تھی کہ اب وہ بھی بہت جلد اس سے محبت کرنے لگے گی۔

کھانا واقعی میں بہت لذیذ ہے۔

اس نے کھلے دل سے تعریف کی۔

جسے وفا نے اثبات میں سر ہلا کر وصول کیا۔

ویسے روشن ولاء میں کوئی کام نہیں کرتا۔

مگر میری آج کے بعد خواہش رہے گی کہ ہفتے میں ایک بار ہی سہی مگر آپ میرے لیے اپنے ہاتھوں سے کچھ بنایا کریں۔

التمش رائے زادہ کی خواہش پر وہ حیران رہ گئی۔

منہ میں جاتا چمچ کچھ پل کے تھم سا گیا۔

کیا واقعی اسے کھانا اس حد تک پسند آیا تھا۔

یا پھر وہ مبالغہ آرائی کا حد کر رہا تھا۔

مگر وفا کو اسکی یہ خواہش اور تعریف بہت بھلی محسوس ہوئی۔آج تک اس نے جتنا کھانا بھی بنایا تھا اسکی مریم نے کبھی تعریف نہ کی تھی۔

حالانکہ مریم بخوبی جانتی تھی کہ وفا سارا دن محنت کر کے کھانا پکاتی ہے۔

جسے وہ کبھی خاموشی سے کھا لیتی تھی۔

اور کبھی تو دیکھنا تک پسند نہیں کرتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کیاواقعی آپ کو کھاناپسند آیاہے۔

کانوں کے ساتھ ساتھ دل ودماغ کو جیسے اِس تعریف پر یقین سانہ آیا۔

اسی وجہ سے یقین دہانی کرنی چاہی۔

آفکورس میری جان۔

مجھے حقیقت میں آپکے ہاتھ کا کھانا بے حد پسند آیا۔

نیپکین سے ہاتھ پونچھتے ہوئے وہ مسکرایا۔

جانتا تھا اسے کسی بھی بات کا جلدی یقین نہیں آتا۔

اس لیے مسکرا کر دوبارہ تعریف کر ڈالی۔

ملازمہ کو بلا کر برتن سمیٹنے کا بول کر وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔

جواب کسی کشمکش کا شکار کھڑی تھی۔

ملازمہ کے برتن لے جاتے ہی وہ اسکے قریب آیا۔

وفا کے مخرومی انگلیوں کو اپنی مضبوط انگلی میں پھنسا کر محبت بھری نظروں سے اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

دل کی جو بھی کشمکش ہوا کرے اسے اسی وقت شیئر کر لیا کریں۔ من میں سوالوں کا انبار جمع کرنے سے صرف دل کا بوجھ بڑھتا ہے۔

ایک بات پوچھوں -

حیران پریشان سی وہ مسلسل اُسے ہی گھور رہی تھی۔

بالکل میری جان-ایک نہیں سو سوال پوچھوں۔

Posted On Kitab Nagri

آپکے سوالوں کے جوابات دینے کے لیے ہی تو آپ کو ساری زندگی کے لیے خود کی زندگی میں شامل کیا ہے۔

گہری مسکراہٹ اسکی طرف اچھال کر موبائیل میں رومینٹک میوزک پلے کر کے موبائیل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

اور خود اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قدموں کو ہلکی ہلکی جنبش دینا شروع کر دی۔

مجھے ڈانس نہیں آتا۔

وہ پریشان ہوئی۔

کوئی بات نہیں مسز رائے زادہ -

آپکے شوہر کو بھی اس ڈانس کی پریکٹس نہیں ہے۔

تو بس جیسا میں کر رہا ہوں ویسے ہی آپ بھی کریں۔

میری آنکھوں میں دیکھیں اور محبت کے جہاں میں کھو جائیں۔

کیوں؟؟

دوبدو سوال آنے پر وہ مسکرایا۔

آپ کچھ پوچھنے والی تھیں ہم سے؟؟

التمش کی یاد دہانی پر وہ بھی یکدم ایسے سحر سے باہر نکلی جس میں ناچاہ کر بھی وہ قید ہوتی جا رہی تھی۔

ہاں۔

میں پوچھ رہی تھی کہ آپ تو رائے زادہ ہیں۔

اتنے بڑے بزنس مین۔

جن کا بزنس پاکستان سے دوسرے ملکوں میں بھی پھیلتا جا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک سے ایک لڑکی آپ کی دیوانی ہے۔

آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔

جب آپ یونیورسٹی میں آئے تھے۔

تب بھی آدھے سے زیادہ لڑکیاں خود کو سنوار کر آئی تھیں تھی۔

صرف اس غرض سے کہ کاش آپ کی نظر ان پر پڑ جائے اور ان کی قسمت کھل جائے۔

ہاہاہاہاہا۔

وہ جس قدر جز بز کا شکار ہو کر یہ سوالات پوچھ رہی تھی۔

التمش کا اتنی ہی زور سے قہقہہ بلند ہوا۔

سچ میں ؟؟

ویسے مجھے نہیں معلوم میں اتنا ڈیمانڈڈ ہوں۔

وہ شوخ ہوا جبکہ وفا اسکے مذاق بنانے پر خفا ہونے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں سیریس ہوں۔

اسنے دانت کچکچائے۔

التمش نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا۔جی جی میری جان -

میں آپ کی ایک ایک بات سننے کے لیے جی جان سے ہمہ تن گوش ہوں۔

وہ مشکوک نظروں سے التمش کی تابعداری دیکھنے لگا۔

آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سید حامد ے کی بات پر آئی

ہییییں۔

یہ کیسا سوال ہوا بھلا۔

وہ اِس بے تکے سوال پر حیران ہوا۔

اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ پر اتنی لڑکیاں فدا ہیں۔

آپکا فیملی بیک گراؤنڈ کتنا اسٹرونگ ہے۔

فیملی اسٹیٹس میں بھی آپ لوگ ماں سے زیادہ ہیں۔

پھر مجھ سے ہی شادی کی کیا وجہ بنی؟؟

اب التمش کی سمجھ میں اسکی الجھن صاف صاف آنے لگی تھی۔

ہمم۔۔۔۔

تو سنیں۔۔۔۔

آج سے پانچ سال قبل جب میں ہائر اسٹڈیز کے لیے ابروڈ جانے والا تھا۔

اس دن میری ماں آپ کے گھر آئیں تھیں۔

تب میں نے آپ کو دیکھا۔

الجھے بکھرے حلیے میں۔سادہ سے کپڑے زیب تن کیے۔

چہرے پر حد درجہ اداسی سجائے آپ پھولے پھولے منہ کے ساتھ شاید کسی سے ناراض تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو میں کسی صنف نازک کو بلاوجہ تاڑنے کے سخت خلاف ہوں۔

مگر اس دن میں نے آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی گستاخی سرزد کر ڈالی۔

ناجانے کیوں مجھے آپکا اداس چہرہ بہت بھایا۔

دماغ میں خیال آیا کہ جب اداسی میں آپکا حسن سلونی شام سا منظر پیش کرتا ہے۔

تو مسکراتے ہوئے ناجانے کونسی قیامت ہو گی۔

مگر آپ شاید حد درجہ ناراض تھیں۔

اس لیے شاید میرے دل کے ارماں دل کی خواہش بن کر رہ گئے۔

آپ نے مسکرانے کی عنایت نہ کی۔

پھر اتفاقی طور پر میری مما اور آپکی مما کے درمیان ہم دونوں کے رشتے کو لے کر بات چیت ہوئی۔

اسوقت تو شاید ان دونوں نے اس بات کو مزاح کا رنگ دے دیا تھا۔

مگر میرے دل و دماغ میں یہ بات اور آپ کا معصومیت و ناراضگی بھرا روپ فٹ ہو گیا تھا۔

اسکے چند دنوں بعد میں ابروڈ چلا گیا۔

وہاں بھی میرے دوستوں نے مجھے لڑکیوں کی طرف مائل کرنا چاہا۔

مگر جب بھی میں کسی لڑکی کی طرف دیکھتا تو غیر ارادی طور پر میرے دل میں آپ کو دیکھنے کی خواہش نمودار ہوتی

۔

سمجھ نہیں آتا تھا کہ آخر مجھ پڑھے لکھے انسان کے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

اسی کشمکش میں پڑھائی مکمل ہوئی اور میں واپس آ کر بزنس سنبھالنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماں نے کئی بار مجھ سے شادی کا ذکر کیا۔

اور پھر ایک دن میں نے ان پر اپنی پسندیدگی کا مظاہرہ کیا اور آپ ہماری زندگی کا حصہ بن گئیں۔

سوچا تھا آپ کو مسکراتا دیکھیں گے۔

تو برسوں کی خواہش کی تکمیل ہو گی۔

مگر کبھی کبھی ویسا نہیں ہوتا۔

اپنی بات بول کر وہ خاموش ہوا۔

مگر وفا کا مارے حیرت کے منہ کھل گیا تھا۔

کیا آپ نے بس اس لیے مجھ سے شادی کی؟

وہ بے خودسی گویا ہوئی۔

نہیں تو۔۔

میں نے آپ سے اپنے لیے شادی کی ہے۔

اتنے سالوں کی بے چینی سے میں بس یہی اخذ کر پایا کہ آپ کا میرے آس پاس رہنا بہت ضروری ہے۔

آپ کو دیکھنا۔آپ سے باتیں کرنا دل کو بہت اچھا لگے گا۔

لوگ اس جذبے کو محبت کا نام دیتے ہیں۔

اگر واقعی یہ محبت ہے "تو ہے۔

مم۔۔۔مگر آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے محبت۔۔۔۔۔اپنی بات ادھوری چھوڑ وہ خاموش ہو گئی۔

آنکھوں میں نجانے کہاں سے اچانک نمی در آئی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو فلحال کسی سے محبت نہیں ہے۔

اگر کسی سے محبت ہو گی تو وہ صرف اور صرف التمش رائے زادہ کی ذات سے ہو گی۔

اسکے لہجے میں اسقدر مان و یقین تھا کہ وفا کا دل گہری کھائی میں ڈوب کر ابھرا۔

اب یہ تو کسی کتاب میں نہیں لکھا۔

وہ خفا ہوئی۔

دل کا شور ہی اسقدر بڑھ گیا تھا کہ اپنے دل کی کیفیت چھپانے کے لیے اسے خود پر خفگی طاری کرنی پڑی۔

کتاب میں نہیں آپکی آنکھوں میں لکھا ہے۔

وہ اسکے ایک ایک تاثر کو بغور نوٹ کر رہا تھا۔

اچانک زوردار چکر آنے پر وہ لڑکھڑا ایا۔

ہاہاہاہا۔آپ کے لذیذ کھانے بہت مدہوش کر رہے ہیں۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

اسکی ہنسی وفا کے دل پر گھونسے کی طرح پڑی۔

ناجانے اس نے یہ بات کیوں بولی تھی۔

مگر وفا کو اپنے عمل پر حد درجہ ندامت محسوس ہوئی۔

اس نے آج التمش کی پسند کھانا بنا کر اس میں نیند کی گولیاں ملا دیں تھیں۔

تاکہ جب وہ یہاں سے جانے لگے تب اسے روکنے والا کوئی نہ ہو۔

چکراتے سر کے ساتھ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وفا خاموشی سے کھڑی لمحہ بہ لمحہ اس پر نشے کا اثر ہوتا دیکھ رہی تھی۔

آہستگی سے بیڈ پر آڑا اتر چھا لیٹ کر آہستہ آہستہ گہری نیند میں چلا گیا.

التمش۔۔۔۔۔التمش۔۔۔۔۔

جب کئی بار پکارنے پر بھی وہ نہ اٹھا تو اسے مکمل یقین ہو گیا کہ وہ سو گیا ہے۔

ہر شے سے بے خبر بے سدھ لیٹا وہ نیند کی گہری وادیوں میں ڈوب گیا تھا۔

وفا کی آنکھوں سے ایک درد بھرا آنسو نکل کر گالوں پر پھسل گیا۔

کچھ دیر خاموشی سے اسے نہارتے رہنے کے بعد وہ آہستگی سے اٹھی۔

بیڈ کے نیچے سے فون نکالا۔

جس پر کچھ دیر پہلے سات مسڈ کالیں آئیں تھیں۔

مخروطی انگلیوں نے سست روی سے میسج ٹائپ کیا۔

موبائل دوبارہ بیڈ پر رکھ کر وہ الماری کی طرف بڑھی۔

وہاں سے ایک مخصوص باکس نکالا۔

جس پر قفل لگا تھا۔

شادی میں اپنی رضا سے وہ صرف یہی ایک باکس اپنے ساتھ لائی تھی۔

لاک کھول کر اُس میں سے اپنی مطلوبہ شے اٹھا کر باکس واپس وہیں رکھ دیا۔

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے جیولری باکس میں سے ایک لاکٹ اٹھا کر گلے میں ڈالا۔

ایک نظر دوبارہ بے خبر سوئے التمش پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

دل نے بارہا آگے قدم بڑھانے سے روکا۔

مگر بنا دل کی چیخ و پکار پر کان دھرے وہ خود کے گرد چادر لپیٹ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

گھر آکر آج ایک بار پھر سے وہ اپنی بہن کی تصویر کے سامنے کھڑا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ اس تصویر کو بغور دیکھتا رہا۔

مگر کوئی سرا ہاتھ نہ لگا۔

آخر اس دن التمش رازادہ کی بیوی اس تصویر میں ایسا کیا دیکھ رہی تھی جو مجھے نظر نہیں آیا۔

اس دن بھلے وہ التمش سے باتیں کر رہا تھا۔

مگر نظریں بار بار وفا کی محویت بھی نوٹ کر رہیں تھیں۔

وہ مسلسل اسکی بہن کی تصویر کو مرکزِ نگاہ بنائے ہوئی تھی۔

تھک ہار کر اس نے تصویر سے نگاہیں ہٹالیں

اور خود دوبارہ اپنی بہن کے کیس کی فائل کھول کر ایک ایک چیز کا بغور جائزہ لینے لگا۔

پولیس کو جائے حادثہ سے جو جو چیزیں برآمد ہوئیں تھیں۔

۔اس فائل میں ان سب کی تصاویر بھی تھیں۔

ان میں سے کوئی شے بھی ایسی نہ تھی۔

جس سے یہ پتہ لگانا جاسکے کہ مجرم کون ہے۔

Posted On Kitab Nagri

بے خودی میں ایک نظر دوبارہ اپنی بہن کی تصویر کیطرف اٹھی۔ مگر نگاہیں پلٹنے سے پہلے ہی اسکے دماغ میں کلک ہوئی۔

جب اسکی نظریں بھی تصویر میں موجود حرم کے گلے میں جھولتے لاکٹ پر پڑی۔

یہ لاکٹ اسکی گمشدگی سے کچھ دن پہلے اسکے گلے میں آیا تھا۔ جب اس نے حرم سے اس بارے میں دریافت کیا۔

تو بدلے میں اس نے یہ کہا کہ اُسے یہ لاکٹ برتھڈے پر مائزہ نے دیا ہے۔

اور پھر وہ لاکٹ عموماً اس کے گلے میں جھولتا نظر آتا۔

جس دن وہ گمشدہ ہوئی۔

اس دن بھی اس نے یہ لاکٹ پہن رکھا تھا۔

لیکن پولیس کو جائے حادثہ سے یہ لاکٹ برآمد نہ ہوا تھا۔

گھر میں بھی اسے یہ لاکٹ دیکھنے کو نہیں ملا۔

اگر وہ لاکٹ نہ پولیس کو جائے حادثہ سے ملا۔

نہ ہی گھر میں موجود تھا۔

تو اس کا مطلب لازماً یہ لاکٹ اس انسان کے پاس تھا۔

جو حرم کا قاتل تھا۔

مگر پھر التمش رائے زادہ کی بیوی اُس لاکٹ کو اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی تھی۔

اُسے اب پوری طرح سے یقین ہو گیا تھا۔

کہ وفا اس دن یقیناً حرم کو نہیں بلکہ اسکے لاکٹ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کیوں؟؟؟

کیاالتمش رائے زادہ کی بیوی کا اس قتل سے کچھ لینادینا ہے؟دماغ میں جو سوال ابھرا وہ صرف ایک سوال اور شک تھا۔

اپنے شک کی یقین دہانی کے لیے اسے ثبوت کی ضرورت تھی۔جو فلوقت اسکے پاس موجود نہ تھے۔

کچھ سوچ کر فون نکال کر تیزی سے نمبر ملایا۔

ہیلو اسفند۔۔۔۔

مجھے التمش رائے زادہ کی بیوی""وفارائے زادہ کی ذاتی زندگی اور ایک ایک فیملی ممبر کے بارے میں اے ٹو زیڈ انفارمیشن چاہیے۔

ابھی اور اسی وقت کام پر لگ جاؤ۔

صبح تک زیادہ نہیں تو تھوڑی سہی،

مگر مجھے انفارمیشن چاہیے۔

آرڈر لگا کر وہ خود دوبارہ حرم کی فائل کو ٹیبل کے ایک سائیڈ پر رکھ کر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔

آج وہ ان سارے کیسز پر سرچ کرنے والا تھا۔

جن میں لڑکیوں کو جلا کر۔کڈنیپ کر کے مارا گیا تھا۔

اسے پورا یقین تھا۔

اس ساری سرچ سے اُسے کچھ نہ کچھ معلومات حاصل ہونگی۔

Posted On Kitab Nagri

بیسویں کیس سرچ کرنے کے بعد اسکے سامنے رائمہ خان کا کیس آیا۔

یہ کیس ایک ایسی لڑکی کا تھا۔

جس نے خود کو جلا کر خودکشی کرلی تھی۔

باقی کیسوں کی طرح وہ اس کیس کی ڈیلٹیل پر بھی سرسری نظر گھمانے لگا۔

جیسے ہی اسکی نظر جائے حادثہ سے ملنے والے ثبوتوں کی تصویروں پر گئی وہ یکدم چونکا۔

ان سب ثبوتوں میں یہ وہی لاکٹ تھا۔

جو اس کی بہن کے گلے میں موجود تھا۔

اوہ مائی گاڈ۔

ایکدم سیم لاکٹ.....

سیم قتل کا اسٹائل --

لڑکی کو جلا کر مارا گیا ہے۔

اِس لڑکی کا جل کر مرنا اور میری بہن کا قتل ہونا۔

اس میں کہیں نہ کہیں تو مشابہت ہے۔اب وہ پورے شدومد سے ڈیپلی یہ کیس ریڈ کرنے لگا۔

پولیس کے مطابق لڑکی گھر سے بھاگ گئی تھی۔

اور دو دنوں بعد اس نے خود کو جلا کر مار لیا تھا۔

یہ تفصیلات پڑھ کر جیسے اسے یقین سا نہ آیا۔

ہونہ ہو اِس رپورٹ میں کہیں تو جھول ہے۔

Posted On Kitab Nagri

خودکشی کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔

کوئی صنف نازک خود کو جلا کر اذیت ناک موت کیوں دے گی۔

انہی سوچوں میں غرق جب وہ اسکے فیملی ممبرز دیکھنے لگا۔

تو اس میں رائمہ خان کی ماں مریم خان، باپ صفدر خان، اور ایک بہن وفا خان۔

وفا کے نام پر وہ یکدم چونکا۔

وفا خان؟؟؟ التمش رائے زادہ کی بیوی۔

یہ سب کیا ہے۔

کیا وفا اور حرم کا مجرم ایک ہی ہے۔

لاکٹ کو بغور دیکھتے ہی وہ نتیجہ اخذ کر چکا تھا۔

کیا وفا نے التمش سے کسی پلاننگ کے تحت شادی کی ہے۔

مجھے التمش سے بات کرنی ہو گی۔

اس نے تیزی سے التمش رائے زادہ کا نمبر ملایا۔

فون مسلسل بج رہا تھا۔

مگر کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔

واٹ؟؟؟

یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟

کہیں کچھ غلط تو نہیں؟

Posted On Kitab Nagri

اسے تشویش لاحق ہوئی۔

مجھے خود جا کر دیکھنا ہوگا۔

ایک نظر گھڑی کی طرف ڈالی جو اس وقت رات کے ایک بجا رہی تھی۔

گاڑی کی چابیاں اٹھا کر وہ تیزی سے روشن ولاء کی جانب بڑھا۔

تین گھنٹوں سے بس کے ذریعے راستے کی مسافت طے کر کے وہ دونوں نہ جانے کہاں آئے تھے۔

بس ایک جھٹکے سے رکی۔

التمش

....

غنودگی میں غرق وفا کو ہلکا سا جھٹکا لگنے پر منہ سے بے ساختہ التمش کا نام نکلا۔

کیا بات ہے مائی لو۔

لگتا ہے بھائی کا بہت اثر ہو گیا ہے تم پر۔

اسی لیے نیند میں بھی انہی کے نام لے رہی ہو۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

بس روز صبح وہ مجھے ٹارچر کرتے ہیں۔

اس وجہ سے دماغ پر ان کا خوف سوار رہتا ہے۔

کوئی بات نہیں مائی لو۔

اب تم آزاد ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا کر اُسے اپنے ساتھ لیے گاڑی سے اترا۔

ہمم۔۔۔

لو بھئی مائی لو۔

آگئی ہم دونوں کی منزل۔

اب ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔

وہ کھلے دل سے مسکرایا۔

ہاں بہت وقت بعد منزل آگئی ہے۔

اسکے پُراسرار انداز پر وہ حیرت سے وفا کی طرف مڑا۔ مگر اسکے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ دیکھ خود بھی دوبارہ مسکرا دیا۔

یہ شہر سے کچھ دوری پر فصلوں کے قریب ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ جس میں دو کمرے، برآمدہ اور کچا صحن تھا۔

مائی لو۔ آج کے بعد یہ ہماری چھوٹی سی دنیا ہے۔

کیا تم اس دنیا میں اپنی پوری زندگی میرے ساتھ گزارنا پسند کرو گی۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ تھوڑا سا جھکا۔

وفا خوشدلی سے مسکرائی۔

ہاں، اتنی پر سکون زندگی کون پاگل نہیں گزارنا چاہے گا۔

وہ اطمینان سے مسکرائی۔

فضا میں پھیلی تازہ ہوا کو سانس کے ذریعے اندر اتارا۔

Posted On Kitab Nagri

اب ہم بہت جلد ایک ہو جائیں گے مائی لو۔

وہ آنکھوں میں لاکھوں جذبات لیے اسکی طرف بڑھا۔

تو وفا شر میلی مسکراہٹ سجائے دو قدم دور ہوئی۔

ہمم۔

مگر پہلے میری التمش سے علیحدگی بہت ضروری ہے۔

تم جانتے ہو نا کہ میں ابھی تک اسکے نکاح میں ہوں۔

وہ پریشان ہوئی۔

سامنے والے کے چہرے پر بیزاریت بھرے تاثرات ابھرے۔

افففففف مائی لو۔

تم اس بات کی ٹینشن نہ لو۔

ابھی تک تو بھائی کو ہوش بھی آگیا ہو گا۔

تمہارا لیٹر انہوں نے جیسے ہی دیکھا ہو گا۔

اسی وقت غصے میں آکر تمہیں طلاق دے دی ہو گی۔

اب ہم کل کوٹ میرج کر لیں گے۔

اور اپنی پر سکون زندگی گزاریں گے۔

لیکن ہادی یہ تو صرف تمہارا اندازہ ہے۔

اگر حقیقت بالکل اسکے بر عکس ہوئی تو؟؟

Posted On Kitab Nagri

اسے تشویش لاحق ہوئی۔

افففففف مائی لو۔

تم کتنی ٹینشن لیتی ہو۔

میں ابھی اپنے دوستوں کو اِس بارے میں معلومات لینے کے لیے بولتا ہوں۔

تم تھوڑی دیر ریسٹ کر لو۔

میں ہم دونوں کے کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔

وہ اُسے وہیں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا۔

وفا کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم تھم گئی۔

تیزی سے واشروم میں جا کر وہ فریش ہوئی۔

اور جلدی سے اِس گھر کے چھوٹے سے کچن میں گئی۔

اگر ہادی نے ان دونوں کے رہنے کے لیے اس جگہ پر انتظام کیا ہے۔

تو ضرور کچن میں کھانے کا کچھ سامان بھی ہو گا۔

اسکی توقع کے عین مطابق کچن میں کھانے پینے کا کافی سامان دالیں، سبزیاں، مصالحے، گوشت فریز کر رکھا تھا۔

بار بار دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اسکی ہاتھ مشین کی طرح کام کر رہے تھے۔

ہیلو سر آپ کہاں ہیں۔

اسفند کی کئی کالیں دیکھ کر آخر کار اس نے کال اٹھا ہی لی۔

Posted On Kitab Nagri

اسفند تم نے جو بھی انفارمیشن کلیکٹ کی ہے وہ مجھے فون پر ہی سنا دو۔

میں اس وقت بہت ضروری کام سے آیا ہوں۔

اوکے سر۔۔۔

سر میری انفارمیشن کے مطابق وفا کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے والی لڑکی نہیں ہے۔

بہت سلجھی ہوئی خاموش طبع لڑکی ہے

یہاں تک کہ اگر کوئی اس کا مذاق بناتا تھا۔

تب بھی وہ اف تک نہ کرتی تھی۔

زیادہ تر یونیورسٹی کی لڑکیوں نے اس کے بارے میں اپنی پوزیٹو رائے دی ہے۔

مگر کچھ ایسی لڑکیاں بھی تھیں۔

جو ان کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کر رہیں تھیں۔

عجیب باتیں؟؟

کیسی عجیب باتیں۔ہاشم حیران ہوا۔

سر ان لڑکیوں کا کہنا ہے۔

کہ وفا کافی دفعہ کلاس مِس کر دیتی تھی۔

اور اس وقت میں وہ نا جانے کہاں جاتی تھی۔

کیا مطلب کہاں جاتی تھی؟؟

ہاشم کی تشویش لاحق ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سر اتنے کم وقت میں بس اتنی ہی معلومات جمع کر پایا ہوں۔

وہ کہاں جاتی ہے اس بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے۔

شام تک انشاءاللہ اس بات کا جواب بھی مل جائے گا۔

ہمم ٹھیک ہے؟

سارے کام چھوڑ کر تم آج یہی کام کرو۔

مجھے شام تک اس معاملے میں ساری معلومات چاہیے۔

مگر سر آپ کہاں ہیں۔

اسفند کے سوال پر وہ کچھ پل کیلئے خاموش ہوا۔

میں بھی اس معاملے پر تحقیق کرنے کیلئے شہر سے کچھ دور آیا ہوں۔

اچھا اب تم کام پر لگو۔

میں تمہیں بعد میں فون کرتا ہوں۔

فون کاٹ کر وہ دوبارہ اس گھر کی طرف دیکھنے لگا۔

جہاں کچھ دیر پہلے ہادی رائے زادہ اور وفا آئے تھے۔

رات کے اندھیرے میں جب وہ دونوں روشن ولاء سے چوری چھپکے باہر نکل رہے تھے۔

اسوقت ہاشم کی ان دونوں پر نظر پڑ گئی۔

دماغ میں شک نے انگڑائی لی۔

آخر ایک نئی بہو کا اپنے سسرال سے اتنی رات کو اپنے دیور کے ساتھ باہر جانے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

دال میں کچھ کالا سمجھ کر وہ اسی وقت ان دونوں کا پیچھا کرنے لگا۔

اور اب وہ اس وقت عین اس گھر کے سامنے موجود تھا۔

وہ اندر جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ہادی رائے زادہ اس گھر سے باہر نکل کر نا جانے کہاں چلا گیا تھا۔

اب وفا گھر میں اکیلی تھی۔

کیوں نہ بھابھی جی سے اندر جا کر بات کر لی جائے۔

نہیں، نہیں۔

اگر میں نے اندر جا کر سوال وجواب کیا تو ہو سکتا ہے۔

وہ دونوں الرٹ ہو جائیں گے۔

کیا پتہ یہ ان دونوں کا کوئی پلان ہو۔

مجھے باہر رک کر ہی ان دونوں پر نظر رکھنی ہو گی۔

کچھ سوچ کر وہ اپنے لیے کوئی چھپنے کی جگہ ڈھونڈ ھنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہادی کے آتے ہی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کچن سے باہر چلی آئی۔

ارے مائی لو۔ تم کچن میں کیا کر رہی تھی۔

میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتو رہا تھا۔

وہ فکر مندی سے اسکی طرف بڑھا۔

ہاں جانتی ہوں تم میرے لیے کھانا لا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر آج ہم دونوں پہلی بار ایک ساتھ کھانا کھانے والے تھے۔اسی وجہ سے کچھ اسپیشل کرنا تو بنتا تھا۔

میں نے آج آپکی پسندیدہ ایپل پائی بنائی ہے۔

اوہ واؤ؟؟

اس جنگل میں تمہارے ہاتھ کی ایپل پائی کھانے کو مل جائے اس سے زیادہ اچھا کیا ہو گا۔

وہ دو قدم چل کر اس کے قریب آیا۔

التمش کا کچھ پتہ چلا۔

وہ یکدم بولی تو ہادی کے قدم وہیں رک گئے۔

مم۔۔۔۔میر مطلب کہ۔۔۔اس کو ہوش آئی کہ نہیں؟؟

اور وہ مجھے طلاق کب دیں گے۔

کب میں آزاد ہو نگی۔

اور کب ہم دونوں اپنی نئی زندگی کی شروعات کریں گے۔

وفا کی تفصیل پر وہ بس گہرے سانس بھر کے رہ گیا۔

ہمم۔۔۔۔۔

میں نے اپنے دوستوں کو روشن ولاء بھیجا ہے۔

اب دیکھو وہ کیا خبر سناتے ہیں۔

ہادی کی بات پر وہ بس اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔

تبھی ہادی رائے زادہ کے فون پر کسی کی کال آئی۔

Posted On Kitab Nagri

جسے سن کر وہ کچھ دور جا کھڑا ہوا۔

وفا خاموشی سے کھڑی اسے فون پر بات کرتا دیکھتی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ اسکے قریب آیا۔

میرے دوست کا فون آیا تھا۔

گھر میں بھائی کی وجہ سے اودھم سا مچ گیا ہے۔

بھیا نے غصے میں آکر تمہیں طلاق دے دی ہے اور اب اس نے اپنے اس دوست کو اور ساری پولیس فورس کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

کیا؟؟

یہ خبر وفا کے لیے دھچکے سے کم نہ تھی۔

باقی سب نے تو اُس پر کوئی خاص اثر نہ ڈالا تھا۔

بس التمش نے اس کو طلاق دے دی ہے۔

اس صدمے میں کچھ پل کیلئے اسکی ساری حسیں کام کرنا بند ہو گئی۔

آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

جسے بڑی مشکل سے پرے دھکیل وہ مسکرا اٹھی۔

اوہ واؤ۔

یہ تو بہت اچھی خبر سنائی تم نے۔

اب میں آزاد ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

مگر تم پولیس کی کیا بات کر رہے ہے۔

اسکے چہرے کی خوشی دیکھ ہادی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔

مائی لو۔۔۔۔

ساری پولیس فورس کو بھائی نے الرٹ کر دیا ہے۔

کسی بھی حالت میں وہ تمہیں اور مجھے ڈھونڈ ھنا چاہتے ہیں۔دیوار کے پار کھڑا ہاشم اسکی اِس غلط انفارمیشن پر حیران رہ گیا۔

اوہ خدا اب کیا ہو گا۔

وہ پریشان ہوئی۔

ایسا تو تم نے کوئی خیال ظاہر نہیں کیا تھا۔

تم تو بول رہے تھے اگر میرے دھوکے کے بارے میں ان کو معلوم ہوا تو وہ مجھے اپنی بیوی بلانا بھی پسند نہیں کریں گے۔

مگر یہ سب ؟؟؟

فکر مت کرو میری جان-

یہ ایسی جگہ ہے جس کے بارے میں بھائی کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہو سکتی۔

ہم یہاں جب تک چاہیں سکون سے رہ سکتے ہیں۔

وہ اسے پُرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

سچ۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل سچ مائی لو۔

شکر۔۔۔۔۔۔۔

چلیں آئیں ہم کھانا کھالیتے ہیں۔

آپ ٹیبل پر سجائیں۔

میں کھانا گرم کر کے لاتی ہوں۔

وہ مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

ہاشم کا دل کیا وہ اپنے بال نوچ لے۔

یہ معصوم سی نظر آنے والی لڑکی اتنی بڑی گیم کھیل گئی۔

شدید غصے میں آکر اس نے دوبارہ گھر کے اندر گھسنا چاہا۔

مگر دوبارہ دماغ نے غلطی کرنے سے روکا۔

نہیں نہیں مجھے پہلے التمش کو فون کرنا ہوگا۔

اسے بتانا ہوگا اسکی بیوی یہاں اسکے بھائی کے ساتھ موجود ہے۔

آہ۔۔۔۔

سر میں شدید درد کے باعث کراہتے ہوئے اٹھا۔

مندی مندی آنکھوں سے پورے کمرے میں نگاہیں دوڑا کر وفا کو تلاشنے کا کوشش کی۔

مگر اس کا وجود وہاں ہوتا تو نظر آتا۔

Posted On Kitab Nagri

وفا۔۔۔۔۔۔وفا۔۔۔۔۔۔

دوبار آواز لگا کر اسے پکارا۔

مگر کمرے میں کوئی ہلچل نہ ہوئی۔

ناجانے یہ لڑکی کہاں چلی گئی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

کل رات وہ اسکے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر لائی تھی۔

اسی بات کو سوچ وہ دوبارہ سرشار ہوا۔

اٹھ کر اپنے کپڑے اٹھا کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے وہ مسرور سا کھڑا وفا کے شرمیلے روپ کو یاد کر رہا تھا۔

کل رات اسکی آنکھوں کی نمی،ایک ایک تاثر اس بات کا ثبوت تھے کہ التمش رائے زادہ کا اسکے دل میں مقام بہت خاص ہو چکا ہے۔

مگر وہ صبح صبح کہاں چلی گئی۔

پریشان سا وہ اپنا موبائیل اٹھانے کی غرض سے بیڈ کی سائیڈ کی طرف بڑھا۔

مگر موبائیل کے ساتھ ایک پھڑ پھڑاتا کاغذ دیکھ اسے حیرانی ہوئی۔اس کاغذ پر لکھی چند سطروں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

آپ کچھ بھی بولیں التمش۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔

آپ بہت اچھے انسان ہیں۔

مگر میرے دل کے تار کسی اور سے جڑ چکے ہیں۔

میں اب رشتے میں اور نہیں رہ سکتی۔

اس لیے میں آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر اس انسان کے ساتھ جا رہی ہوں۔

جس سے میں محبت کرتی ہوں۔

یہ صرف چند سطریں نہ تھیں۔

بلکہ ایسا طوفان تھا جسے پڑھ کر التمش رائے زادہ کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہو گئی۔

ساری خوشگواری و سرشادی کہیں کھو گئی۔

کل رات سے جو دل بلیوں اچھل رہا تھا۔

اب اسکی سرزمین کسی بنجر کی مانند محسوس ہو رہی تھی۔

شاید ہی آج تک کی زندگی میں اسے اتنا بڑا دھچکا لگا ہو۔

مگر آج وہ اس لڑکی کے باعث پورے قد سے زمین پر گرا تھا۔ جسے اُسنے اپنی زندگی ماننے کی غلطی کی تھی۔

کہاں کمی رہ گئی تھی میری محبت میں۔

ایسا کیوں کیا تم نے۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو۔

میں نے تم پر کوئی شک نہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

روایتی مردوں کیطرح کوئی ظلم وستم نہ ڈھایا۔

ہر شے کو پسِ پشت ڈال کر صرف محبت کی۔

کیونکہ مجھے لگا۔

تم بھی باقی مشرقی عورتوں کی طرح اپنے شوہر سے محبت کرنے لگ جاؤ گی۔

مگر نہیں۔۔۔۔۔

میں غلط نکلا وفا۔

وفا۔۔۔۔۔۔

اسکا نام پکار وہ طنزیہ ہنسا۔

وفا نہیں۔۔۔۔۔

تمہارا نام بے وفا ہونا چاہیے تھا۔

بے وفا۔۔۔۔۔

التمش رائے زادہ کچھ بھی برداشت کر سکتا ہے۔

مگر بیوفائی نہیں۔

تمہیں اِس بیوفائی کی سزا ضرور ملے گی۔

وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ روشن ولاء کے درو دیوار کانپ کر رہ گئے۔۔۔۔۔،

کھانا کھا کر وہ جیسے ہی میٹھے کی طرف آیا۔

Posted On Kitab Nagri

تو وفا کی ساری حسیں بیدار ہو گئیں۔

مائی لو۔

پہلے تم کھاؤ پھر میں کھاتا ہوں۔

ہادی کی فرمائش پر وہ پریشان ہو کر رہ گئی۔

نن۔۔۔۔نہیں نہیں ہادی۔

میں یہ کیسے کھا سکتی ہوں۔

تم تو جانتے ہو نا کہ میٹھا کھانے سے میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔

وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔

اوہ سوری سوری مائی لو۔

لیکن اگر میرے ساتھ تم بھی اسے انجوائے کرتی تو مجھے بہت اچھا لگتا۔

ارے نہیں نہیں۔

تم نے کھایا میں نے کھایا۔

بات ایک ہی ہے۔

ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا تھوڑی ہیں۔

وہ خوشدلی سے مسکرائی۔

ہادی نے بھی مسکرا کر اپیل پائی پوری کھا لی۔

اس کے ایک لقمے پر مسکرا مسکرا کر دیکھتی وفا کے چہرے کی مسکراہٹ آخری لقمے پر غائب ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

مائی لو---

اب تو تمہارا طلاق بھی۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اسکے منہ سے بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ ایک زوردار تھپڑ ہادی رائے زادہ کے منہ پر اتنی زور سے پڑا کہ کچھ پل کے لیے وہ حیرت کے سمندر سے نکل ہی نہ پایا۔

شاک کی کیفیت میں وفا کی طرف دیکھا۔ جس کے چہرے پر بلا کا اطمینان رقم تھا۔

ہاؤ ڈیئر یو؟؟؟

تم نے ہادی رائے زادہ پر ہاتھ اٹھایا۔

وہ یکدم دھاڑا۔

مگر وفا سکون سے اسکے رد عمل کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے اُسے کسی شے سے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

ہاشم جو التمش کا فون نہ لگنے پر گھر کے اندر گھس آیا تھا۔

اچانک صورتحال بدلنے پر یکدم پلر کے اوٹ میں چھپ کر تماشہ دیکھنے لگا۔

پل پل بدلتی صورتحال سے وہ اتنا تو اخذ کر چکا تھا۔

کہ یہاں جو نظر آرہا ہے وہ حقیقت میں ہو نہیں رہا۔

اور جو ہو رہا ہے وہ نظر نہیں آرہا۔

ہاشم نے فوراً سے پہلے موبائل نکال کر ریکارڈنگ شروع کر دی۔

ضرور آج کسی راز پر سے پردہ اٹھنے والا تھا۔

جس کا ثبوت اسکے پاس ہونا بہت ضروری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں۔۔۔۔۔

میں نے ہادی رائے کو تھپڑ مارا۔

اسکاانداز اس قدر نارمل تھا کہ ایک پل کیلیئے ہادی کو بھی اپنے رائے زادہ ہونے پر شبہ گزرا۔

آخر کیوں؟؟

جانتی ہو اسکا انجام کیا ہو سکتا ہے۔

وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ اگر کوئی عام انسان اسکے سامنے ہوتا تو وہ لازماً سہم جاتا۔

مگر وفا تو شاید اس وقت فولاد کا جگرا کر کے اسکے سامنے کھڑی تھی

جو ہادی کی دھاڑ اور شور شرابے پر بھی اسکے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

انجام۔۔۔۔۔انجام کی پرواہ وہ کرتے ہیں ہادی رائے زادہ۔ جن کے پاس کھونے کے لیے کچھ باقی ہو۔

اسوقت وفا زندگی کے اُس دہانے پر کھڑی ہے۔

جہاں اسکے پاس کھونے کیلیئے کچھ باقی نہیں رہا۔

اسکا بے خوف انداز ہادی کو کچھ گڑبڑ کا احساس دلانے لگا۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔

میری خاطر اپنے شوہر اور فیملی کو دھوکا دے کر آئی ہو۔

اور اب یہ کونسا ناٹک کر رہی ہو۔

وہ جھنجھلا اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

شدید غصے میں بھی نفس کی خاطر اپنے اشتعال کو ضبط کرنا چاہا۔

اسکی حالت سمجھ کر وفا کا دوبارہ قہقہہ بلند ہوا۔

ناٹک۔۔۔

بالکل صحیح پکڑا ہادی رائے زادہ-ناٹک ...

یہاں ہر چیز ناٹک ہی تو ہے۔

ہاتھ پر ہاتھ مار وہ پاگلوں کی طرح ہنس ہنس کر ہادی کا مذاق بنانے لگی۔

وفا کے اس انداز پر جہاں ہادی کو کچھ گڑبڑ ہونے کا احساس ہوا۔وہیں ہاشم کے کان بھی کھڑے ہو گئے۔

کیا مطلب؟؟کیسا ناٹک؟؟؟

کسی ناٹک کی بات کر رہی ہو تم؟؟

وہ اسکی طرف دو قدم بڑھا۔

بدلے میں وفا نے غور سے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

عجب بات ہے ہادی رائے زادہ۔

تم ناٹک کے معنی نہیں سمجھتے۔

جس کی ساری زندگی اس لفظ کے ارد گرد چکر لگاتی ہو وہ مجھ سے ناٹک کا مفہوم پوچھ رہا ہے۔

وفا کا دوبارہ قہقہہ بلند ہوا۔

اور ہادی کا دماغ گھوم گیا۔

کیا مطلب ھے تمہاری ان ساری باتوں کا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گڑبڑایا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آخر اس نے ایسا کیوں بولا۔

وہ اسکے بارے میں ایسا کیا جانتی ہے جو اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے بول رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

طنزیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھتی وہ ایک قدم ہادی کی طرف بڑھی۔

معصوم لڑکیوں کو اپنی دولت اور محبت کے جال میں پھانس کر ان کے ساتھ زیادتی کرنا اور پھر ان کو جلا کر جان سے مار دینا یہی اصلی بزنس ہے تمہارا۔

ہے ناں ہادی رائے زادہ-

وہ جس قدر پُر سکون انداز میں گویا ہوئی تھی۔

ہادی کے آس پاس جیسے دھماکے ہو گئے تھے۔

ہاشم بھی کچھ پل کیلئے سکتے میں آگیا۔

کون ہو تم۔

اپنی پوری لائف میں شاید پہلی بار وہ گھبرایا تھا۔

ہاہاہاہا۔

میں کون ہوں۔

یاد کرو۔آخر کس کے ساتھ تم نے اس قدر برا سلوک کیا ہو گا۔

جو آج تم اِس طرح ایک لڑکی کے سامنے کپکپا رہے ہو۔

وفا نے اسکے کانپتے ہاتھوں کو بغور دیکھا۔

جو کچھ وقت سے مسلسل کپکپا رہے تھے۔

کون، کس کی بات کر رہی ہو تم؟؟؟

افففف......

Posted On Kitab Nagri

میں بھی کس کو یاد دلانے کی کوششوں میں لگی ہوں۔

تمہیں تو گنتی بھی یاد نہ ہو گی کہ آج تک کتنی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کر کے تم نے ان کو لقمہ اجل بنادیا۔

وفا کے لہجے میں زہر گھل آیا۔

آخر کب تک وہ اپنے اندر کی نفرت دبا کر رکھ سکتی تھی۔

تم یہ سب کیسے جانتی ہو۔

تم تو ایک سیدھی سادھی لڑکی تھی۔

اپنی ماں سے ڈرنے والی اور تم نے محبت کا دعوی بھی تو کیا تھا مجھ سے ؟؟؟

عام طور پر اگر کبھی ایسی صورتحال پیش آجاتی تو یقیناً وہ اب تک سامنے والے کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہوتا۔

مگر آج ناجانے کیوں اسکا دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتا جارہا تھا۔

پورا وجود پسینے میں بھیگتا جارہا تھا۔

بے شک۔۔۔۔۔

بے شک ہادی رائے زادہ -

میں اپنے ماں باپ کی معصوم بیٹی ہی ہوں۔

ہاں میں اپنی ماں سے بھی ڈرتی ہوں۔

لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تم جیسے درندے سے بھی ڈروں گی۔

تم دانہ ڈالو گے اور میں بیوقوف کبوتروں کی طرح تمہارا پھینکا دانہ چننے لگوں گی۔

حسن کا دیوانہ ہادی رائے زادہ-

Posted On Kitab Nagri

حسن کے بچھائے جال میں ایسا پھنسا کہ آج موت کے دروازے پر کھڑا ہے۔

حسن کے جال سے کیا مراد ہے؟؟

وہ حیران ہوا۔

وہی جال جس میں آج تک تم نے معصوم لڑکیوں کو پھنسا کر ان کا شکار کر کے ان سب کو اپنی حیوانیت کا نشانہ بنایا۔

میں نے وہی جان بچھا کر شکاری کا شکار کر لیا۔

وہ اپنے کارنامے پر کھل کے مسکرائی۔

ہادی تمہیں یاد ہے ہماری پہلی ملاقات -

جس میں "میں تمہاری گاڑی سے بری طرح ٹکرا گئی تھی۔

ہاں ہاں یاد ہے۔

ہادی کو اچانک اسکا اپنی گاڑی سے ٹکرانا یاد آیا۔

پہلی بار جب اس نے اسقدر معصوم حسن کی مالک لڑکی کو عجیب و غریب حلیے میں دیکھا۔

تو پہلی نظر میں ہی وہ اسے ایک آسان شکار لگی۔

وہ کوئی اتفاقی ملاقات نہ تھی۔

بلکہ ایک سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت کی گئی ملاقات تھی۔

تین دنوں تک یونیورسٹی سے اپنی کلاس چھوڑ کر میں سڑک کنارے دو دو گھنٹے کھڑے رہ رہ کر تمہاری گاڑی کے وہاں سے گزرنے کا انتظار کرتی تھی۔

تاکہ جب تمہاری گاڑی یہاں سے گزرے۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری گاڑی سے ٹکراؤں۔

تمہاری غلیظ نظر مجھ پر پڑے۔

اور تم مجھے بھی اپنی گندی سوچ کے مطابق ایک آسان شکار سمجھو۔

وفا کے انکشاف نے اسے شاکڈ کر دیا۔

ہاشم نے بھی حیرت سے تھوڑا سا سر نکال کر برآمدے میں جھانکا۔

جہاں معصوم سی وفا التمش رائے زادہ کا آج ایک الگ ہی روپ دیکھنے کو مل رہا تھا۔

تم سے کی گئی چند ملاقاتیں بھی پلانڈ۔

تم سے کئے گئے وعدے تمہارے وعدوں کیطرح جھوٹے۔

لیکن تم سے شادی کرنے کا فیصلہ دل و جان سے میرا فیصلہ تھا۔ یہ اتنا بڑا ناٹک اسی وجہ سے رچانا پڑا کیونکہ ماں نے میری شادی تمہارے بجائے التمش سے کر دی۔

ورنہ تمہیں تمہارے کیے کی سزا تو میں بہت دے چکی ہوتی۔

اوہ جسٹ شٹ اپ یو فول،

تمہیں کیا لگتا ہے۔

ہادی رائے زادہ جس کا آج تک کوئی جرم تک ثابت نہ کر پایا۔ اسے تم اتنی آسانی سے مار دو گی۔

ایسا سوچنا بھی تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی۔

چلو اب شرافت سے بتاؤ۔

آخر تمہارے ایسے کونسے عزیز کی عزت میرے ہاتھوں نیلام ہو گئی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جو تم نے اس حد تک جانے کا پلان بنالیا۔

عموماً تمہارے جیسے گھرانے کی لڑکیاں تو عزت پر حرف آنے سے پہلے ہی خودکشی کر لیتی ہیں۔

وہ طنزیہ ہنسا۔

وفا نے حقارت سے اسکی مکروہ ہنسی کو دیکھا۔

رائمہ خان یاد تمہیں-

جسے تم اسکے گھر سے بھگا لے گئے تھے۔

وہ میری بڑی بہن تھی۔

جو تمہاری درندگی کا شکار ہو گئی۔

اور پھر دو دن بعد تم نے اسے مار دیا تھا۔

نظروں کے ساتھ ساتھ اسکے لفظوں سے بھی حقارت ٹپک رہی تھی۔

رائمہ خان۔۔۔۔۔رائمہ خان----

ہادی نے دماغ پر زور ڈالنے کی کوشش کی۔

اتنی لڑکیوں کے ساتھ وہ یہ سب کر چکا تھا کہ اب آٹھ سال پرانی بات بھلا اتنی جلدی کیسے یاد آجاتی۔

کچھ پل سوچنے کے بعد وہ یکدم ہنسا۔

ارے اُسے کون بھول سکتا ہے۔

وہ بھی بڑے کمال کی چیز تھی۔

بہت خوبصورت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر چاہتی تو ہم کچھ دن یونہی عیش کرتے اور وہ واپس گھر چلی جاتی۔۔۔

مگر نہیں جی۔۔۔

اس پر تو شادی کا بھوت سوار تھا۔

ہر وقت ایک ہی رٹ۔۔۔۔

ہم شادی کب کریں گے۔

ہم صبح نکاح کرنے چلیں گے۔

نکاح مائی فٹ -

میں نے تو اچھی اچھی لڑکیوں کو ریجیکٹ کر ڈالا۔

پھر اُس جیسی دو ٹکے کی لڑکی سے ہادی رائے زادہ خود کو ساری زندگی کے لیے باندھ لے۔

ناممکن۔۔۔۔

سر کو نفی میں جنبش دیتے ہوئے وہ ہنسا-

تمہاری بہن جانتی تھی۔

اب اسکے پاس عزت نہیں رہی۔

ماں باپ کا سپورٹ نہیں رہا۔

ہر طرف سے بے سہارا ہو گئی ہے۔

تو اسے اپنی زندگی خاموشی سے گزارنی چاہیے تھی۔

مگر نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری بہن کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔

وہ مجھ سے۔۔۔۔۔ہادی رائے زادہ سے الجھنے کے خواب دیکھنے لگی تھی۔

مجھے فون کر کے بولا کہ وہ پولیس میں میری رپورٹ کرے گی اسکی عزت میں نے تباہ کی۔

تو میری عزت وہ تباہ کرے گی۔

اگر میں اسکا کچھ بگاڑ سکتا ہوں تو بگاڑ لوں۔

مجھے چیلنج کیا اور ماری گئی۔۔

ہاہاہاہا۔جانتی ہو تمہاری بہن کیسے مری۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوا۔

وفا نے زخمی نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

اسکے فون کرنے کے بعد میں واپس آیا۔

اس سے جھوٹی معافی مانگی۔

اور،اور اُسے اسکا فیورٹ زنگر بر گر کھلایا۔

جانتی ہو اُس بر گر میں کیا تھا۔

وفا سے سوال کرتا وہ تھوڑا اسکی طرف جھکا۔

مگر وفا خاموشی سے بس اسکے اِس حیوانوں والے روپ کو دیکھ رہی تھی۔

اُسمیں زہر تھا وفا بی بی۔

جسے تمہاری بہن نے دوبارہ میرے جھانسے میں آکر کھالیا تھا۔سلو پوائزن -

Posted On Kitab Nagri

ایک ایسا زہر میں نے تمہاری بہن کو دیا۔

جس سے وہ آہستہ آہستہ تل تل کر کے مرنے لگی۔

آخر کار ہادی رائے زادہ کو چیلنج کرنے کی سزا تو بھگتنی تھی۔تڑپ تڑپ کر مرنے کے لیے میں اُسے اس گھر میں چھوڑ گیا۔

ہاں وفا رائے زادہ یہی گھر۔۔۔۔

اس گھر میں تمہاری بہن کی موت ہوئی۔

اس فرش پر وہ پڑی سسک رہی تھی۔

اور جاتے جاتے میں نے پیٹرول چھڑک کر اِس گھر کو آگ لگا دی۔

اب دیکھو اس گھر کو۔

اِس گھر کے کسی کونے سے ایسا نہیں لگتا کہ یہاں کبھی آگ بھی لگی ہو گی۔

وفا نے اُس گھر کو چاروں اطراف سے دیکھا۔

واقعی اس گھر کا کوئی کونہ ایسا نہ تھا۔

جو یہاں گزری قیامت کا ثبوت دے۔

پولیس آئی اور کچھ نہ کر پائی۔

کیونکہ پولیس بھی ہادی رائے زادہ کے تلوے چاٹتی ہے۔

وہ مغرور انداز میں ہنکارا۔

میری پہنچ کا اندازہ ابھی تمہیں نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے اپنے بھای کے دوست۔

یاد ہے تمہارے شوہر کا وہ لاڈلا دوست -

جس سے ملنے تم دونوں اسکے گھر گئے تھے۔

اسکی بہن کو بھی بالکل تمہاری بہن کی طرح مارا تھا۔

وہ لمحہ بہ لمحہ ہر راز سے پردہ اٹھا رہا تھا۔

اپنی بہن کے نام پر ہاشم نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔

بنا کسی محنت کے آج اُسے صرف وفا کی بدولت اپنی بہن کے قاتل کا پتہ چل گیا تھا۔

وہ سالی بھی بہت نخرے دکھاتی تھی۔

مائزہ کو باتوں میں لے کر میں نے بہت کوشش کی کہ وہ میری ہو جائے۔

مگر وہ بہت شاطر نکلی۔

اپنے بھائی کو میرے بارے میں بتانے کی دھمکی دینے لگی۔

میری عزت کی دھجیاں اڑانے کی دھمکی دینے لگی۔

اور اسکا بھی وہی انجام ہوا جو تمہاری بہن کا ہوا۔

اسے بھی میں نے یوز کیا اور مار دیا۔

نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

جب ہم لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے وہ ہاشم پولیس افسر ہونے کے باوجود میرے بارے میں پتہ نہیں لگا سکا۔

حیرت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے میرے بارے میں پتہ لگالیا۔

اسمارٹ گرل۔۔۔۔۔۔

اس نے نظروں ہی نظروں میں وفا کو داد دی۔

ویسے جو کام پولیس کے بس سے باہر ہو گیا۔

وہ تم نے کیسے انجام دیا۔

اسکے حیرت زدہ سوال پر وفا پراسرار سا مسکرائی۔

جب تم میری بہن کو یہاں مرتا چھوڑ گئے تھے۔

اس وقت یہاں کچھ ایسا تھا۔

جس میں میری بہن نے تمہارے ظلم کی ہر داستان رقم کر ڈالی تھی۔

میری بہن کو ہمیشہ سے ہی ڈائری لکھنے کی عادت تھی۔

اور اُس آخری وقت میں بھی انہوں نے وہ سب کچھ ڈائری میں قید کر ڈالا جو تم نے ان کے ساتھ کیا تھا۔

پولیس کو ان کی وہ ڈائری ثبوت کے طور پر ملی۔

مگر پولیس کو بھی شاید تم لوگ اپنی جیب میں رکھتے ہو۔

اسی لیے پولیس نے اس ڈائری کو کھول کر دیکھنا تک گوارہ نہ کیا۔

مگر ایک دن مجھے بابا اور آپی کی بہت یاد آئی۔

اسی لیے مما سے چوری چھپے میں ان کے کمرے میں گئی۔

اور وہاں میرے ہاتھ آپی کی وہ ڈائری لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تب مجھے پتہ چلا آپی نے کوئی خودکشی نہیں کی تھی۔

اس دن سے لے کر اب تک تم میرے ٹارگٹ رہے ہادی رائے زادہ۔

اپنی ماں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر میں نے تم سے جھوٹا عشق لڑایا۔

ہر خطرہ اٹھایا۔

تمہارے بھائی کی بیوی ہونے کے باوجود ان کو دھوکہ دے کر تمہارے ساتھ آئی۔

اور دیکھو آج تم میرے سامنے اپنے اصلی چہرے کے ساتھ کھڑے ہو۔

وہ جس دیدہ دلیری سے اپنا کارنامہ بتا رہی تھی۔

ہادی اتنی ہی زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا۔

بیوقوف۔۔۔۔حد ہے۔

تم تو اپنی بہن سے بھی زیادہ بیوقوف نکلی۔

ایک کمزور عورت ہو کر تم مجھے مارنے کی باتیں کر رہی ہو۔

میں اب تمہارا بھی وہی حشر کروں گا۔

جو تمہاری بہن کا کیا تھا۔

وہ غضب ناک ہوا۔

اسکی دھمکی پر ہاشم یکدم الرٹ ہو گیا۔

ویڈیو سیو کر کے موبائیل پاکٹ میں رکھا۔

اور خود گن نکال کر اُس پر گرفت مضبوط کی۔

Posted On Kitab Nagri

اگراس نے وفا کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی۔

توآج یہ ہادی رائے زادہ اسکے ہاتھوں جان گنوا بیٹھے گا۔

آخر کار مرنا تو اسے اسی کے ہاتھوں ہے۔

اپنی بہن کی موت کے وقت وہ یہ قسم کھا چکا تھا۔

اسکے قاتل کو اسکے انجام تک وہی پہنچائے گا۔

وفا کی طنزیہ ہنسی پر ہادی حیران رہ گیا۔

عجب لڑکی تھی۔

موت کے سامنے بھی ہنس رہی تھی۔

بیوقوف کون ہے ہادی رائے زادہ۔

یہ تو صاف نظر آرہا ہے۔

کتنی دیر سے تم صرف بول رہے ہو "کچھ کر نہیں رہے" جاتے ہو کیوں؟؟

اب وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال گو تھی۔

کیونکہ تمہارے وجود میں اب کچھ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی۔یہ جو تم گرج گرج کر دھاڑ رہے ہو۔

کچھ دیر میں تمہاری یہ گرج بھی بند ہو جائے گی۔

کیونکہ۔۔۔۔۔

وہ کچھ توقف کیلئے رکی۔

کیونکہ میں نے بھی تمہیں وہیں زہر کھلا دیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جو تم نے میری بہن کو کھلایا تھا۔

وفا کے انکشاف پر جہاں ہادی کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔وہیں ہاشم بھی مارے حیرت کے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

اب تم بھی ویسے ہی تڑپ تڑپ کر مرو گے۔

جیسے میری بہن مری تھی۔

اور یہ نظارہ میں اپنی آنکھوں کے ذریعے بڑی فرصت سے یہاں بیٹھ کر دیکھوں گی۔

ایک سائیڈ سے چیئر کھسکا کر وہ کچھ دوری کے فاصلے پر پُر سکون ہو کر بیٹھ گئی۔

مارے گھبراہٹ کے ہادی نے مدد طلب نظروں سے اِدھر اُدھر کچھ ٹٹولنا چاہا۔

کچھ دوری پر بنے کچن میں اسے نمک کا خیال آیا۔

نمک والا پانی بنا کر پینے سے اسے الٹی آئے گی اور سارا زہر باہر نکل جائے گا۔

اس سوچ کے چلتے وہ کچن کی طرف بڑھنے لگا۔

مگر ایک قدم اٹھا کر رکھنے سے پہلے ہی وہ لڑکھڑا کر دھڑام سے فرش پر جا گرا۔

زمین پر چت لیٹا وہ بے بسی و لاچاری سے کچن کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ٹانگوں بے جان سی ہو گئیں تھیں۔

پورا وجود پسینے سے تر بتر ہو گیا تھا۔

ہاتھوں میں لرزاہٹ اور وجود میں کپکپی بڑھتی جا رہی تھی۔

وفا بے تاثر چہرہ لیے یک ٹک اسکی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج اسے تکلیف میں دیکھ کر دل کو ایک عجیب سا سکون ہوا تھا۔اس انسان کی وجہ سے اسکے دودو اپنے اِس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

اور بھی نا جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ اس درندے نے یہ سب کیا تھا۔

نا جانے کتنی بیٹیوں کے ماں، باپ، بھائی، یہ صدمہ برداشت نہ کرتے ہوئے زندگی کی بازی ہار گئے ہونگے۔

اگر تم مجھے مار دو گی۔

تو التمش بھائی تم سے نفرت کریں گے۔

بے انتہا نفرت، ابھی تک شاید تم نے ان کی محبت دیکھی ہے۔لیکن جس دن تم ان کی نفرت کا سامنہ کرو گی اُس دن تمہارا دل خود کو مٹانے کا کرنے لگے گا۔

اس لیے بہتر یہی ہو گا کہ تم مجھے بچاؤ۔

ورنہ تمہارے ہاتھ کچھ نہیں بچے گا۔

بھائی کی نفرت کے ساتھ ساری زندگی جیل میں سڑو گی۔

اور دنیا کا کوئی قانون، کوئی وکیل، کوئی جج تمہیں رہائی نہیں دلوا پائے گا۔

آخری وقت میں بھی وہ اسے ٹریپ کرنے لگا۔

شاید ایمو شنل ہو کر وہ اسکی مدد کرے۔

ورنہ واقعی آج اسکی موت آگئی تھی۔

ہاشم کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔

وہ جواب ایک طرف سکون سے کھڑا ہادی رائے زادہ کی موت کا نظارہ لائیو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آخری وقت میں بھی اسکے شاطرانہ دماغ کی چال پر الرٹ ہو گیا۔کہیں جذبات میں بہہ کر وفا اسکی مدد کر کے جان نہ بچالے۔

آخر کار وہ بھی تو ایک لڑکی ہے۔

اور کوئی لڑکی محبت کرنے والا شوہر،ماں باپ،سب سے بڑھ کر آزادی چھوڑ کر ساری زندگی جیل میں گزانا نہیں پسند کرے گی۔

معافی مانگو مجھ سے ؟؟؟

وفا کے سرد لہجے میں کی گئی فرمائش پر وہ حیران رہ گیا۔

اسے تو یہی امید تھی کہ اب وہ کسی بھی وقت اٹھ کر اسکی مدد کرے گی۔

مگر وہ تو کچھ اور ہی فرمائش لے کر بیٹھی تھی۔

کیا ہوا۔

تم پاگل ہو گیا۔

میری مدد کرو۔

اور میں نے کہا معافی مانگو۔

گڑگڑاؤ ایک ایک سانس کے لیے۔

وہ طیش میں آگئی۔

ہاشم نے حیرت سے وفا کے چہرے کی طرف دیکھا۔

جہاں ایک عجیب سی چمک ابھری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہادی کو تڑپتا دیکھ جیسے اسے اندر تک سکون مل رہا ہو۔

اسکا تجربہ کہہ رہا تھا۔

چاہے کوئی کتنے ہی مضبوط دل کی مالک لڑکی ہو۔

مگر وہ اس طرح کسی انسان کو تڑپتا دیکھ اسقدر خوش نہیں ہو سکتی۔کیا یہ لڑکی نارمل ہے۔

وفا کی حالت دیکھ اسے شبہ گزرا۔

نہیں مانگوں گا معافی۔

آخری وقت میں بھی وہ وفا کو تپا گیا۔

مگر وہ تپنے کے بجائے پر سکون ہو کر دوبارہ چیئر پر جا بیٹھی۔

کچھ وقت یونہی گزر گیا۔

ہادی رائے زادہ اپنی ضد پر اڑا زمین پر پڑے پڑے کراہتا رہا۔بہت درد ہو رہا ہے۔

اسے تڑپتا دیکھ دیدنی مسکراہٹ لیے وہ اسکے قریب آئی۔

وہ زمین پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔

آہستہ آہستہ زہر خون میں تحلیل ہو کر دھیرے دھیرے اسے اندر سے ختم کر رہا تھا۔

مگر وفا کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسکے تڑپنے کو بہت انجوائے کر رہی ہو-

ہیلپ -

فرش پر گرا ہادی رائے زادہ درد سے کراہا۔

مگر وفا قہقہہ لگا کر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔

بالکل ایسے ہی۔۔۔۔ایسے ہی کراہو۔

ایسے ہی چیخو۔مم۔۔۔۔مجھے بہت سکون مل رہا ہے۔

زندگی اور موت کے درمیان جوجھتے انسان سے اسطرح کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے وہ بالکل کوئی پاگل لگ رہی تھی۔

کچھ پل وہ اس کے دوبارہ کراہنے کا انتظار کرتی رہی۔

مگر وہ صرف گہرے گہرے سانس لے کر شاید خود کو کچھ دیر اور زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ت بھی وہ طیش میں اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔

ایک طرف رکھا بیلٹ اٹھا کر اسکا ایک سرا ہاتھ پر لپیٹا۔

اسی بیلٹ سے اسکے ادھ مرے وجود پر پے در پے کئی وار کرتے ہوئے زور زور سے چّلانے لگی۔

میں نے کہا چیخو، چلاؤ،

مجھ سے اپنی ایک ایک سانس کی بھیک مانگو۔۔۔

تاکہ تمہاری کراہیں۔فریادیں، معافیاں، میری بہن اور باپ کے کانوں کو سنائی دیں۔

اور ان کی روح کو سکون پہنچے۔

انہیں پتہ چل جائے ان کی ایک بیٹی کو تکلیف سے دوچار کرنے والے کا انکی دوسری بیٹی نے کیا حال کر دیا ہے۔

تمہاری چیخ ہر اس لڑکی کے کانوں تک پہنچنی چاہیے۔

جن جن کو تم نے اپنی حیوانیت کا نشانہ بنایا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مسلسل چیختے ہوئے وہ دیوانہ وار اسے بیلٹ سے مار رہی تھی۔

اور جہاں ہادی رائے زادہ کی چیخوں سے پورا گھر گونج رہا تھا۔وہیں یہ چیخیں ہاشم کے اندر سکون کی لہریں دوڑا گئیں۔

آج سچ میں شاید انصاف کا دن تھا۔

اور یہ انصاف کسی قانون نے نہیں کیا تھا۔

بلکہ یہ انصاف ایک بہن ایک بیٹی نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر کیا تھا۔

فون وائبریٹ ہونے پر وہ اُس جگہ سے ہٹ کر کچھ دوری کے فاصلے پر چلا گیا۔

التمش رائے زادہ۔۔۔۔

صبح سے وہ خود اسے کال کر رہا تھا۔

مگر اب جب اس نے خود کال کی تھی۔

وہ اٹھانے سے پہلے دو بار سوچ رہا تھا۔

لیکن کال تو اٹھانی تھی۔

اور وفا کی یہاں موجودگی سے بھی آگاہ کرنا تھا۔

کچھ بھی ہو جائے وہ اسطرح وفا کو فلحال پولیس کے حوالے کروانے کے حق میں نہ تھا۔

سو کال اٹھا کر التمش کو اُس جگہ کا پتہ بتا کر وہ خاموشی سے ہادی رائے زادہ کی حالت دیکھنے لگا۔

مگر اب اسے ہادی رائے زادہ کی موت کے ساتھ ساتھ وفا کا مستقبل اندھیروں کی زد میں نظر آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کار اس نے پورے ہوش و حواس میں قتل کیا تھا۔

جس کی سزا شاید التمش رائے زادہ اسے دلوا کر رہے گا۔

مجھے ان کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔

مگر کیا؟؟؟؟؟

اس کا ضمیر اسے لعنت ملامت کرنے لگا۔

اگرچہ وفا نے اس کی آنکھوں کے سامنے یہ قتل کیا تھا مگر پھر بھی انسانیت کے بھیس میں چھپا درندہ اگر مر گیا تھا۔

تو اس میں بھلا کیا حرج تھا۔

وہ خود بھی تو اسی ارادے کو دل میں رکھ کر پولیس میں آیا تھا۔آج اگر اسکا بدلہ وفا کے ذریعے مکمل ہوا ہے تو اس کا بھی کچھ فرض بنتا ہے۔

کچھ سوچ کر وہ گھر کی پچھلی سائیڈ گیا۔

وہاں کی دیوار سے چھلانگ لگا کر گھر میں داخل ہوا۔

یہاں بجلی کا کوئی خاص نظام تو نہ تھا مگر کہیں دور کھمبے سے آتی مین تار میں ایک کنکشن لگا تھا۔

جو یقیناً غیر قانونی طریقے سے لگایا گیا تھا۔

کچھ سوچ کر وہ اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔

وہاں سے اپنے گلوز اور کچھ ضروری سامان لے کر وہ دوبارہ اسی جگہ آن کھڑا ہوا۔

وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔

یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اسوقت اسکے ذہن پر ایک ہی سوچ سوار تھی کہ وفا کو وہ کسی طور سزا نہیں ہونے دے گا۔

وہ معصوم ہے۔

اس نے جو کچھ بھی کیا۔

اپنی بہن اور باپ کی موت کا بدلہ لینے کے لیے کیا۔

مگر اس کا یہ بدلہ کتنے دلوں پر ٹھنڈی پھوار بن کر برسا ہے۔

یہ شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

مین تار سے کنیکٹ یہ تار شاید ہادی کے گھر میں ہی جا رہی تھی۔ قانون کو جیب میں رکھنے والا شاید یہاں بھی قانون توڑ رہا تھا۔ہادی کے گھر میں داخل ہو کر وہ اس تار کو فالو کرنے لگا۔

آخر یہ کنکشن کہاں جا رہا ہے۔

کچھ دور جا کر ایک خستہ حالت بجلی کے بورڈ میں ان تاروں کا کنکشن جڑا تھا۔

ایک جھٹکے سے کھینچ کر اس نے تار کو بورڈ سے باہر نکالا۔

یکدم بورڈ سے آگ کے کئی شرارے نکلے اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

موبائیل کی ٹارچ جلا کر اس نے کرنٹ سے بھری تار کو ٹٹولا۔

یہ مغرب سے عشاء کے درمیان کا وقت تھا۔

ہر سو تیزی سے اندھیرا پھیل رہا تھا۔

التمش کسی بھی وقت یہاں آ سکتا تھا۔

ٹائم کم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے جو بھی کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔

گلوز چڑھا کر احتیاط سے تار اٹھائی اور بنا کسی آہٹ کے آہستہ آہستہ چلتا وہ اس جگہ آیا۔

جہاں وفا اور ہادی رائے زادہ موجود تھے۔

کچھ وقت پہلے وہ شیرنی بنی ہوئی تھی۔

مگر اب ہر سو اندھیرا محسوس کر کر گھبرا کر بے چینی سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

کچھ سوچ کر تار کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے لائٹر نکال کر کھڑکی کے پردے کو آگ لگا دی۔

اور خود برق رفتاری سے ستون کے پیچھے جا چھپا۔

آہستہ آہستہ آگ نے زور پکڑا۔

اور وہ ایک پردے سے دوسرے پردے میں پھیلتی گئی۔

ہادی اور وفا کو بھی آگ کی روشنی نے اپنی طرف متوجہ کیا۔جہاں آگ کو دیکھ ہادی کی آنکھوں میں خوف ہلکورے کھانے لگا۔وہیں وفا کا بھی گھبراہٹ کے مارے برا حال ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے آگ سے ویسے بھی ڈر لگتا تھا۔

آگ لگنے سے پہلے تک اسے کچھ امید تھی کہ شاید وفا اسے بچا لے۔

مگر اب وہ امید بھی جاتی رہی۔

آج صحیح معنی میں اسے اپنے گناہ یاد آ رہے تھے۔

شاید یہی اسکے گناہوں کی سزا تھی۔

جس آگ میں اس نے معصوم لڑکیوں کو جلا کر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا انجام بھی ویسا ہی ہونا تھا۔

آگ اب پھیل کر تیزی سے بڑھنے لگی۔

وفا کے قدم آہستہ آہستہ پیچھے مڑنے لگے۔

مگر ہادی تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔

بچاؤ۔۔۔

کوئی تو میری مدد کرو۔

وہ پوری قوت مجتمع کر کے دہاڑا۔

اسی وقت ہاشم نے کرنٹ سے بھری ننگی تار سیدھا ہادی رائے زادہ پر پھینکی۔

جو کہ سیدھا جا کر اسکے پیٹ پر ٹھہر گئی۔

اس کے بعد ہادی کے حلق سے ایک آواز نہ نکلی۔

مین تار سے آتا کئی ہزار واٹ کا کرنٹ جب ہادی رائے زادہ کی باڈی میں اترا۔

تو اسکی جان نکلنے میں ایک منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں لگا۔

پورا وجود سفید ہو گیا تھا۔

جیسے کسی نے خون کی بوند بوند نکال لی ہو۔

پہلی بار اسکی حالت دیکھ کر وفا کی چیخ نکل گئی۔

ہاشم نے تیزی سے آگ میں جلتا ایک پردہ کھینچ کر ہادی پر گرایا۔وفا گھبرا کر باہر کی سمت بھاگی۔

مگر سامنے موجود انسان کو دیکھ اسکے قدم وہیں تھم گئے۔

Posted On Kitab Nagri

لمحوں کا کھیل تھا۔

اور ہادی رائے زادہ کے وجود کو آگ نے اتنی جلدی پکڑا جیسے اس پر کسی نے پیٹرول کا چھڑکاؤ کیا ہو۔

شاید یہ بھی قدرت کا انصاف اور کرشمہ تھا۔

التمش۔۔۔۔۔

اپنے سامنے کھڑے التمش کو دیکھ اسکی آنکھیں نم ہوئیں مگر اگلے ہی پل کانوں کے قریب ہادی رائے زادہ کا جملہ گونجا۔

بھائی نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔

دل کے تمام احساسات وجذبات بدلے کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔

اب باقی شاید کچھ باقی نہ بچا تھا۔

کسی ہارے جواہری کی طرح وہ وہیں ساکت وجامد کھڑی رہی۔

التمش بھی اسے اگنور کر آگ کی طرف بڑھا۔

جہاں اس نے ہادی کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔

وفا کی رہی سہی ہمت توڑنے کے لیے اس کا بس اتنا سا اگنور کرنا ہی کافی تھا۔

ہادی۔۔۔۔۔ہادی۔۔۔۔۔

وہ اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

مگر آگ اسقدر پھیل گئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا۔اسوقت ہاشم بھی باہر نکل آیا۔

ہاشم کو وہاں موجود دیکھ وفا کو ششدرہ رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ یہاں کب سے موجود ہیں۔

کیا انہوں نے سب کچھ سن اور دیکھ لیا ہے۔

من میں پہلا سوال یہی ابھرا۔

مگر اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

اگر وہ اِس قتل کا چشم دید گواہ بن بھی گیا تھا۔

تب بھی افسوس کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔

جس دن اس نے اپنے پلان کو انجام دینے کیلئے قدم بڑھائے تھے۔

اپنے انجام سے وہ اسی دن واقف تھی۔

سو خاموشی سے یہ سارا تماشہ دیکھتی رہی۔

وہ دیوانہ وار چیخ رہا تھا۔

اپنے بھائی کو بچانے کے لیے بار بار ہاشم سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ خود بھی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

مگر یہاں ایسا کچھ نہ تھا جس کی مدد سے اتنی زیادہ آگ پر قابو پایا جاسکے۔

زندگی میں پہلی بار التمش رائے زادہ کو اپنا آپ بے بس محسوس ہوا۔

مگر وفا کو یہ منظر دیکھ سکون آنے لگا۔

ایک دن اسکے ماں باپ بھی اپنی بیٹی کی درد بھری آوازیں سن کر یونہی تڑپ رہے تھے۔

ان کی مدد کرنے کوئی نہیں آیا۔

اور ہادی رائے زادہ کے پاس مدد کرنے والا ہونے کے باوجود چاہ کر بھی اسکی مدد نہیں کر سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شدید بے بسی کے احساس سے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔

بس کر یار۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

ہاشم نے التمش کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

آنکھوں میں اشک لیے ایک نظر ہاشم کی طرف دیکھ وہ شدید طیش کی حالت میں وفا کی جانب بڑھا۔

تم نے مارا ہے میرے بھائی کو۔

وہ پوری قوت سے دہاڑا۔

وفا کا دل اسکی دہاڑ پر دہل کے رہ گیا۔

ہاشم اس کو اسقدر طیش میں دیکھ کر تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔

التمش رک جاؤ۔

وہ تیزی سے اسکے سامنے آیا۔

ہاشم میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

میں اس بے وفا قاتل لڑکی کو آج جان مار دوں گا۔

اِسے کسی رشتے کا پاس نہیں ہے۔

ہاشم سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش میں وہ وفا پر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے لگا۔

آخر کار ہاشم کو ایک طرف دھکیل وہ دوبارہ وفا کی جانب بڑھا۔

شدید غصے میں آکر ہاتھ ہوا میں بلند کر اسکا منہ توڑ دینا چاہا۔

مگر اسکی آنکھوں میں دکھ بھرے اشک دیکھ اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔

وہ خاموشی سے اپنی جگہ کھڑی رہی۔

ایک نظر التمش کے ہوا میں بلند ہاتھ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

زخمی مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا۔

آنکھوں سے تکلیف کے دو آنسو نکل رخساروں پر پھیل گئے۔التمش ضبط سے آنکھیں میچ کر دونوں ہاتھوں کی مضبوط مٹھیاں بنائے دو قدموں میں ہاشم کے سامنے آیا۔

اسے میری نظروں کے سامنے سے لے جاؤ۔

گرفتار کرواِسے ابھی کے ابھی۔۔۔

گرفتار؟

مگر کیوں؟؟؟

ہاشم نے حیرت کی انتہا کر ڈالی۔

یہ تم پوچھ رہے ہو۔

تم جانتے ہو۔

یہ ہادی کے ساتھ یہاں بھاگ کر آئی تھی۔

اور اسکے سوا یہ کون کر سکتا ہے۔

ہادی جل رہا تھا۔

اور اسکے چہرے پر افسوس کی ایک لکیر بھی رقم نہ تھی۔

تو اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ قتل اس نے کیا ہے۔

تو اسکے سوا کون کرے گا یہ سب؟؟؟

یہ میرے معصوم بھائی کی مجرم ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ابھی کے ابھی گرفتار کر کے میری نظروں کے سامنے سے لے جاؤ۔

ورنہ التمش رائے زادہ کا خون کھول جائے گا۔

اور اگر میرا خون کھولا۔

تو میرے ہاتھوں کچھ غلط ہو جائے گا۔

وہ ضبط سے گویا ہوا۔

آج واقعی شاید اسکی برداشت کا امتحان تھا۔

پہلے اسکی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی۔

پھر معلوم ہوا کہ اسکی بیوی کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اسکے اپنے بھائی کے ساتھ بھاگی ہے۔

اور اب۔۔۔۔

اب اسکا بھائی اس دنیا سے جا چکا تھا۔

وہ کیا کرے، اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

نہیں التمش ابھی تم سچائی سے بہت دور ہو۔

میں بھابھی کو گرفتار نہیں کروں گا۔

میں انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آرہا ہوں۔

تم ایمبولنس کو فون کر دو۔

بنا التمش کی کوئی بات سنے وہ وفا کو اپنے ساتھ آنے کا بول کر خود باہر کی سمت بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وفا نے ایک آخری آس بھری نظر لیے التمش کی طرف دیکھا۔شاید وہ ایک بار اسکی طرف تسلی بخش نظروں سے دیکھے۔

مگر اب شاید یہ ناممکن تھا۔

وفا کو اسکی ماں کے گھر چھوڑ کر اس نے خود روشن ولاء کی طرف رخ کر لیا۔

وہ اچھے سے جانتا تھا۔

آج روشن ولاء میں طوفان آگیا ہو گا۔

اور اس طوفان میں دانین نے میڈیا اور پولیس کو ہلا کر رکھ دیا ہو گا۔

وہ اپنے بیٹے کی موت پر خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔اس نے بہت سوچ سمجھ کر اسوقت وہ سارا پلان بنا کر اسے انجام دیا تھا۔

وفا کو بچانے کے لیے جو چال چلی تھی۔

ناجانے وہ کامیاب ہو گی بھی یا نہیں۔

مگر وہ اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرنا چاہتا تھا۔

اگر وہ پولیس والا بن کر اپنی بہن کے قاتل کو ڈھونڈھنے میں ناکامیاب رہا تھا۔

تو کم از کم یہ پولیس کی وردی وفا کو بچانے کے کام تو آنی چاہیے تھی۔

❤❤❤

وہ ویران اجڑی حالت لیے گھر میں داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

مریم نے حیرت سے اپنی بیٹی کی حالت کو دیکھا۔

ایک پل کے لیے تو ان کا بھی دل دہل اٹھا۔

اسکی یہ حالت کسی انہونی کا پتہ دے رہی تھی۔

مگر پھر بھی خود پر سنجیدگی کا خول چڑھا کر وہ اسکی طرف بڑھیں۔

تم اکیلی کیوں آیا ہو؟

التمش کہاں ہے؟

اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟

شادی کے بعد لڑکیاں ایسی حالت بنا کر نہیں رکھتی۔

کیا تمہیں اب یہ بھی بتانا پڑے گا۔

ان کا سخت لہجہ بھی وفا پر کوئی اثر نہ چھوڑ سکا۔

خالی خالی نظروں سے اس نے اپنی ماں کے جذبات سے عاری چہرے کی طرف دیکھا۔

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی۔

اتار دیجیئے خود پر سے یہ سنجیدگی کا لبادہ۔۔۔۔

بند کریں یہ نفرت کا ڈھونگ ---

مسکرائیں، جشن منائیں۔

مار آئی ہوں میں اس شخص کو-

میں نے اُس درندے کو موت کے گھاٹ اتار دیا-

Posted On Kitab Nagri

جس نے ہم سب کی خوشیوں بھری زندگیوں کو گرہن لگا دیا تھا۔

مم۔۔۔۔۔مار۔۔۔۔مار دیا۔

یہ کیا فضولیات بک رہی ہو تم۔

ہوش میں تو ہو کیا بکواس کر رہی ہو۔

کس کو مارنے کی بات کر رہی ہو۔

مریم کے دل کو کسی نے مٹھی میں لیا۔

آج نا جانے کونسی قیامت ٹوٹنے والی تھی۔

اُس کو۔۔۔۔۔

جس نے آپی کو ہم سب سے دور کیا۔

جس نے آپی کو جلا کر مارا۔

جس کی وجہ سے بابا۔۔۔۔۔

میرے بابا ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

جس کی وجہ سے آپ ایسی ہو گئیں۔

جس کی وجہ سے میں اپنے ہی گھر میں مجرم، شک کا وجود ٹھہری۔

جس کی وجہ سے میری زندگی کا ہر رنگ چلا گیا۔

میں اُس انسان کو ویسی ہی موت دے کر آ رہی ہوں۔

وہ ویسے ہی سسک رہا تھا جیسے آپی،

Posted On Kitab Nagri

اسکی تڑپ بھی ویسی تھی۔

اور اسکی موت بھی ویسی ہی ہوئی جیسی ہونی چاہیے تھی۔

کک۔۔۔کون؟

کسی کی بات کر رہی ہو تم؟

وہ بھونچکارہ گئیں۔

آج سے آٹھ سال پہلے صفدر کی بات اسکے کانوں میں گونجی۔

)میں جانتا ہوں مریم ہماری بیٹی نے غلطی کی ہے۔

مگر میں اتنا بھی جانتا ہوں۔

وہ کبھی بھی خودکشی نہیں کرے گی۔

ہم نے اپنی بیٹیوں کو اتنا کمزور نہیں بنایا کہ وہ زمانے کے سرد و گرم سے گھبرا کر خود کی زندگی کو خراب کرلیں۔

ضرور یہ کام اس انسان کا ہے۔

جس کے ساتھ ہماری بیٹی گھر چھوڑ کر گئی تھی۔(

اسوقت اسنے صفدر کی باتوں کو وہم مان کر ٹال دیا تھا۔

مگر آج سالوں پہلے صفدر کا شک صحیح ثابت ہوا۔

ان کی بیٹی کا قتل ہوا تھا۔

کون تھا وہ؟؟؟

وہ چیخ اٹھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ہادی رائے زادہ۔

یاد ہے۔۔

جب میں آپ کو اپنی پسند کے لڑکے سے شادی کرنے کیلیئے منانے آئی تھی۔

جانتی ہیں وہ لڑکا کون تھا؟؟

ایک نظر مریم کے فق چہرے کی طرف دیکھ وہ خود ہی بول اٹھی۔

وہ ہادی تھا؟؟

میں نے سوچا تھا۔

اس سے شادی کرکے پہلی ہی رات اُسے جان سے ماردوں گی۔

مگر۔۔۔۔۔۔

آپ نے تو۔۔۔۔۔۔

میری شادی التمش سے کروادی ماں-

التمش کے نام پر اسکے لہجے میں صدیوں کی تھکان اتر آئی۔

وہ بہت اچھا تھا۔

میرا خیال بہت خیال رکھتا تھا۔

میں نے اس سے بہت بار بولا کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی۔کیونکہ میں جانتی تھی۔

میری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔

پھر بھی انہوں نے کبھی مجھ سے برا سلوک نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

التمش بول رہے تھے کہ انہوں نے مجھ سے شادی صرف میرے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے کیلئے کی ہے۔

مگر میں مسکرانہ سکی.....

کیونکہ آپی اور بابا کے ساتھ یہ مسکراہٹ چلی گئی۔

لیکن آج۔۔۔

اس درندے کو مارنے کے بعد میں بھی میں بہت بے سکون ہوں۔

کیونکہ التمش۔۔۔

التمش نے مجھے طلاق دے دی۔

کب سے حلق میں اٹکا آنسوؤں کا گولا درد بن کر آہوں کی شکل اختیار کر گیا۔

مریم کو لگا اسکے وجود سے کسی نے جان نکال لی ہو۔

انکی آج بیٹی تو پہلے ہی اس دنیا سے جا چکی تھی۔

کیا اب یہ بھی انہیں چھوڑ کر چلی جائے گی؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوہ میرے خدا۔۔۔۔

یہ یہ تم نے کیا کر دیا۔

مم۔۔۔ مجھ سے ایک بار بات تو کر لیتی۔

مریم کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

وہ جو کارنامہ سرانجام دے کر آرہی تھی۔

اسکے بعد ان کا دل بری طرح دہل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بات کرنے کا وقت چلا گیا تھا۔

صرف کام کرنے کا وقت تھا۔

بدلہ لینے کا وقت تھا۔اور جو میں نے لے لیا۔

اب انجام کی پرواہ کس کو ہے۔

کچھ بھی نہیں بچا میرے پاس۔

وہ پاگلوں کی طرح زمین پر بیٹھے بیٹھے،تھکے ہارے انداز میں گویا ہوئی۔

مریم کا دل اسکی حالت پر کرلایا۔

پاگل ہو گئی ہو۔

جانتی بھی ہو۔

وہ رائے زادہ کتنے پاگل ہو جائیں گے اب۔

تمہیں جیل بھجوادیں گے۔

اور شاید میں اپنی تمام تر کوششوں کے بعد بھی تمہیں نہ بچا سکوں۔

مریم نے جھنجھلا کر اسے معاملے کی سنگینی کا احساس دلانے کی کوشش کی۔

مگر وفا کو شاید کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

وہ تو بس خاموشی سے فرش کو گھورنے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔

میں کیا کروں۔

تمہیں کہاں چھپاؤں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رائے زادہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔

مارے بے بسی کے مریم بھی اسکے پاس فرش پر بیٹھ کر رودی۔ایک ہی سہارا، جینے کی وجہ بچی تھی اس دنیا میں۔

مگر آج وہ جو کارنامہ کر کے آئی تھی۔

اسکے بعد مریم کو ایسا لگ رہا تھا۔

جیسے انہوں نے اپنی اِس بیٹی کو بھی کھو دیا ہو۔

میں کیا کروں۔

تمہیں کہاں چھپاؤں۔

وہ لوگ تمہیں ڈھونڈھ لیں گے۔

مجھ سے چھین لیں گے۔

مم۔۔۔مار دیں گے تمہیں بھی۔

یہ تم نے کیا کر دیا۔

مریم کی حالت غیر ہونے لگی۔

تت۔۔۔تم میرے ساتھ چلو۔

میں تمہیں کہیں چھپا دیتی ہوں۔

جہاں وہ لوگ تم تک نہ پہنچ سکیں۔

اس نے پورے گھر میں نظریں دوڑا کر وفا کو چھپانے کی خاطر کوئی جگہ تلاش کرنا چاہی۔

جبکہ وہ خاموش بیٹھی خالی خالی نظروں سے اپنی ماں کے فکر مند چہرے کو تکے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج وہ اس کی فکر میں ہلکان ہو رہیں تھیں۔

جبکہ اسے انکی اس فکر کی بہت پہلے ضرورت تھی۔

جب وہ چھوٹی تھی۔

جب لوگ اسے باتیں سناتے تھے۔

جب وہ خود اپنی ہی اولاد پر شک کرتی تھی۔

آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جذبات سے عاری اور سپاٹ لہجہ،

مریم کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

کیوں نہ کروں تمہاری فکر،

ماں ہوں میں تمہاری، اور ہر ماں کو اپنی اولاد کی پرواہ ہوتی ہی ہے۔

آج یہ کلمات کہتے ہوئے نہ جانے کیوں مریم کا لہجہ کپکپایا۔

تو یہ فکر اس وقت کہاں تھی۔

جب آپ نے مجھ پر دنیا کی ہر خوشی گناہ، اور یہ زمین تنگ کر دی تھی۔

کیا اس وقت آپ کو یاد تھا کہ میں آپ ہی کی بیٹی ہوں۔

وفا کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو امڈ آئے۔

تم جانتی ہو۔ میں نے سب کچھ کیوں کیا۔

دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک کے پیتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رائمہ نے جو کچھ بھی کیا اسکے بعد میں ڈر گئی تھی۔

مریم بے بسی سے گویا ہوئی۔۔

تو وہ سب رائمہ نے کیا تھا۔

میں نے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

رائمہ،،رائمہ ہے۔وفا،وفا ہے۔

آپ کو کیسے لگا کہ میں بھی ویسا ہی کروں گی۔

آپ نے کبھی میرے اندر جھانک کر دیکھا تھا کیا۔

آج کس حق سے آپ مجھے احساس دلا رہی ہیں کہ آپ کو میری فکر ہے۔

آپ میری ماں ہیں۔

آپ اسوقت کہاں تھیں جب لوگ میرا مذاق بناتے تھے۔

آپ اسوقت کہاں تھیں جب مجھے طعنے ملتے تھے۔

جب میں اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشوں کو بھی آپکے خوف کی وجہ سے مار دیتی تھی۔

کہاں تھیں آپ اسوقت؟؟؟؟؟

تب آپ کو یاد نہیں آیا کہ میں آپ کی ہی بیٹی ہوں۔

ساری دنیا کے لیے آپ اچھی،

مگر اپنی ہی بیٹی کی خاطر ایسی کیوں بن گئی۔

ان سب سے ہٹ کر مجھے دنیا کے طعنے،فقرے،نہیں چبھے،جتنا آپ کا شک کرنا چبھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب آپ مجھ سے میرے ایک ایک منٹ کا حساب مانگتی تھیں۔اسوقت میرا دل کرتا تھا کاش میں اِس دنیا میں ہی نہ آتی۔۔۔

آخر کار اگر ایک وفا اس دنیا میں نہ ہوتی۔۔۔

تو کوئی گھاٹا نہیں پڑ جانا تھا۔

آپ صرف مریم صفدر خان بن گئی ہیں۔

ماں تو شاید آپ صرف رائمہ کی تھیں۔

کیونکہ انکے جانے کے بعد تو مجھے کبھی یہ احساس نہیں ہوا میری بھی کوئی ماں ہے۔

بابا اور رائمہ کے جانے کے بعد مجھے خود پر صرف یتیم کا احساس ہوا ہے۔

جس کا اس دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں۔

جس کی ماں نے ہی اس پر دنیا تنگ کر دی ہے۔

برسوں سے دل میں دبا درد آج باہر آیا۔

تو مریم کو شاید پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ اپنی اس بیٹی کے ساتھ زیادتی کر گئی ہیں۔

آپ فکر نہ کریں۔

بے دری سے آنسو صاف کر وہ خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

اپنی بہن کے ساتھ زیادتی اور اپنے باپ کی موت کا بدلہ میں لے آئی ہوں۔

اب اگر مجھے یہ قانون پھانسی کی سزا بھی سنا دے گا۔

تو کوئی پرواہ نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس راستے پر قدم اٹھانے سے پہلے ہی میں اپنے انجام سے باخبر تھی۔

آپ جائیں۔آپ کا کام آپکا انتظار کر رہا ہو گا۔

مریم اپنی جگہ دم بخود بیٹھی رہی۔

وفا خود ہی اٹھ کر مرے مرے قدموں سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

مریم کو لگا آج حقیقت میں وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھی ہے۔

صفدر۔۔۔۔

صفدر وفا مجھ سے روٹھ گئی ہے۔

وہ وہیں بیٹھے بیٹھے رو دی۔

انہوں نے تو اپنی طرف سے اتنی سختی صرف اس لیے کی تھی تاکہ وفا بھی رائمہ کی طرح نا بن جائے۔

مگر اس چکر میں وہ اسکے حقوق کی حق تلفی کر بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی توقع کے عین مطابق روشن ولاء میں طوفان آگیا تھا۔چاروں طرف پولیس اہلکار سیکیورٹی کے لیے بلائے گئے تھے۔مہمان کا ایک میلا تھا جو روشن ولاء میں لگ گیا تھا۔

سب لوگ افسوس کر کے جا رہے ہے۔

مگر دانین خاموشی سے بیٹھی صرف ہادی کی لاش کے کوفین کو مسلسل گھورے جا رہی تھی۔

حد درجہ جل جانے کی وجہ سے اور فارنسیک جانچ کے باعث اُسکا وجود دیکھنے لائق نہیں بچا تھا۔

سب بس کافن کے پاس سے عیادت کر کے جا رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہادی کا چہرہ بھی کسی کو دیکھنا نصیب نہیں ہوا تھا

لوگوں کا کہنا تھا کہ دانین کو اسکے اپنے اکلوتے بیٹے کی موت کا صدمہ لگ گیا ہے۔

مگر ہاشم کو اس کی آنکھوں میں جو آگ نظر آرہی تھی۔

وہ صرف اور صرف بدلے کی آگ تھی۔

باقی سب لوگ نارمل ہی ری ایکٹ کر رہے تھے۔

مگر التمش کی خاموشی وہ بخوبی سمجھ رہا تھا۔

آج اسکا بھائی اس دنیا گیا تھا۔

وہ جو ساری دنیا سے زیادہ اپنی فیملی سے پیار کرتا تھا۔

آج اپنی بیوی کے ہاتھوں اپنے بھائی کی موت دیکھ کر اسکا کیا حال ہو رہا ہو گا۔

اس بات کا اندازہ شاید کوئی نہیں لگا سکتا۔

دونوں ہی اس کے لیے بہت خاص تھے۔

مگر ہاشم کو صرف دانین کے ری ایکشن کی فکر تھی۔

کیونکہ وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ جس دن التمش کو اپنے ہی بھائی کا گھناؤنا روپ پتہ چلا۔۔۔

اس دن وہ اپنی بیوی کو غلط نہیں سمجھے گا۔

موت۔۔۔۔۔

مجھے اُس لڑکی کی موت اپنی آنکھوں کے سامنے چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

جس طرح میرا بیٹا جل کے مرا۔

اسی طرح اسے بھی میری آنکھوں کے سامنے جلا کے مارو۔روشن ولاء کے ہال میں کھڑی وہ سب گھر والوں کو قہر برساتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

التمش نے ایک نظر ان کے لال رنگ ہوتے چہرے کی طرف دیکھا۔

ان کاری ایکشن اسکے حساب سے نارمل ہی تھا۔

آخر کار انہوں نے اپنا بیٹا کھویا تھا۔

سب گھر والوں کو خاموش اور پُر سکون کھڑے دیکھ اسکے دماغ میں آگ لگ گئی۔

تم سب کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔

سمجھ نہیں آیا میں کیا بول رہی ہوں۔

وہ دھاڑی تو التمش نے ایک بھاری سانس خارج کیا۔

فاطمہ نے گھبرا کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔

ارشد بھی نا سمجھی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

پھوپھو میں آپ کے دل کا حال سمجھتا ہوں۔

جانتا ہوں کہ اس وقت آپ بہت غصے میں ہیں۔

غم کا پہاڑ آپکے دل پر ٹوٹا ہے۔

مگر آپ جو بول رہی ہیں وہ تو غیر قانونی ہے۔

ہاشم نے بولا ہے کہ وفا کی غلطی نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اورابھی ہمیں صرف شک ہے۔

اورشک کی بنیاد پر ہم کسی کو گناہگار نہیں مان سکتے۔

التمش نے مصلحت سے جب معاملے کے ہر پہلو کو غور سے سوچااور سمجھا۔تواسکے مطابق ایک موقع وفا کو بھی صفائی دینے کا ملنا چاہیے تھا۔

آفکورس التمش بیٹا۔

اب تم اپنی بیوی کی وکالت کروگے ہی۔

آخر دودن کی شادی میں بیوی کے حسن کا بھوت سر چڑھ کر تو بولے گا ہی۔

تمہارے دل میں اپنی بیوی کی محبت کا جو ابال اٹھ رہا ہے۔

اس کے باعث کم ازکم اب تمہیں اپنے بھائی کی موت تو بالکل نظر نہیں آنے والی۔

اوراب تمہیں وہ خونی لڑکی،،کہاں گناہگار لگے گی۔

دانین پھنکاری۔۔۔۔

التمش بس ان کا چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔

ایسی بات نہیں ہے پھپھو۔

میرے لیے آج بھی میرے بھائی اور باقی فیملی اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں جتنی کہ کل رکھتے تھے۔

شادی کرنے سے کبھی کچھ بدلتا نہیں ہے۔

ہر انسان کی،ہر رشتے کی دل میں ایک مخصوص جگہ ہوتی ہے

اور کوئی دوسرا انسان کبھی بھی اُس جگہ پر قابض نہیں ہو سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

ہادی کا قتل ہوا ہے یا قدرتی موت "

اس بات کا خلاصہ ہونا ابھی باقی ہے۔

جب تک سارا معاملہ سلجھ نہیں جاتا۔

ہم یوں کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔

اُس نے ایک بار پھر دانین کو مصلحت سے سمجھانے کی کوشش کی۔

کچھ سلجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں اچھی طرح جانتی ہوں یہ کوئی قدرتی موت نہیں،،

بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔

جو تمہاری بیوی نے سرانجام دی ہے۔

ان سب کے درمیان چلتا یہ جھگڑا ہاشم ایک طرف کھڑا خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا۔

اب یہی سب ہونے والا ہے۔

لیکن اس جھگڑے میں اسے اِس بات کی خوشی ہوئی تھی کہ التمش اپنی بیوی کے بارے میں سوچ رہا ہے۔

بس اب یہ کنفرم کرنا تھا کہ کیا سچ میں التمش نے وفا کو طلاق دے دی تھی

۔یا یہ بھی ہادی رائے زادہ کا ایک جھوٹ تھا۔۔۔

کمرے اندھیرا کیے بیڈ پر وہ اجاڑ ساکت حالت میں بیٹھی تھی۔آنکھیں یک ٹک ایک ہی جگہ منجمد تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

رو رو کر آنکھیں لال ہو چکیں تھی۔

)میں نے آپ سے شادی اس لیے کی تا کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ سکوں(

کانوں کے قریب گھمبیر سرگوشی ابھری۔

اور اسی کے ساتھ دل دوبارہ کرلا اٹھا۔

بابا کے بعد اگر کسی نے مجھے اپنا ہونے کا، خاص ہونے کا احساس دلایا ہے،، تو وہ آپ ہیں التمش-

کیوں ہمارے اس رشتے کو ختم کر ڈالا۔

ایک بار میری بات تو سن لیتے۔

گلے میں پہنے لاکٹ کو پکڑ کر وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

یہ پینڈنٹ وہی تھا۔

جو التمش نے اسے پہلی رات تحفے میں دیا تھا۔

آ۔۔۔۔۔آپ کو معلوم ہے۔

یہ بہت خوبصورت ہے۔

مجھے بہت پسند آیا تھا۔

ہمیشہ سے ہی مجھے ایسی نفیس سی جیولری پسند تھی۔

مگر کبھی ماں نے لا کر ہی نہیں دی۔

آپ نے مجھے یہ گفٹ کیا۔

اسکی دنیاوی قیمت میں نہیں جاننا چاہتی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر ہاں۔۔۔۔میرے لیے یہ انمول ہے۔

اور انمول چیزیں کسی کو دی نہیں جاتیں۔

وہ التمش کو تصور میں رکھ کر اس سے ہمکلام تھی۔

آج بھی اسے وہ دن یاد تھا۔

جب اس نے کہا تھا کہ اسنے التمش کا لایا تحفہ نوکرانی کو دے دیا ہے۔

اسوقت جو التمش کی نگاہوں میں ٹوٹے مان کی کرچیاں بکھریں تھیں۔

اسے دیکھ ایک پل کیلیئے اسکا دل پسیج گیا۔

گستاخ دل نے ساری سچائی اس کے گوش گزار کردینے فرمائش کی۔

جسے اسنے بڑی مشکل سے خود پر ضبط کرکے شانت کیا۔

اسکا مقصد ہی کچھ اور تھا۔

اگر اُس دن اسکی شادی ہادی رائے زادہ سے ہو جاتی۔۔

تو شاید یہ انوکھے جذبات اسکے دل میں پیدا ہی نہ ہوتے۔

مگر قسمت نے شاید اسکی زندگی میں بہت تڑپنا لکھا تھا۔

خاموش آنسو زار و قطار آنکھوں کے راستے دوبارہ بہنے لگے۔

ساری رات بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لگائے وہ کب سوگئی۔اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

صبح کی تیز دھوپ نے کھڑکی سے اسکے کمرے میں آکر ہر طرف اجالا کر ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

مندی مندی آنکھوں،اور بھاری ہوتے سر کے ساتھ وہ ابھی اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کا ارادہ رکھتی تھی۔

لیکن اس وقت دھڑک سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔سامنے موجود ہستی کو دیکھ اُسکی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں۔دانین آنٹی-لبوں سے ابھی اس کا نام پوری طرح ادا نہیں ہوا تھا کہ وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹ پڑیں۔

دونوں ہاتھوں سے اسکی گردن کو اتنی زور سے دبایا کہ ایک پل کیلئے اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔

بدذات لڑکی، تیری اتنی ہمت،تو نے مجھ سے میرا بیٹا چھینا،میں تجھ سے تیری سانسیں چھین لوں گی۔

دانین کے غصے کے ساتھ ساتھ گردن پر ہاتھوں کی گرفت بھی بڑھتی جارہی تھی۔

چھپھپھ۔۔۔چھوڑیں....چھوڑیں مجھے۔

رکتے سانس کے ساتھ بمشکل وہ بس اتنا ہی بول پائی۔

مگر دانین کا اسکی جان لینے کا جنون بڑھتا ہی جارہا تھا۔

چھوڑو میری بیٹی کو۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وفا کا سانس پوری طرح بند ہو جاتا۔

مریم نے دانین کو کندھوں سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا۔

یکدم وفا کی جان میں بھی جان آئی۔

گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔

کچھ توقف کے بعد ہراساں نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔جو پل میں اس کی ڈھال بن گئی تھی۔

خبردار دانین۔

Posted On Kitab Nagri

جواب تم نے میری بچی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا۔

وفا کی حالت دیکھ مریم کو بھی طیش آگیا۔

دونوں ماں بیٹی نے مل کر میرے بیٹے کو مار ڈالا۔

اور اب میرے سامنے ایک دوسرے کو بچاتے پھر رہے ہو۔

دانین نے اپنے غصے کی لپیٹ میں انہیں بھی لیا۔

دانین رائے زادہ ابھی اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ۔

ورنہ میں سارے لحاظ بھول کر پولیس کو بلوالوں گی۔

مریم کی دھمکی پر وہ طنزیہ ہنسی۔

پولیس تو اب تمہارے گھر آئے گی۔

بہت جی لی سکون کی زندگی۔

دانین رائے زادہ کے بیٹے کو مار کر تم دونوں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ سکون کا ایک پل بھی تم دونوں کو میسر ہو گا؟

دانین کی دھمکی پر وفا کو حیرت نہ ہوئی۔

اسے اندازہ تھا کہ یہ سب ہو گا۔

مگر اتنی جلدی؟؟اس بات کا شاید اس نے تصور نہ کیا تھا۔

تین دن بعد کورٹ میں پیشی ہے۔

اپنی اِس منحوس بیٹی سے بولنا کہ بنا اپنا اور ہمارا وقت ضائع کیے چپ چاپ اپنا جرم قبول کر لے۔

ورنہ اگر ہم نے اپنے طریقے سے قبول کروایا تو وہ طریقہ تم دونوں کو ہی پسند نہیں آئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

دانین کی دی گئی معنی خیز دھمکی پر وہ دونوں ہی جی جان سے کانپ گئیں۔

ان دونوں کے فق چہرے دیکھ کہ وہ ایک بار پھر ان سب طنزیہ مسکراہٹ اچھال وہاں سے چلی گئی۔

تم ٹھیک ہو۔اس کے جاتے ہی مریم وفا کیطرف متوجہ ہوئی۔ہاں ماں میں ٹھیک ہوں۔

کل کے مقابل آج اس کا انداز نارمل تھا۔

تمہیں اِس پاگل عوت کی باتوں پر دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور تم فکر نہ کرو۔

میں تمہارے لیے ایک اچھا سا وکیل ہائر کرتی ہوں۔

بس تم چپ رہنا۔

تم دیکھ لینا میں تمہیں جیل نہیں جانے دوں گی۔

مریم کے انداز میں بے چینی اور اپنے لیے فکر دیکھ اسے خوشی ہوئی۔

اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ماں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

رائے زادہ فیملی کی پاور کو آپ اچھے طرح جانتی ہیں۔

ان سے کوئی غلطی سے بھی نہیں ٹکرا سکتا۔

اور اس بار وہ لوگ حق پر ہیں۔

میں نے سچ میں ان کے بیٹے کا قتل کیا ہے۔

اور دانین رائے زادہ بولے یا نہ بولے۔

میں عدالت میں اپنا جرم قبول کر لوں۔

اس راستے پر چلنے سے پہلے میں اپنا انجام جانتی تھی۔

وہ تھکے تھکے انداز میں بیڈ پر ڈھ سی گئی۔

تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مایوسی کفر ہے۔اور ویسے بھی تم نے کسی شریف،اچھے انسان کو نہیں بلکہ ایک درندے کا خاتمہ کیا ہے۔

جسے ویسے بھی مر جانا چاہیے۔

اگر تم نے اسے مارا تو ایک طرح سے قانون کی مدد ہی کی ہے۔اگر قانون کو اس کے اتنے قتل اور زیادتیوں کا علم ہو جاتا تو وہ ضرور اُسے سزائے موت سناتی۔

مجھے یقین ہے۔ قانون ہمارے ساتھ ضرور انصاف کرے گا۔

نہیں ماں- قانون اندھا ہوتا ہے۔

وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ میں نے کیسے انسان کو مارا ہے۔

وہ بس یہ دیکھے گا کہ میں نے قتل کیا ہے۔

اور ویسے بھی جس قانون سے کل،ہمیں انصاف نہیں ملا۔وہ قانون آج کیا ہمارے ساتھ انصاف کرے گا۔

قانون امیروں کی جیبوں میں رہتا ہے۔

اور رائے زادہ کی پاور سے آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔

وہ خود بھی اس تلخ حقیقت سے واقف تھی۔

پھر بھی خود کو اور اسے تسلی دینے کے لیے وہ اپنے دل کو ایک کمزور سی امید کی ڈور تھمائے بیٹھیں تھیں۔

مگر آج اپنی ہی بیٹی کے منہ سے اِس قدر کڑوی حقیقت سن کر انہیں لگا کہ واقعی میں ان کی نفرت نے وفا کو عمر سے زیادہ بڑا کر دیا ہے۔

تین دن بعد آج وہ دونوں عدالت جانے کیلئے تیار تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

مریم کا دل بار بار ڈوب کے ابھر رہا تھا۔

نا جانے عدالت کیا فیصلہ سنائے گی۔

ڈرائنگ روم میں جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر سے اُدھر چکر کاٹتے ہوئے وہ بے چینی سے وفا کا انتظار کر رہی تھی۔

دل بار ہا وقت کے یہیں تھم جانے کی دعا کر رہا تھا۔

مگر ایسا ممکن نہ تھا۔

آخر کار وفا بھی تیار ہو کر آگئی۔

شادی کے بعد مریم کے دوبارہ اس کی الماری کو اسٹائلش ڈریسز سے بھر دیا تھا۔

مگر آج وہ وہی پرانے کپڑے زیب تن کر آئی تھی جو وہ بچپن سے کرتی آئی تھی۔

پھیکے رنگ کا ہاف وائٹ کلر کا حد سے زیادہ کھلا سوٹ، جو اس کے نازک سے وجود پر بے ڈھنگے انداز میں ٹکا تھا۔

وہی نا جانے کتنے سالوں پرانی چادر کو اپنے ارد گرد لپیٹ رکھا تھا۔

ایک بار پھر مریم کو اپنے رویے پر جی بھر کے پچھتاوا ہوا۔

مگر اب گزرا وقت واپس نہیں لایا جا سکتا تھا۔

ہاشم بھی آگیا تھا۔اور اس کے ساتھ دو لیڈی کانسٹیبل بھی آگئیں۔

ہاشم نے بھی ایک نظر وفا کے حلیے کی طرف دیکھا۔

ان تین دنوں میں پوری طرح ریسرچ سے وہ یہ بات تو جان گیا تھا۔کہ وفا کے آج تک کی زندگی آسان نہی رہی۔

پھر بھی اُسنے اتنا بڑا رسک لیا۔

سچ میں وہ لڑکی بہت بہادر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو رائے زادہ خاندان نے قتل کا مقدمہ لڑنے کے لیے وکیل آج سے تین دن پہلے ہی ہائر کر لیا تھا۔

مگر التمش رائے زادہ نے وفا کے خلاف رپورٹ صبح آ کر کٹوائی تھی۔

وجہ شاید یہی تھی کہ وہ التمش رائے زادہ کی بیوی ہے اُسکی عزت ہے۔اور وہ اپنے گھر کی عزت کو ایک رات کے لیئے بھی جیل کی چار دیواری میں نہی دیکھ سکتا تھا۔

جہاں ان تین دونوں میں رائے زادہ خاندان کے وکیل نے کیس جیتنے کی پوری تیاری کر لی تھی۔وہیں ہاشم نے بھی اپنی سی کوشش کر رکھی تھی۔

لیڈی کانسٹیبل نے آگے بڑھ کر اسے ہتھکڑی لگانا چاہی۔

مگر ہاشم کی سخت گھوری پر اُسکے قدم وہیں تھم گئے۔

وفا خاموشی سے انکے پاس آ کھڑی ہوئی۔

آنٹی آپ عدالت پہنچیں۔میں انکو لے کر عدالت آتا ہوں۔انشاءاللہ کیس ہم لوگ ہی جیتیں گے۔

ہاشم کی تسلّی پر جہاں مریم نے بے بسی سے ہاں میں سر ہلایا۔وہیں وفا کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

وہ تو التمش کا دوست تھا۔اور قاعدے کے مطابق اسے اِسوقت رائے زادہ کے خاندان کی سائڈ ہونا چاہیئے تھا۔پھر یہ اُسکی ماں کو تسلّی کیوں دے رہا تھا۔

اپنی ماں کے گلے لگ اُسکا دل چاہا وہ آج پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

لیکن اگر وہ رو پڑی تو اُسکے حوصلے پست ہو جائیں گے۔

اور شاید اُسکا رونا مریم کے دل پر قیامت برپا کر دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے بمشکل خود کو مضبوط ظاہر کر کے سر جھکائے جھکائے وہ لیڈی کانسٹیبل کے ساتھ پولیس جیپ تک چلی گئی

۔

مریم نے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کی مگر وہ ایک ماں تھیں۔چاہ کر بھی اپنا دکھ چھپا نہی پا رہی تھی۔ایک بیٹی اور شوہر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھونے کے بعد اب وفا کو کھونے کا حوصلہ انکے پاس نہی تھا۔

آپ فکر نہ کریں آنٹی۔

میں نے سارے انتظام کر دیئے ہیں۔

انشاءاللہ میری بہن کو ایک بھی رات جیل میں نہی گزارنی پڑے گی۔ایک ہی دن میں کیس ختم ہو جائے گا۔

اور ہماری بہن آزاد ہو کر آئے گی۔

ہاشم کے ایک بار پھر تسلّی دینے پر انہوں نے اثبات میں سر تو ہلا دیا تھا۔

مگر رائے زادہ کی پاور کے آگے اُسکی یہ تسلّی بے معنیٰ لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri

سب لوگ عدالت میں مجتمع ہو کر جج صاحب کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

التمش رائے زادہ وکیل اور باقی سارے معاملات پر دھیان دے رہا تھا۔

آج اُسکے بھائی کے قتل کا کیس تھا۔

اور مقتول اُسکی بیوی۔

پریس پوری کوشش کر رہی تھی۔کہ کسی نہ کسی طرح اندر کی خبر انکو مل جائے۔

ویسے بھی انکو رائے زادہ فیملی کی چٹ پٹی خبر ملے کافی عرصہ ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وجہ سے اسنے صبح جا کر پولیس اسٹیشن رپورٹ درج کروائی۔تا کہ وفا کے لیئے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

کیونکہ اگر عدالت کی کارروائی کے بعد وفا بے قصور ثابت ہو گئی۔

تب وہ اسے منہ دکھانے لائق نہی رہے گا۔

اور ویسے بھی وفا اب بھی اُسکی بیوی تھی

اوہ نہی چاہتا تھا کہ اسکی بیوی کا نام ٹی وی چینل اور اخبار کی سرخیوں کا حصہ بنے۔

بنا کسی کی طرف نگاہ غلط ڈالے وہ کٹھرے میں خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی۔

دانین بار بار نفرت بھری نگاہ کبھی مریم تو کبھی وفا پر ڈالتی۔ نظروں سے ہی آگ برساتے ہوئے وہ شاید ان دونوں کو نگاہوں سے بھسم کر دینے کی خواہش رکھتی تھی۔

وفا کی ساتھ صرف اس کی ماں تھی۔

جو ایک طرف خاموشی سے بیٹھی من ہی من میں وردالی کر رہی تھی۔

دل عدالت کے اس کمرے میں سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔دوسری طرف پورا رائے زادہ خاندان تھا۔

جن میں سے تقریباً سب کی نظروں میں اس کے لیے غصہ و نفرت کے تاثرات بھرے تھے۔

سب کچھ سیٹ کر کے التمش جیسے ہی عدالت کے کمرے میں داخل ہوا۔

سب سے پہلی نظر کالی چادر میں سر جھکائے کٹھرے میں کھڑی وفا پر گئی۔

اجڑی ویران وہی حالت جس میں وہ اسے سے پہلی بار ملا تھا۔افسوس کی کتنی ہی لہریں اسے وجود میں سرایت کر گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

کاش جو کچھ بھی ہوا اسکے بارے میں آپ مجھ سے ایک بار بات کر لیتیں۔

مگر شاید ہمارے دو/تین دنوں کے رشتے میں اعتبار نامی کوئی شے نہ تھی۔

اسی وجہ سے شوہر ہو کر بھی میں اب تک غیروں کی طرح ہر معاملے سے انجان ہوں۔

کیوں ہوا۔کیسے ہوا۔کس لیے کیا گیا۔

ہاشم نے بھی اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔

اسے اِنتظار کی سولی پر لٹکا کر معاملے کی تہہ تک جانے کا بول کر وہ دوبارہ غائب ہی گیا تھا۔

صبح اسٹیشن میں ہی اس سے ملاقات ہو پائی۔

جج کے آنے کا جیسے ہی اعلان ہوا ویسے ہی ہر طرف موت سی خاموشی چھا گئی۔

مریم کا دل اوچھل کے حلق میں آ گیا۔

جبکہ دانین کے چہرے کی مسکراہٹ انکا رہا سہا سکون غارت کر گئی۔۔

جج کے احترام میں ساری عدالت کھڑی ہوئی۔

اور وکیلوں نے مؤدب انداز میں جھک کر سلام کیا۔

جیسے ہی جج اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہوا۔

باقی سب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

چشمہ آنکھوں پر چڑھا کر جج نے پانچ سے دس منٹ کے درمیان اپنے سامنے رکھی فائل کو کھول کر اس پر نظریں جمائے رکھیں۔عدالت کی کاروائی شروع کی جائے۔

کچھ توقف کے بعد خاموش کمرے میں جج کی آواز گونجی۔

Posted On Kitab Nagri

توخوف کی کئی لہریں مریم کے وجود میں سرایت کر گئیں۔

دانین کا وکیل کھڑا ہوا۔

پیچھے مڑ کر ایک نظر ایک نظر دانین کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

دانین نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کیا۔

جبکہ ان کی یہ اشارے بازی کسی اور نے نوٹ کی ہو یا نہ کی ہو۔ مگر التمش نے بخوبی نوٹ کرلی۔

انکے اس عمل پر حیرانی بھی ہوئی۔

مگر یہ وقت سوال وجواب کا نہی تھا۔

جناب والی۔۔۔

آپ کے سامنے اِس وقت جس کیس کی فائل رکھی گئی ہے۔

یقیناً آپ نے اُس کیس کی اہم سرخیوں سے یہ اندازہ لگالیا ہوگا کہ یہ عدالت آج آخر کار کس فیصلے کے مطالبے کی خاطر مجتمع ہوئی ہے۔

جج صاحب یہ کیس بہت سیدھا اور صاف ہے۔

کٹہرے میں کھڑی یہ معصوم نظر آنے والی لڑکی "وفا صفدر خان" در حقیقت اپنے اندر گھناؤنا روپ چھپائے کھڑی ہے۔

اس نے وفا کے نام کے آگے سے التمش کا نام ہٹا دیا تھا۔

اور یہ سب بھی دانین کے حکموں میں سے ایک تھا۔

تاکہ رائے زادہ خاندان کا نام بدنام نہ ہو۔

Posted On Kitab Nagri

جناب والی!

معصوم سی نظر آنے والی یہ حسینہ در حقیقت ایک بد چلن لڑکی ہیں۔

لڑکوں کو اپنے حُسن کے جال میں پھانسنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔

اپنی بیٹی پر لگی تہمت پر جہاں مریم صدمے میں آگئی۔

وہیں التمش کا بھی خون کھول گیا۔

غصہ تو ہاشم کو بھی بہت آیا۔

مگر یہ عدالت تھی۔

جہاں ہر انسان اپنے فرض اور عہدے کے باعث بے بس تھا۔

ایک نظر اپنے وکیل کی جانب دیکھ اِس تہمت کو رد کر دینے کا اشارہ کیا۔

جس پر وکیل نے اسے کچھ دیر صبر رکھنے کا بول کر منہ دوبارہ جج کی طرف کر لیا۔

لڑکوں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کا شوق ان کے دماغ پر اسقدر حاوی ہو گیا کہ شادی ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے اپنے گندے کاموں کو خیر باد نہیں کیا۔

بلکہ جاری رکھا۔

شادی کے تیسرے دن التمش رائے زادہ کو نیند کی گولیاں کھلا کر یہ ان کے چھوٹے بھائی کو لے کر رات ورات روشن ولاء سے فرار ہو گئیں۔

پہلے تو ہادی رائے زادہ ان کی محبت میں پاگل ہو کر ان کے ساتھ چل دیئے۔

مگر پھر ان کو احساس ہوا کہ وہ یہ سب کر کے اپنے بھائی کے ساتھ دھوکا کر رہے ہیں

Posted On Kitab Nagri

تب انہوں نے اِن محترمہ سے واپس چل کر سب سے معافی مانگ کر زندگی کی نئی شروعات کرنے کا مشورہ دیا۔

جو کہ انہیں بالکل پسند نہ آیا۔

لڑائی ہوئی، وہ لڑائی بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھ گئی کہ انہوں نے ہادی رائے زادہ کی جان لے لی۔

رائی کے برابر سچ کے ساتھ پہاڑ متبادل بے بنیاد الزامات لگاتے ہوئے اُس وکیل کا دل ایک بار نہ لرزا۔

یہ شاید اس کا روزمرہ پیشہ تھا۔

یا رائے زاداؤں کی طرف سے ملی رقم نے ضمیر کی آواز دبادی تھی۔ مریم کا وجود ان الزمات پر پل پل بے جان ہوتا جارہا تھا۔ التمش نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر دانین کی طرف دیکھا۔

جس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری تھی۔

یہ ضرور اس کا ہی کارنامہ تھا۔

ورنہ اُس نے تو وکیل سے سچ بے نقاب کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

آئی آبجیکٹ مائے لارڈ -

میرے قابل دوست میری مؤکل پر بنا کسی ثبوت کے بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔

مریم کے وکیل نے یکدم کھڑے ہو کر بولا تو ایک پل کے لیے دانین کا وکیل گڑ بڑایا۔

مگر پھر پُراعتمادی سے گویا ہوا۔

مائے لارڈ وکیل صفائی میری کاروائی میں خلل ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آبجیکشن آوور رول۔

آپ کو اپنی مؤکل کی صفائی کا موقع دیا جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

جج صاحب کے آرڈر پر وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

عجب بے بسی کی کیفیت ماحول میں پھیل گئی تھی۔

مائے لارڈ۔۔۔۔

ایک بچی جب اسکول سے کالج پھر یونیورسٹی میں قدم رکھتی ہے۔تو اُسے اسکے ماں باپ سے زیادہ اس کے دوست زیادہ جانتے ہیں۔کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی نوجوان نسل میں کچھ ایسی خواہشات وجذبات بیدار ہوتے ہیں۔

جن کا ذکر وہ چاہ کر بھی اپنے ماں باپ سے نہیں کر سکتے۔

کچھ ایسا ہی حال ان محترمہ کا بھی تھا۔

لوگ سوشل ایکٹیویٹی،اور کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔

مگر وفا صفدر خان کی زندگی میں کھیلنے کا سب سے بہترین آلہ دل تھا۔

عشق،پیار،محبت یہ وہ جال تھے۔

جس کے ذریعے یہ معصوم لڑکوں کو اپنے حسن کے جال میں پھانستی تھیں۔

اور جیسے کہ وکیل صفائی کو ان الزامات کے بے بنیاد ہونے پر اعتراضات ہیں۔۔۔

تو میں اپنی ان سب باتوں کو ثابت کرنے کے لیے کچھ ایسے گواہ آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

جن کی گواہی پوری طرح سے یہ ثابت کر دے گی کہ وفا صفدر حیات ایک بد چلن لڑکی ہیں۔

دانین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

مریم اور التمش کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وفا اور ہاشم بے تاثر چہرہ لیے کھڑے تھے۔

شاید وہ دونوں ہی اِس حقیقت سے آشنا تھے۔

رائے زادہ فیملی کیس جیتنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔

اور پھر دانین کے مقرر کردہ وکیل نے وفا کی یونیورسٹی کے ان لڑکے لڑکیوں کو بلانا شروع کر دیا۔

جو وفا کو ہر روز ذلیل کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

آج وہ اس کے خلاف عدالت میں جھوٹی گواہی دینے بھی چلے آئے تھے۔

اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ یہ سب خریدے ہوئے ہیں۔

آٹھ سے دس اسٹوڈنٹس نے اس کے خلاف گواہی دی۔

ان میں سے کوئی اپنے بیان میں وفا کا کئی لڑکوں سے افیئر کا دعویدار تھا۔

تو کوئی ان افیئرز کا گواہ،

کسی نے وفا کو مشکوک حرکتیں کرتا دیکھا تھا۔

تو کسی نے وفا کو کسی ہوٹل میں لڑکوں کے ساتھ غلط حالت میں۔

مریم کے جسم سے مانو جان نکال لی گئی ہو۔

قدرت کی اس قدر ناانصافی پر وہ سکتے کی حالت میں آگئیں۔

بھلا ان کی بیٹی ایسی کب تھی۔

وہ تو معصوم تھی پاک دامن تھی۔

ان سب کے بیانات سن کر جج نے قلم اٹھالیا۔

Posted On Kitab Nagri

شاید وہ بھی وفا کو بد چلن سمجھتے ہوئے اب اپنا فیصلہ سنانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

مگر اس سے پہلے ایک موقع مجرم کے وکیل کو اسکی صفائی دینے کا بھی دیا جاتا ہے۔

دانین کے وکیل نے دانین کی طرف داد طلب نظروں سے دیکھا۔

جس پر اُس نے اثبات میں سر ہلا کر شاباشی دے ڈالی۔

التمش نے شکوہ کناں نظروں سے دانین کی طرف دیکھا۔

وہ چاہتا تھا مجرم کو سزا ملے۔

مگر اسکا مطلب یہ تو نہ تھا کہ وہ اسکی عزت کو یوں سر عام بے عزت کر ڈالیں۔

آپ کو اپنے موکل کی صفائی میں کچھ کہنا ہے۔

جج کا انداز رسماً سا تھا۔

جیسے فیصلہ تو وہ پہلے ہی کر چکے ہیں بس اب اسکو صفائی دینے کا موقع دے کر فارمیلٹی نبھا رہے ہیں۔

جی ہاں جج صاحب۔

مجھے بھی اپنی موکل کی صفائی دینی ہے۔

میرے قابل دوست نے جی بھر کر ایک معصوم لڑکی پر جھوٹے بہتانوں کی برسات کر ڈالی۔

جبکہ حقیقت ان سارے الزامات سے الگ ہے۔

جناب والی۔۔۔

جو بہتان میری موکل پر لگائے گئے در حقیقت یہ سارے کارنامے ہادی رائے زادہ کے تھے۔

میں زیادہ صفائیاں نہیں دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

اور نہ ہی گواہ بلا کر عدالت کا وقت برباد کروں گا۔

بلکہ ایک ایسا ثبوت اس عدالت میں پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

جس سے یہ کیس بالکل صاف ہو جائے گا۔

وہ سچ جو آج تک پوری دنیا، خود رائے زادہ خاندان کی نظروں سے چھپا تھا۔

وہ آج پوری دنیا کے سامنے آجائے گا۔

رائے زادہ خاندان بھی سچ اور جھوٹ میں فرق کر پائے گا۔

عدالت کو بھی صحیح فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔

اور شاید آج ان تمام لڑکیوں کو بھی انصاف کی امید ہو جائے گی جو آج تک رائے زادہ خاندان کی پاور کے سامنے بولنے کی ہمت مجتمع نہ کر پائیں۔

جج صاحب وکیل صفائی صرف عدالت کا وقت ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کچھ نہیں ہے اور نہ ہی کچھ ہونے والا ہے۔

دانین کا وکیل ایک بار اٹھ کھڑا ہوا۔

جج صاحب میرے قابل دوست میری کاروائی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ابجیکشن آور رول۔

جج صاحب کے سخت لہجے پر وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

ایک بار پھر پورے عدالت میں کچھ لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

جج صاحب میں عدالت میں ایک ویڈیو پلے کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

پرمیشن گرانٹڈ۔

کچھ ہی دیر میں ایک بڑی ایل سی ڈی لائی گئی۔

وکیل نے ٹیبل سے ایک سی ڈی اٹھا کر پلے کرنے کے لیے دی۔

سی ڈی پلے کی گئی۔

اور وہ منظر سب کے سامنے چلنے لگا۔ جہاں وفا اور ہادی ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ جہاں ہادی رائے زادہ بڑے فخر سے اپنے جرم قبول کر رہا تھا۔

اور وفا بھی اپنے دل میں دبی نفرت کا اظہار بخوبی کر رہی تھی۔ اُسے ہادی کے سامنے دیکھ التمش کے کانوں میں وفا کا ایک جملہ گونجا

(میں آپ سے پیار نہیں کرتی)

ضبط سے آنکھیں میچ کر وہ دوبارہ اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔

جیسے جیسے وہ سی ڈی چل رہی تھی۔

ویسے ویسے سب کے رنگ اڑ رہے تھے۔

یہاں تک کہ ہادی کے منہ سے اقرار جرم سن کر اس بار التمش کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

یہ کیسا گھناؤنا روپ تھا اس کے بھائی کا۔

جس سے آج تک وہ سبھی لوگ انجان تھے۔

باقی رائے زادہ خاندان کے لوگوں کی حیرانی کا عالم بھی اس سے کچھ کم نہ تھا۔

مگر صرف دانین تھی۔ جسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وفا نے بھی حیرت سے ایل سی ڈی کی طرف دیکھا۔

یہ سب کیسے کب اور کس نے ریکارڈ کر لیا۔

ضرور یہ سب ہاشم نے ریکارڈ کیا ہو گا۔

اس وقت تو وہی وہاں پر موجود تھا۔

جج صاحب کا بھی اٹھا قلم کچھ پل کے لیے نیچے گر گیا۔

دانین کے وکیل کو حالات اس طرح بدلنے کی ذرا بھی توقع نہ تھی۔

وہ تو اس کیس کو سیدھا سادہ کیس سمجھ رہا تھا لیکن حالات اس طرح پلٹی کھائیں گے۔

یہ تو کسی نے بھی نہ سوچا تھا۔

فاطمہ نے بھی حیرت سے دانین کی طرف دیکھا۔

کیا ایک ماں اپنے بیٹے کے کرتوتوں سے انجان ہو سکتی ہے اس کے دماغ میں پہلا سوال یہی ابھرا۔

اور دل نے جواب دیا۔۔۔یقیناً نہیں۔

کچھ پل کے لیے عدالت کے کمرے میں ایک بار پھر سناٹا چھا گیا دانین کے وکیل نے ابھی بھی ہمت نہیں ہاری تھی

۔

وہ اٹھا۔

مائے لارڈ اس ویڈیو کو ایڈٹ کیا گیا ہے اِس لڑکی کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے۔

جیسا اس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے اس کے مطابق ہادی رائے زادہ قاتل اور زانی ہیں۔

جب کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سبھی لوگ جانتے ہیں کہ ہادی رائے زادہ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

جس کا لڑکیوں سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں

وہ کسی کی لڑکی کے ساتھ زیادتی تو بہت دور کی بات، بدتمیزی بھی نہیں کرتا تھا،

اور یہاں تو وہ خود اپنے منہ سے بول رہا ہے کہ اس نے یہ سب قتل کیے ہیں۔

مائے لارڈ۔۔۔

یہ ویڈیو ضرور فیک ہے۔

دانین کے وکیل کی بات نے ایک بار پھر ساری عدالت کو کشمکش میں ڈال دیا۔۔۔

مگر تبھی ہاشم کے وکیل نے اٹھ کر ایک فائل جج کے سامنے پیش کی۔۔۔۔

جج صاحب یہ رپورٹ ہے اس ویڈیو کے اوریجنل ہونے کی۔

اس رپورٹ میں صاف صاف لکھا گیا ہے کہ اس ویڈیو کے ساتھ زرا بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی۔

جج نے عینک لگا کر بہت باریکی سے اس فائل کو پڑھا۔۔

جس میں یہ واضح طور پر ثابت ہو رہا تھا کہ یہ ویڈیو اوریجنل ہے۔

دانین کے وکیل کی یہ دلیل رد ہو گئی۔۔۔تو وہ تلملایا۔

جج صاحب ٹھیک ہے ایک پل کے لئے اگر ہم یہ مان لیں کہ ہادی رائے زادہ گناہ گار ہے۔

تب بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہادی رائے زادہ کا خون اسی لڑکی نے کیا ہے کیونکہ کچھ دیر پہلے پلے کی گئی اسی ویڈیو کلپ میں یہ محترمہ خود اپنے منہ سے قبول کر چکی ہیں۔کہ خون انہوں نے پوری پلاننگ کے ساتھ کیا ہے۔۔۔

میری بیٹی نے جھوٹ بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مریم جھٹ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی۔

ساری عدالت نے بیک وقت اس کی طرف دیکھا۔۔

آپ کو جو کچھ بھی کہنا ہے۔کٹہرے میں آکر کہیں۔۔۔۔

جج صاحب کے حکم پر وہ کپکپاتی ٹانگوں سے اٹھ کر کٹہرے کی طرف بڑھی۔

جج صاحب آج سے تین دن پہلے دانین رائے زادہ ہمارے گھر آئی تھی اور اس نے میری بیٹی کو دھمکی دی کہ اگر وہ ہادی رائے زادہ کے قتل کا الزام اپنے سر نہیں لے گی۔۔۔۔

تو وہ اس الزام کو منوانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔التمش نے حیرت سے دانین کی طرف دیکھا۔

پوائنٹ ٹو بی نوٹڈ مائے لارڈ۔

مس دانین نے تین دن پہلے ان کے گھر آکر مس وفا کو دھمکی دی تھی۔۔۔۔

جس کے باعث اس نے یہ جرم قبول کیا۔

آپکو کوئی سوال کرنا ہے ان سے ؟؟؟؟؟

اسنے دانین کے وکیل کی طرف اشارہ کیا۔

جس نے نخوست سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

ابھی جو مریم خان نے بولا اسکے بارے میں اُسکے پاس کوئی انفارمیشن نہی تھی۔۔۔

اور ویسے بھی جس طرح کیس کا پوری طرح رخ بدل چکا تھا۔اس کے بعد اس کیس سے اِسکا دل اچاٹ ہو چکا تھا

ٹھیک ہے مریم صفدر خان آپ جاسکتی ہیں۔

جج صاحب اب میں دانین رائے زادہ کو کٹہرے میں بلانے کی اجازت چاہوں گا اجازت ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اُسنے دوبارہ اپنی کاروائی شروع کی۔۔۔۔

جج صاحب کے اجازت دینے پر اس نے دانین کی طرف دیکھا۔

جو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔

کٹہرے میں کھڑی ہوئی اس مغرور عورت کی طرف وکیل نے ایک نظر دیکھا۔۔۔۔

ہاشم نے بھی ایک بیزار نظر اس کی طرف ڈالی۔۔۔

تو مس دانین۔۔۔۔۔۔

ابھی ابھی جو ویڈیو کلپ چلی۔

جہاں آپ کا بیٹا اپنے منہ سے قبول کر رہا ہے کہ انہوں نے کئی لڑکیوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا۔۔۔۔

اور اپنے خلاف آواز اٹھانے والیوں کی آواز ہمیشہ کے لئے دبا کر ختم کر دی۔۔۔۔۔۔

کیا آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہیں۔۔

میں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔۔۔۔۔

میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ اس لڑکی کو سزا ملے۔۔۔

اور میرے بیٹے نے کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔

لڑکیاں اپنی مرضی سے اس کے پاس آتی تھی۔۔۔۔

قتل تو وہ کسی کا کر ہی نہیں سکتا۔۔۔۔

میرا بیٹا بہت معصوم تھا اگر جوانی کے دنوں میں اس نے کچھ غلطی کر لی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ گناہگار ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو مس دانین رائے زادہ آپ کے مطابق زیادتی کرنے والا آپ کا بیٹا معصوم تھا۔۔۔۔

جتنی لڑکیوں کو اس نے جلا کر قتل کر دیا۔۔۔۔۔

وہ سب بے غیرت ہیں بے شرم تھیں اور فقط آپ کا بیٹا معصوم تھا۔۔۔۔۔

جج نے بھی حیرت سے اس عورت کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو کسی عورت کی ساتھ زیادتی کو سیریس نہی لے رہی تھی۔۔۔

ایک منٹ جج صاحب۔۔۔۔۔

دانین کا وکیل ایک بار پھر اٹھا۔۔۔۔۔

جج صاحب اس ویڈیو میں وفا صفدر خان یہ بھی کہہ رہی ہیں کہ انہوں نے پائن ایپل میں زہر ملا کر ہادی رائے زادہ کو کھلا دیا جس سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ قتل انہوں نے ہی کیا ہے ہے۔۔۔۔۔

دانین کے وکیل نے حکم کیا ایسا یکا پھینکا تھا جس سے کیس دوبارہ وہیں پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

اب تک کی ساری محنت بیکار لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن ہاشم کے وکیل کے چہرے پر ابھی بھی اطمینان برقرار تھا۔

جج صاحب میں ابھی اسی بات کی طرف آ رہا تھا۔۔۔

وفا جی کو لگتا ہے کہ انہوں نے ہادی رائے زادہ کو مارا ہے۔۔۔

جب کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔

ہادی رائے زادہ کی موت اتفاقی طور پر ہوئی ہے۔۔۔

ہاں شاید ان کا ارادہ ہادی رائے کو مارنے کا ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگران کی یہ سوچ مکمل نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

اور ہادی رائے زادہ کی اتفاقی طور پر موت ہو گئی۔۔۔۔

اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے لیے میں فارنسک ایکسپرٹ، ہارون عباسی کو بلانے کی اجازت چاہوں گا۔

جنہوں نے ہادی رائے زادہ کا پوسٹ مارٹم کیا تھا۔

کچھ دیر میں جب ہارون عباسی کٹہرے میں آ کھڑے ہوئے۔

تو اس سے ہادی رائے زادہ کے پوسٹ مارٹم رپورٹ کے متعلق سوالات کیے گئے۔

جج صاحب وکیل صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ہادی رائے زادہ کی موت کرنٹ اور آگ لگنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جب ان کی باڈی میرے پاس پوسٹ مارٹم کے لیے لائی گئی۔

تو میں نے ان کا اسٹومچ بہت اچھے طریقے سے چیک کیا۔۔۔

ان کے پیٹ میں کسی قسم کے زہر کے ٹریسز بالکل بھی نہیں ملے۔

شاید وفا صفدر خان نے انکو مارنے کا ارادہ کیا ہو گا۔

مگر انہوں نے جو کیمیکل انہیں زہر سمجھ کے دیا۔۔۔۔

وہ اصل میں زہر تھا ہی نہیں۔۔۔

بلکہ ایک ایسا کیمیکل تھا جس سے انسان کے پیٹ میں شدید قسم کا درد اٹھتا ہے۔۔۔۔۔

اور اسی شدید درد کی وجہ سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔۔۔۔

مگر چند گھنٹوں میں ہی اس کیمیکل کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور وہ انسان واپس ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کے انکشاف پر کچھ پل کے لیے وفا بھی حیران رہ گئی۔۔

اگر آگ نا لگتی تو کیا واقعی ہادی رائے زادہ ٹھیک ہو جاتا

اور اسے مارنے کا پلان ناکامیاب ہو جاتا۔۔۔۔

سوچ کر ہی اسے جھر جھری آگئی۔

ہاشم ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

اس نے ڈاکٹر کو پہلے ہی ساری سچویشن بتادی تھی۔

خدمت خلق کے لئے اور اتنی لڑکیوں کو انصاف دلوانے کے لیے انہوں نے یہ جھوٹ بولا تھا

حالانکہ ہادی رائے زادہ کے اسٹومچ میں واقعی کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ ہادی کے پیٹ میں کچھ بچا ہی نہ تھا۔

باقی وجود تو پھرِ بھی کم جلا تھا۔

مگر پیٹ اور معدے کا حصہ اس حد تک جل چکے تھے کہ وہاں سے کچھ بھی پتہ کر پانا ناممکن تھا۔

اس سارے پلان میں صرف ہاشم ہی جانتا تھا کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر تار کو ہادی رائے زادہ کے پیٹ پر گرایا تھا۔۔

تاکہ جب فورنسک جانچ ہو۔۔

تو کسی کو کچھ بھی پتا نہ چل پائے۔

اور اس سے آگے کسی کو کچھ ثابت کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی جج صاحب اپنے فیصلے پر پہنچ گئے۔

وفا کو ہادی رائے زادہ کے قتل کی سازش رچانے کا ارادہ رکھنے کیلئے لیے تین مہینے کی سزا سنائی گئی۔

مگر ہاشم نے اس کی ضمانت کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے عدالت میں ضمانت کے پیپر جج صاحب کے سامنے رکھے گئے جس پر انہوں نے ڈیڑھ لاکھ جرمانہ جمع کروا کر وفا کو بری کر دیا۔

وہ حیران تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا۔سب کیسے ہو گیا۔۔۔۔

کیسے سب کچھ ان کے حق میں چلا گیا۔۔۔۔۔

یرائے زیادہ کے پاس اتنی پاور ہونے کے باوجود وہ کچھ نہیں کر سکے۔۔۔۔۔

انہوں نے تو شاید اس طرح کیس جیت جانے کی کبھی امید بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

مگر شاید برسوں بعد اس بار قسمت ان سب پر مہربان تھی۔۔

اس بار انکا قصور تھا۔۔۔۔۔

مگر اس کے باوجود وہ رہا ہو گئی۔۔۔۔۔

ہاشم نے ایک نظر حیران پریشان وفا کی طرف دیکھا۔

جس کے چہرے پر خوشی کم اور حیرانی زیادہ تھی۔۔۔۔۔

جس عدالت سے اس کی بہن کو بے قصور ہونے کے باوجود انصاف نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔

اس عدالت نے اس کی دوسری بہن کو قصوروار ھونے کے باوجود انصاف دے دیا۔۔۔۔۔۔

یہ سب قسمت کا ہی کھیل تھا اور کچھ اپنی پلاننگ۔

ہاشم نے عین وقت پر اپنا دماغ استعمال کیا۔

جس کے باعث وہ وفا کو اس چنگل سے نکال پایا۔

Posted On Kitab Nagri

آج وہ اپنی بہن کے سامنے سرخرو تھا۔

ایک بہن کے مجرم کو اس کے انجام تک پہنچادیا۔۔۔

اور دوسری بہن کو اس بدلے کی بھینٹ چڑھنے سے بھی بچالیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤

التمش ابھی بھی جہاں کا تہاں بیٹھا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب کیا ہو گیا۔

عدالت نے فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ہادی کی سچائی سب کو معلوم پڑ گئی تھی۔۔۔۔

آج اسے افسوس ہو رہا تھا۔

اتنا بڑا بزنس مین ہونے کے باوجود وہ اپنے گھر میں چل رہی گندگی کو نہیں سمجھ پایا۔

اپنے بھائیوں کے کرتوتوں کو نہیں جان سکا۔

کیا فائدہ اس کے اتنے بڑے بزنس مین ہونے کا۔۔۔

آج وہ شاید سے سر اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔

اس کے اپنے بھائی نے وفا کی بہن کے ساتھ ذیادتی کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔

سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے سامنے کس منہ سے جائے۔۔۔۔

کس منہ سے وہ مریم کا سامنا کرے۔۔۔۔۔۔

ایک نظر اس نے بھی حیران پریشان سی وفا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو سر جھکائے خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

مریم نے شاید اسے گھر لے جانے کے لیے اس کا بازو تھاما تھا۔اور اسمیں اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر وفا کو اُسکی آزادی پر مبارک دے سکے۔۔۔۔۔۔

دانین ابھی بھی عدالت کے فیصلے پر چیخ رہی تھی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائے زادہ فیملی کی عورتیں اسے پکڑ پکڑ کر شانت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مگر اس کے سر پر شاید کوئی جنون سوار تھا میڈیا ان سب کی تصاویر کھچا کھچ بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مریم نے ایک شکر گزار نظر آسماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔۔۔۔۔

ہاشم نے انکو آنکھوں ہی آنکھوں نے تسلّی دی۔۔۔۔۔

تو مریم نے اثبات میں سر ہلایا۔

ناجانے یہ انسان کون تھا مگر اس کی وجہ سے آج اس کی بیٹی اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔

اس نے یہ سارے ثبوت کہاں سے جمع کیے تھے۔۔۔۔

اپنا وکیل کیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس کی بیٹی کو بے قصور ثابت کرنے کا وعدہ سچ کر دکھایا تھا۔زندگی میں شاید یہ پہلا انسان تھا جس کا احسان مریم خان کبھی نہیں اتار سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

پر سکون ہو کر ہاشم بھی آج اپنے گھر مسکراتے ہوئے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پہلے جب بھی وہ گھر جاتا تھا۔۔۔،

اس کی بہن کی تصویریں روتے ہوئے اس سے انصاف کی پکار لگاتی تھی۔۔۔۔۔۔

اور آج انصاف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آج یقیناوہ تصویریں مسکرا رہی ہو نگی۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشن والا میں ویسے تو پہلے بھی سناٹا چھایا رہتا تھا لیکن آج تو موت سی خاموشی چھائی تھی۔۔۔۔

ہر کسی کی زبان پر قفل تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہادی نے رائے زادہ خاندان کا نام مٹی میں ملا دیا تھا۔۔۔۔

عدالت سے آنے کے بعد دانین ابھی تک چیخ رہی تھی مگر اب کسی کو اس پر نہ ترس آرہا تھا۔

اور نہ ہی کوئی اس کی چیخ و پکار پر کان نہ دھر رہا تھا س

سبھی لوگوں کے سامنے ہادی کی سچائی آشکار ہو چکی تھی۔

پھوپھو مجھے بس ایک بات بتائیں کیا آپ کو ہادی کے ان سب افیئرز کے بارے میں معلوم تھا۔۔۔

آخر کار التمش کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

عدالت سے آنے کے بعد یہ پہلا جملہ تھا۔۔۔

جو اس کے منہ سے ادا ہوا تھا۔

تم سب لوگ ہادی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔۔

اس کے کتنے افیئرز تھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم لوگوں کو چاہیے کہ آج کے مقدمے میں ہونے والے فیصلے کو رد کروا کر تم ہائی کورٹ میں دوبارہ کیس فائل کرو۔

دانین کی کنڈی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔

اس نے جتنی لڑکیوں کا قتل کیا۔۔

کیا اس میں سے ایک کی خبر بھی آپکو نہی تھی۔

بنا اُسکی چیخ و پکار پر کان دھرے اسنے دوبارہ سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی باتوں کو نظرانداز ہوتا دیکھ دانین کچھ پل کے لیئے خاموش ہو گئی۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے التمش۔

ایک ماں کو اچھی طرح معلوم ہوتا ہے اسکا بیٹا کب کیا کر رہا ہے۔اور جس طرح یہ عدالت میں ساری سچائی جاننے کے بعد بھی ہادی کے لیئے چیخ رہی تھی۔۔۔۔

اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انکو ہادی کی ساری کرتوتوں کے بارے میں معلوم تھا۔

فاطمہ کا بھی دماغ گھوم گیا۔

تو کیا ہو گیا جو میرے بیٹے نے دو۔چار افیئرز چلا لیئے۔

سارا جہاں افیئرز چلتا ہے۔

اور وہ تو رائے زادہ خاندان کا وارث تھا۔

لڑکیاں خود چل کر اُسکے پاس آتی تھیں۔

انکی باتوں پر مائرہ اور مائزہ گھبرا کر اپنے ماں کے قریب ہو گئیں۔ایک بات بولوں دانین۔

بہت اچھا کیا خدا نے،،جو تمہیں بیٹی جیسی نعمت سے محروم رکھا۔ورنہ تم جیسی عورت۔۔۔۔

جو خود عورت ہونے کے باوجود عورت کی عزت کو نہی سمجھتی۔

وہ ایک بیٹی کی پرورش کے قابل نہیں ہوتی۔۔۔۔

بلاشبہ یہ ایک بہت بڑا طعنہ تھا۔۔۔۔۔

مگر دانین پر اسکا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے اِس لڑکی کو جیل بھجوانا ہے۔

وہ دو ٹکے کی لڑکی اور اسکی ماں میرے بیٹے کو مار کر اس طرح کھلے عام نہی گھوم سکتیں۔

وہ ایک بار پھر حلق کے بل چیخ اٹھی۔

بسسسس

۔۔۔۔۔

التمش کی ایک دہاڑ پر پورے حال میں سناٹا چھا گیا۔

میں کب سے آپکی یہ بلا وجہ کی چیخ وپکار برداشت کر رہا ہوں۔۔

اگر ہم چپ ہیں۔۔

تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو غصّہ نہی آ رہا۔

ہمیں آپ سے زیادہ غصّہ آ رہا ہے۔

مگر وفا اور اُسکی ماں پر نہی۔

بلکہ ہادی پر۔۔۔۔

آج تک رائے زادہ خاندان کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

ہمارے بڑوں نے کتنی محنت سے یہ عزت کمائی تھی۔

رائے زادہ خاندان کے ایک بول سے سرکار بن اور بگڑ جاتی تھی۔۔

کسی کام کے لیے ہم ایک بار اپنے منہ سے لفظ نکال دیتے تھے۔بلا کسی غرض کے وہ کام کرنے کے لیئے لوگ دل و جان جُٹ جاتے تھے۔

مگر برسوں کی بنائی یہ عزت آپکے بیٹے نے ایک منٹ کے اندر اندر مٹّی میں ملا دی۔

Posted On Kitab Nagri

آپکا بیٹا مطلب۔۔۔۔۔

وہ اس رائے زادہ خاندان کا بھی بیٹا تھا۔

وہ تم سب کا بھائی ہے۔

غلط۔۔۔۔۔۔

ہم آپ کی عزت کرتے ہیں پھپھو۔

مگر ایک قاتل، زانی، کو ہم میں سے کوئی اپنا بھائی تصور نہیں کر سکتا۔

جو لوگ ہمارا نام سن کر آنکھوں میں عزت لیے احترام سے کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔۔

آج وہی لوگ ہمیں مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔

میڈیا ٹی وی چینل پر رائے زادہ خاندان کا نام اچھال رہی ہیں۔ جو نام کل تک عزت سے پکارا جاتا تھا۔۔۔۔

آج اس نام کو درندوں کی لسٹ میں لا کھڑا کیا ہے۔۔۔۔

اور یہ سب آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔

جس دن اُس نے پہلی بار کسی لڑکی سے بد تمیزی کی۔۔۔۔۔

آپ کو اسی دن ہادی کو سزا دینی چاہیے تھی۔

اسے غلط عمل سے روکنا چاہیے تھا۔

مگر آپ نے نہ صرف اس کی حوصلہ افزائی کی۔

بلکہ اسکے تمام کرتوتوں کو سارے خاندان سے چھپا کر رکھا۔

جن دو ٹکے کی ماں بیٹی کی آپ بات کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آج رائے زادہ خاندان ان دونوں کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا۔

وہ بولتے بولتے کچھ پل کے لیے خاموش ہوا۔۔۔۔

پورے ہال میں سنّاٹے پھیل گئے تھے۔۔

کچھ توقف کے بعد وہ مضبوط لہجے میں گویا ہوا

میں التمش رائے زادہ آج یہ اعلان کرتا ہوں۔۔۔۔

آج کے بعد روشن ولاء کا کوئی بھی فرد ہادی کا نام اپنی زبان سے ادا نہی کرے گا۔

ایک کیریکٹر لیس،اور قاتل۔۔۔۔۔

رائے زادہ خاندان میں سے نہیں ہو سکتا۔

التمش کے فیصلے سے سبھی لوگ متفق تھے۔

مگر دانین کو پتنگے لگ گئے۔

جیسے ہی التمش وہاں سے گیا۔

سبھی لوگ اسی کے پیچھے پیچھے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

پورا ہال خالی ہو گیا اور دانین وہاں اکیلی چیختی رہ گئی۔

یہاں تک کہ نوکروں نے بھی اسکی چیخ و پکار کو سننا ضروری نہ سمجھا۔

❤❤❤

آج عدالت کے فیصلے کو ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے دانین کی حالت پاگلوں جیسی ہو گئی تھی۔۔۔

سب اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ کسی کی سننے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

اس کی بس ایک ہی منطق تھی اس کا بیٹا معصوم ہے

اور وفا کو سزا ہونی چاہیے۔۔۔۔

اب تنگ آکر سب نے اس کی باتوں پر کان دھرنا بند کر دیا تھا۔

فاطمہ نے اشاروں سے التمش کو کئی بار وفا کو واپس لانے کا بولا تھا لیکن وہ چپ سادھے بیٹھا تھا۔

مگر آج اس کا صبر بھی جواب دے گیا تھا۔۔۔

عدالت وہ یہ جان گا تھا کہ وفا بے قصور ہے۔۔

مگر بعد میں جب ہادی کے کیس کو کھولا گیا۔۔۔۔

جن جن لڑکیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی۔۔۔

اور جن کو جلا کر مار دیا گیا۔۔۔۔

ان میں سے ایک وفا کی بہن بھی تھی۔۔۔۔۔

ان کے ساتھ ظلم ہوا ہے یہ بات بھی اس پر شکار ہو گئی تھی قصور سارا اس کے بھائی کا ہے اس بات پر وہ نادم تھا۔

آج وہ پورے نک سک سے تیار ہوا تھا۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ پہنا،،امپورٹنٹ پرفیوم لگایا،،سرخ گلابوں کا ایک خوبصورت بکے بنوایا۔ بالوں کو اچھے طریقے سے سیٹ کیا۔ کئی بار اپنی تیاری کو آئینے میں دیکھا۔

لیکن پھر بھی ہر بار کمی ہی لگ رہی تھی۔

فاطمہ،ارشد،مائرہ،مائزہ سب لوگ اکٹھے ہو کر آج مریم کے پاس جا رہے تھے تا کہ وفا کو واپس روشن ولا لا سکیں۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ان سب سے پہلے التمش وفا کے پاس جا رہا تھا۔

اگر وفا کو اس سے کوئی شکوہ شکایت یا ناراضگی ہے۔۔

تو وہ اسے دور کر سکے تا کہ جب اس کی فیملی وفا کو لے جانے کی بات کرے وفا تو انکار نہ کرے۔۔۔۔

❤❤❤

اسلام علیکم آنٹی۔۔۔

وفا کے گھر آ کر وہ سیدھا ڈرائنگ روم میں چلا آیا۔

مریم اسے یہاں دیکھ حیران ہوئی۔

کتنی چاہ سے انہوں نے اس انسان کو اپنی بیٹی کا ہمسفر چنا تھا۔کاش وہ اسے طلاق نا دیتا۔

وفا اسے چاہنے لگی تھی۔

یہ بات مریم پر اسی دن آشکار ہو گئی تھی۔

جس دن وہ ہادی رائے زادہ کا قتل کر کے آئی تھی۔

اسوقت اسے کسی کی جان لینے کا یا اپنی زندگی برباد ہونے کا دکھ نہیں تھا۔۔۔

اگر اسکی آنکھوں میں کسی چیز کا درد تھا۔

تو وہ بس التمش کا اسے خود سے جدا کر دینا۔

آؤ بیٹا بیٹھو۔

پھیکا سا مسکرا کر مریم نے آدابِ میزبان نبھائی۔

جی آنٹی۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہلکا سا مسکرا کر وہ صوفے پر براجمان ہو گیا۔

ہاتھوں میں پکڑا سرخ گلابوں کا بکے سامنے موجود ٹیبل پر رکھا۔کچھ لاؤں آپ کے لیے۔

مریم کے کھڑے کھڑے سوال کرنے پر وہ حیران ہوا۔

نہیں آنٹی کچھ نہیں۔

بس میں وفا سے ملنا چاہتا ہوں۔

وہ ڈائریکٹ مدعے کی بات پر آیا۔

دو ہفتوں سے اس کی بیوی یہاں تھی۔

ان دو ہفتوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔

وفا بھی نا جانے اس کے بارے میں کیا کیا غلط فہمی پالے بیٹھی تھی۔

جو ایک بار بھی فون نہیں کیا۔

خیر آج وہ اُن دونوں کے درمیان موجود ہر غلط فہمی کو مٹا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اسی لیے بنا ٹائم ضائع کیے سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

مگر مریم کا مارے حیرت کے منہ کھل گیا۔

آپ اس سے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔

وہ اس وقت کسی سے نہیں مل سکتی۔

انکے دکھ بھرے روکھے پھیکے جواب پر وہ مزید حیران ہوا۔

کیا ہوا آنٹی۔

Posted On Kitab Nagri

وفاکسی سے کیوں نہیں مل سکتی،سب ٹھیک تو ہے۔

اُسے وفا کی فکر لاحق ہونے لگی۔

ہاں وہ ٹھیک ہے۔

مگر وہ فلحال عدت میں ہے۔

عدت کے نام سے ہی التمش کو زبردست شاک لگا۔

واٹ؟؟؟؟

عدت.......کیسی عدت، کس بات کی عدت؟؟؟

مریم نے ایک نظر اس کے حیران پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

جس کے تاثرات سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ شاید وہ سارے معاملے سے ہی انجان تھا۔

کیا یہ بھی ہادی رائے زادہ کی طرح ہی ڈرامے کر رہا ہے۔

من ہی من اُسے التمش بھی ہادی کی فطرت میں سے لگا۔

آپ نے جو اسے طلاق دی تھی۔

اسی بات کی عدت کاٹ رہی ہے میری بیٹی۔

کورٹ میں جانے کی مجبوری تھی۔

ورنہ وہ تو تب بھی عدت میں تھی۔

مریم کے لہجے میں کڑواہٹ در آئی۔

واٹ؟؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

طلاق۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔

میں وفا کو طلاق کیوں دوں گا۔

یہ سب آپ سے کس نے کہہ دیا۔

التمش کے سر پر مانو بم پھوٹ گیا ہوا۔

حیرت تو مریم کو بھی ہوئی تھی۔

مگر اسی وقت وہاں ہاشم آگیا۔

اسلام علیکم آنٹی۔۔۔۔۔

ہاشم کو وفا کے گھر اِس وقت دیکھ التمش کو دوبارہ حیرت کا جھٹکا لگا۔

تم اسوقت یہاں کیسے ؟؟

میں یہاں اس لیے آیا ہوں کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آج تم وفا بہن کو واپس روشن ولاء لے جانے آئے ہو۔

ہاں میں وفا کو لینے آیا ہوں۔۔۔۔

مگر مریم آنٹی بول رہی ہیں کہ میں نے وفا کو طلاق دے دی ہے۔

التمش کے اوسان خطاء ہو گئے تھے۔

سمجھ نہیں آرہا تھا آخر ان سب کو اس طرح کی غلط فہمی کیونکر ہوئی۔

اسمیں آنٹی کی کوئی غلطی نہیں ہے التمش،

وفا کو بھی یہی لگتا ہے کہ تم نے اُسے طلاق دے دی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کیوں؟؟وہ جھنجھلا اٹھا۔

کیونکہ ہادی رائے زادہ نے اُس سے ایسا بولا تھا۔

کیا بولا تھا۔وہ چوکنا ہو گیا۔

اور اسی کے ساتھ ساتھ مریم کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔

اسنے ایک فیک کال آنے کا ڈرامہ کیا تھا۔

اسکے بعد وفا سے بولا کہ تم نے اسے طلاق دے دی ہے۔

اور وفا کو ڈھونڈھنے کے لیے پولیس فورس ان کے پیچھے لگادی ہے۔

واٹ؟؟

مگر ایسا تو کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔وہ پھر جھنجھلایا۔

ہاں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

لیکن ہادی نے ان سے یہ سب اس لیے بولا تھا کہ وفا اس سے شادی کرنے کے لیے رضامند ہو جائے۔

مطلب التمش نے میری بیٹی کو طلاق نہیں دی۔

مریم پُرجوش انداز میں آگے بڑھی۔

التمش نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔۔۔

ابھی اور کتنا کچھ جاننا باقی تھا۔

میری بیٹی طلاق یافتہ نہیں ہے۔

مارے خوشی کے وہ رو پڑیں۔

Posted On Kitab Nagri

آنٹی میں وفا سے مل سکتا ہوں۔

وہ یکدم مریم کی طرف مڑا۔

ہاں.......ہاں مل سکتے ہو۔

مارے خوشی کے ان کی آواز کپکپا گئی۔

اجازت ملتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

مگر چند قدموں پر ہی یکدم رک گیا۔

جیسے کچھ یاد آگیا ہو۔

پھر اسی تیزی سے مڑا۔

اور ٹیبل پر رکھے پھولوں کے بکے کو اٹھایا اور دوبارہ تیزی سے وفا کے روم کی طرف بڑھا۔

آپ یہاں بیٹھ جائیں۔

آنسو بہاتی مریم کو اس نے صوفے پر بٹھا کر پانی کا گلاس تھمایا۔جسے چند گھونٹ پی کر اس نے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

تمہیں معلوم تھا کہ وفا کو لتمش نے طلاق نہیں دی ہے۔ہمم۔۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی بول پایا۔

پھر بتایا کیوں نہی۔۔۔مریم کو حیرانی ہوئی۔۔۔

کیونکہ میں چاہتا تھا کہ التمش خود وفا کو لینے آئے۔۔

اور آپکو اپنے منہ سے بتائے کہ وفا اُسکی بیوی ہے۔۔

اور اس نے وفا کو طلاق نہی دی ہے۔۔۔۔

آجایا کرو کبھی کبھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

مگر تمہارے آنے سے بیٹے کی کمی محسوس ہونا کم ہو جاتی ہے۔

اور اب وفا بھی سسرال چلی جائے گا۔

میں اکیلی پڑ جاؤں گی۔

جی آنٹی بس پولیس کی جاب ہی ایسی ہے۔

گھر پر اپنے لیے کم ہی ٹائم ملتا ہے۔

لیکن جب بھی میں فری ہوا۔

یہاں آجایا کروں گا۔اسکی تسلی پر مریم سرشاد ہو گئی۔

اللہ تمہیں اور ترقی دے۔

وہ دونوں آپس میں اِدھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے۔

جب رائے زادہ خاندان کے باقی لوگ ڈھیروں ڈھیر تحائف کے ساتھ وہاں آدھمکے۔ان کی تیاری سے ایسا لگ رہا تھا کہ سب کے یہاں آنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ وفا کو لے کر ہی جائیں گے۔مریم کا دل سرشار ہو گیا وہ پہلے ہی چاہتی تھی کہ وفا کا مستقبل سنور جائے اور اب ان سب کی تیاری سے لگ رہا تھا تھا۔۔شاید اُسکی یہ خواہش پوری ہونے والی ہے۔

التمش نے بھی وفا کو طلاق نہیں دی تھی۔۔۔

تو قاعدے کے مطابق وفا کو اب اپنے سسرال چلے جانا چاہیے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وفا خوش و خرم زندگی گزارے گی اس سے اچھی بات کوئی ہو ہے نہی سکتی تھی۔اور اسی میں مریم کی اپنی خوشی بھی شامل تھی۔۔

مریم اور ہاشم نے آگے بڑھ کر ان سب کا استقبال کیا۔ان سب کو یوں اچانک دیکھ کر مریم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔مگر ہاشم نے آگے بڑھ کر ان سب کا اچھے سے استقبال کیا۔ملازمہ کو کچھ کھانے کے انتظامات کی ہدایت دینے کے لیے وہ کچن کی طرف بھاگی۔ہاشم بھی اس کے پیچھے پیچھے کچن میں آگیا آنٹی آپ کو کچھ بھی بنوانے کی ضرورت نہیں ہے ہم کھانا کسی اچھے ہوٹل سے آرڈر کر لیتے ہیں۔۔اتنی جلدی کچھ بھی نہیں بن پائے گا۔۔آپ جائیں اور وہاں جا کر ان سب سے باتیں کریں۔۔مجھے یقین ہے وہ سب آپ سے معافی مانگنے آئے ہیں۔ہاں یہ بھی ٹھیک ہے باہر سے آرڈر کر دیتے ہیں۔مریم کو اس کا سجھاؤ اچھا لگا۔

آؤ تم بھی میرے ساتھ آجاؤ ان کے پاس بیٹھتے ہیں۔۔۔

مریم نے اسے بھی اپنے ساتھ چلنے کا بولا۔۔۔

نہیں آپ چلیں۔۔۔

میں سب کے لئے چائے بنا کر لاؤ گا۔۔۔

سب کو میرے ہاتھ کی چائے بہت پسند ہے

اور جب آپ بھی میرے ہاتھ کی چائے پیئیں گی تو میری فین ہو جائیں گی۔۔۔

وہ شوخ ہوا۔تو مریم بھی مسکرادی۔آج دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

کچھ دیر میں وہ سب کے لئے چائے بنا کر لے آیا۔

ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کی چائے کی بہت تعریف کی گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس نے مسکراتے ہوئے وصول کیا گیا۔۔۔

دس منٹ تک سب کے ساتھ خوش دلی سے باتیں کرتے ہوئے ہوئے آخر کار وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اوکے آپ لوگ انجوائے کریں مجھے کام ہے مجھے جانا ہوگا مسکرا کر اپنا موبائل اٹھایا۔سب کو سلام دعا کر کے وہاں سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

مائرہ نے ایک نظر اس کے بلا تاثر چہرے کی طرف دیکھا۔

جب سے ہادی کے گناہ ثابت ہوئے تھے

اس دن کے بعد ان دونوں کا ایک دوسرے سے کئی بار سامنا ہوا لیکن اس نے ایک بار بھی اسے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ جیسے وہ اسے جانتا ہی نہ ہو۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔

میں بس پانچ منٹ میں آئی۔۔۔۔

ہاشم کو جاتا دیکھ وہ سب ایکسکیوز کرتی اس کے پیچھے بھاگ گئی۔۔۔

ہاشم رکو۔۔۔۔

میری بات سنو نا۔۔۔

کیا ہو گیا مجھ سے ناراض ہو گیا۔۔۔۔

وہ اس کے عین مقابلہ آ کھڑی ہوئی۔۔۔

ھاشم نے رخ موڑ کر ایک نظر اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

میں تم سے ناراض کیوں ہونے لگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اُسکا اجنبیت بھرا انداز مائزہ کو عجیب لگا۔۔۔۔

پھر تمہارے اس اجنبی رویّے کی آخر وجہ کیا ہے۔۔۔

کیا تم سچ میں نہیں جانتی میرے اِس رویے کی وجہ۔۔۔۔۔وہ استہزانیہ ہنسا۔مائزہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ چلو میں بتاتا ہوں۔ایک لمبی سانس خارج کر وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔ہادی رائے زادہ نے ،یعنی کہ تمہارے بھائی نے۔ جن لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کر کے ان کو موت کے گھاٹ اتارا۔ان میں سے ایک لڑکی میری بہن بھی تھی۔

میری بہن ہادی رائے زادہ کو نہیں جانتی تھی اور نہ ہی وہ اس سے پیار کرتی تھی۔۔۔

وہ تو کبھی ہادی رائے زادہ سے ملتی ہیں نہ۔۔۔

اگر وہ بد قسمتی سے تمہاری دوست نہ ہوتی۔۔۔

میری بہن کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ وہ تمہاری دوست تھیں۔۔۔۔

ایک دوست سمجھ کر وہ تمہیں اپنی ہر چھوٹی اور بڑی بات بتاتی۔۔

جسے تم جا کر اپنے بھائی کو بتاتی۔۔۔۔

جو بھائی نہی بلکہ بھائی کے روپ میں چھپا درندہ تھا۔۔۔۔

تمہارا وہ درندہ بھائی میری بہن کو نگل گیا۔۔۔۔

میری بہن کا شکار کرنے میں تم نے اس کی مدد کی۔۔۔۔

کتنا تمہارا بھائی قصوروار ہے میری نظر میں تم کے اتنے ہی قصوروار ہوں ہو

فرق صرف اتنا ہے ہادی رائے زادہ کو اُسکے جرم کی سزا مل گئی اور تمہارا جرم ثابت نہیں ہوتا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہ ہی تمہارے جرم کی کوئی سزا ہے۔۔۔۔

لیکن میری نظر میں تم آج بھی میری بہن کی مجرم ہو۔۔۔

جس نے دوست بن کر اس کے پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔۔۔

جس کے تم جیسے دوست ہو اس کا دوستی پر سے اعتبار اٹھ جائے۔۔۔۔

لڑکیاں۔۔۔دوست ایک دوسرے کے راز لینے کے لیے بنتی ہیں ایک دوسرے کو اپنے من کی باتیں بتا کر دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے بنتی ہیں۔۔۔۔

جو باتیں وہ اپنے گھر والوں سے اپنے بھائی سے شیئر نہیں پاتیں۔۔۔

وہ باتیں اپنی دوست سے کرتیں ہیں۔۔۔۔

لیکن اگر دوست تم جیسی ہو تو دوستی زِندگی کی سنگین غلطی بن جاتی ہے۔۔۔۔

مم۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔

بھائی نے بولا رہا کہ وہ آپکی بہن سے پیار کرتے ہیں۔۔۔

مجھے نہی معلوم وہ ایسے نکلیں گے۔۔۔

تو معلوم ہونا چاہئے نا۔۔۔۔

تمہیں اگر کوئی اپنی چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتا ہے تو تمہیں وہ باتیں خود تک محدود رکھنے چاہئیں۔۔۔

نا کہ جا کر اپنے بھائی کے سامنے کھول کھول بیان کرنی چاہیے۔۔۔

آج میں اُس مقام پر کھڑا ہوں۔

جہاں مجھے بھی تمھاری بہت سی باتیں معلوم ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھ سے محبت بھی کرتی ہو۔۔۔۔

چاھتا تو میں بھی کچھ غلط کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

آخر تم میری بہن کے مجرم کی بہن ہو۔۔۔۔

اور جِس درندگی کا وہ شکار ہوئی۔۔۔

اُس میں تمہارا بھی کہیں نا کہیں ہاتھ رہا ہے۔۔۔

لیکن میں نے ایسا نہی کیا۔۔۔۔۔

میرا ضمیر، میری پرورش۔۔میرے اصول کسی کی بہن، بیٹی، کے ساتھ زیادتی کی اجازت نہیں دیتے۔۔۔

نن۔۔۔نہیں ہاشم،

تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو۔

مانا کہ میں نے آپکی بہن کے بارے میں ہادی کو بتا کر بہت برا کیا ہے۔

میں یہ بھی مانتی ہوں۔

آپکی بہن کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا۔

اسمیں شاید میرا قصور صرف یہی ہے کہ وہ میری دوست تھی۔ناوہ میری دوست ہوتی۔

اور نہ ہی وہ ہادی بھیا کی نظر میں آتی۔

مگر میرا خدا گواہ ہے ہاشم۔

میں نے کبھی بھی اسکا برا نہیں سوچا۔

جب ہادی بھیا نے بولا کہ وہ آپ کی بہن کو پسند کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تو ایک عام بہن کی طرح مجھے اسمیں اپنی بھابھی نظر آنے لگی۔ایک دوست بھابھی کے روپ میں گھر آجائے۔

اِس سے اچھی بات کیا ہو گی۔

بس اسی لیے میں اسکی ہر پسند ناپسند کا بھائی کو بتادیتی۔

مگر مجھے کیا معلوم تھا وہ ایسے نکلیں گے۔

ہمیں تو کبھی ان کے بارے میں ایسی کوئی بات معلوم نہیں پڑی جس سے ہمیں اندازہ ہو سکے کہ وہ اندر سے کیا سوچتے ہیں۔

ہم سب کے لیے تو وہ ہمارے ویسے ہی ہادی بھیا تھے۔

جیسے ارشد بھیا اور التمش بھیا ہیں۔

وہ صفائی دینا تو نہیں چاہتی تھی۔مگر ہائے رے یہ ظالم محبت، جو نجانے کیا کیا کرواتی ہے۔

ہاشم نے ایک نظر اسکے دھواں دھواں چہرے کی طرف دیکھا۔

نم آنکھیں دل کی سچائی بیاں کر رہیں تھیں۔

ٹھیک ہے مائزہ، میں تمہاری ایک ایک بات کو سچ مان لیتا ہوں، مگر میں ہمارے اس رشتے کو ابھی قبول نہیں کر سکتا.

میری بہن کو کھونے کا زخم کچھ دن پہلے ہی بھرنا شروع ہوا ہے۔آج تک میرے لیے تم بھی میری بہن کی مجرم تھی۔

مگر خیر۔۔۔

آج سے میں تمہارے بارے میں، تمہارے نظریے سے سوچنے کی کوشش بھی کروں گا۔

Posted On Kitab Nagri

مگراس کے لیے مجھے وقت در کار ہے۔

اگر تم انتظار کر سکو تو ٹھیک ہے۔

ورنہ تمھیں پورا حق ہے اپنے لیے ایک اچھا ہمسفر چننے کا۔۔۔

کتنا وقت ؟؟؟؟؟

اسکے لہجے میں کی آس وامید محسوس کر ہاشم کا دل کٹ کے رہ گیا۔

مگر وہ واقعی میں تھوڑی سی ہی سہی، مگر سزا کی حقدار تھی۔

آخر اسے بھی تو احساس ہونا چاہیے۔

جانے انجانے ہی سہی مگر غلطی اُس سے ہوئی ہے۔

معلوم نہیں۔۔۔۔

اسے کوئی خاطر خواہ جواب نہ دے کر وہ بس خاموشی اختیار کیے وہاں سے چلا گیا۔

لب اپنے آپ مسکرا اٹھے۔جانتا تھا، وہ اس سے بہت محبت کرتی ہے۔

اگر وہ اسے ساری زندگی انتظار کرنے کا بولتا تب بھی شاید وہ انکار نہ کرتی۔بس کچھ دن کی سزا، تاکہ سزا کے ساتھ ساتھ اُسکی محبت کا بھی امتحان ہو پائے۔۔۔

❤❤❤

اسکے حساب سے یہ اس کی عدت کے دن تھے

اسی لیے اُس نے اپنے وجود کو بس اِسی کمرے تک محدود کر کے رکھ دیا تھا۔

اور ویسے بھی اب جینے کی کوئی خاص وجہ نہ بچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نوعمری میں طلاق کا دھبہ لگوا بیٹھی تھی۔

لیکن خیر۔

اِس سارے حادثے میں ایک بات اچھی ہو گئی تھی۔

اسے یقین آنے لگا تھا کہ اسکی ماں آج بھی اُس نے بچپن جیسی محبت ہی کرتی ہے۔

بس رائمہ اور صفدر کے جانے کے بعد ان کا دل ودماغ ہر چیز کو شک بھری نگاہ سے دیکھنے لگ گیا تھا۔

اور وہ اپنی ماں کی زندگی میں خوشیوں کی آخری

امید تھیں۔اسی وجہ سے وہ زیادہ حساس ہو گئیں تھیں۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں بند کر کے ناجانے

کن سوچوں میں مگن تھی۔جب دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی وہ نہ چونکی۔۔۔

ایک گھنٹہ پہلے اسنے ملازمہ کو جوس کا گلاس لانے کا بولا تھا۔۔۔

مگر ایک گھنٹہ گزر گیا تھا۔۔ناجانے وہ کیسا جوس لینے گئی تھی۔۔۔یا پھر بھول گئی تھی۔۔۔۔

اب شاید وہی آئی ہو گی۔۔۔۔

مگر اپنے آس پاس مخصوص خوشبو محسوس کر اسنے پٹ سے آنکھیں کھول لیں۔۔۔

اپنے سامنے التمش کو بلیک تھری پیس سوٹ کے ساتھ ہاتھوں میں ریڈ روزز کا بکے پکڑے اُسکی طرف خوبصورت

مسکراہٹ لیئے دیکھ لیا تھا۔۔۔

حیرانگی سے وہ سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ

ہمم۔۔۔آپکا شوہر۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جسے آپ شاید سنگدل محبوبہ کی طرح بھول گئی ہیں۔۔

اسنے منہ کے زاویے بگڑ کر ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔۔

شوہر۔۔۔۔۔

وفا کا دماغ بس اسی لفظ میں الجھ کر رہ گیا۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی جھلملائی۔۔۔

آپکو یہاں نہی آنا چاہیے تھا میں اسوقت۔۔۔۔۔

اوہ ہاں یاد آیا۔۔۔۔

پُر سوچ انداز میں وہ اسکے عین برابر آن بیٹھا۔

جھجھک کے وہ کچھ دور سرکنے لگی۔۔۔

تبھی التمش نے اِسکا ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے دور جانے سے روکا۔۔۔

کس بات کی عدت کے رہی ہیں آپ۔۔۔

میں ابھی صحیح سلامت ہوں۔۔۔

اور آپکا شوہر ہوں۔۔۔۔

کوئی بھی آکے آپکو بول دے گا کہ آپکے شوہر نے آپکو طلاق دے دی ہے

آپ یقین کر لیں گی۔۔۔۔

اور بلاوجہ عدت کاٹنے لگ جائیں گی۔۔۔۔

مگر ایک بار اپنے شوہر سے نے کرنا ضروری نہیں سمجھیں گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اُسکا طنزیہ انداز وفا کو حیران کر گیا۔۔۔

کیا مطلب آپ نے۔۔۔۔۔

رواں رواں سماعت بن گیا تھا۔۔۔۔۔

دل یکبارگی دھڑکنے لگا۔۔۔۔

جی ہاں محترمہ میں نے آپکو طلاق نہی دی۔۔۔۔

آپ ابھی بھی مسز رائے زادہ ہیں۔۔۔

کچھ پل کے لیئے اُسکا منہ مارے حیرت کے کھل گیا۔۔۔۔

آج یہ خبر سن کر صدمہ لگ گیا تھا۔۔۔

مگر یہ خوشی کا صدمہ تھا۔۔۔

اُسکا حیرت سے کھلا منہ دیکھ وہ مسکرایا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اُسکا منہ بھی اسی طرح حیرت کی زیادتی سے کھول گیا جیسے وفا کا کھلا تھا۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسکے گلے میں موجود اسی پینڈینٹ کو دیکھا۔۔۔

جو اسنے منہ دکھائی کے طور پر وفا کو دیا تھا۔۔۔

اور اگلے دن اُسنے بولا تھا کہ وہ تحفہ اُسنے نوکرانی کو سے دیا ہے۔۔۔

یہ۔۔۔آپکے پاس؟؟؟؟

اسنے تعجب سے وفا کے چہرے کی طرف دیکھا۔

جواب اپنی حیرانگی بھول کر اسکے حیران کن تاثرات کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میرے شوہر نے مجھے منہ دکھائی میں دیا تھا۔

اور منہ دکھائی کا تحفہ بہت خاص ہوتا ہے۔

اور یہ خاص تحفہ کسی کو نہیں دیا جاتا۔

وہ جس مان سے گویا ہوئی تھی۔

التمش عش عش کر اٹھا۔

جھوٹی حسینہ، آج یہ دوسرا لقب اسکے حصے میں آیا تھا۔

ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں نمی در آئی۔

آئی ایم سوری،

میں نے آپ سے ہر وقت جھوٹ بولا،

مگر میں نے کبھی بھی آپ سے بلا وجہ جھوٹ نہیں بولا۔

میری مجبوری تھی۔

ہمیں لاکھ کوششوں کے بعد بھی انصاف نہیں ملا۔

تو میں یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو گئی۔

دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر وہ زار و قطار رو دی۔

التمش نے افسوس بھری نگاہ سے اس کی طرف دیکھا،

وفا میری بات سنو،

اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام کر وہ حد درجہ سنجیدہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے جو کچھ بھی کیا، صحیح کیا۔

اگر تم مجھے بتاتی کہ میرا بھائی غلط ہے۔

تو یقیناً میں تمہاری بات کا کبھی یقین نہیں کرتا۔

حالاتوں نے جس طرح بھی موڑ کھایا، اچھا یا برا، مگر ہمیں اپنوں کی، سچے جھوٹے کی پہچان دے گیا۔

مگر ان سب میں ایک چیز، جس کے بارے میں، میں آج سچ سننا چاہتا ہوں،

کیا تم، واقعی مجھ سے کبھی محبت نہیں کی،

یا پھر تم سچ میں........

سچ سننا چاہتے ہیں۔

اسکی بات کو درمیان میں ہی کاٹ کر وہ تیزی سے بول اٹھی۔التمش نے اثبات میں سر ہلایا۔

شادی سے پہلے میں کسی سے پیار نہیں کرتی تھی۔

میری زندگی کا صرف ایک مقصد تھا،

ہادی رائے زادہ کو سزا دلوانا، یا دینا۔

مگر شادی کے بعد، وہ کچھ توقف کے لیے رکی،

شادی کے بعد مجھے محبت ہو گئی،

آپ کی اچھائی کے مجھے اٹریکٹ کیا۔

مگر جب آپ نے بولا کہ آپ نے مجھ سے شادی صرف میرے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیے کی تھی،

بس اسی لمحے مجھے شدید محبت ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اظہارِ محبت کر کے بھی وہ رو پڑی۔

تھینک گاڈ، آپ نے مجھے طلاق نہیں دی،

آپ نہیں جانتے مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی۔

آج التمش کا دل گہرائیوں تک سرشار ہو گیا تھا۔ایک بوجھل سانس ہوا کے سپرد کر اب وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا-

ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کیئے۔التمش رائے زادہ کی بیوی کو رونے کا بالکل حق نہیں۔

اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر صبیح پیشانی پر دہکتے لب رکھ دیئے دیے۔

ویسے اتنا گندا اظہار محبت کوئی نہ کرے،

اسنے دوبارہ منہ کے زاویے بگاڑے،

وفا حیران ہوئی۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو بورنگ بیوی،

ہونا تو یہ چاہیے تھا، اتنے دنوں کی جدائی کے بعد تم نے دس، بارہ کس کر کے (آئی) چودہ، پندرہ کس کرنے کے بعد (لو) اور بیس، پچیس کس کے بعد (یو) بولنا چاہئے تھا۔

اسکی نئی منطق پر وفا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

التمش آگے بڑھ کر اُسکی سانسوں کو خود میں سمونے لگا۔۔۔۔

وفا نے بنا کوئی مزاحمت کیے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اب جبکہ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو بھلا وہ کیوں مزاحمت کرے۔۔۔

مگر وہ تب بوکھلا گئی۔۔۔

جب التمش کی گستاخیاں بڑھنے لگیں۔۔۔۔

التمش یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

ماں ابھی آجائیں گی۔آپ کچھ شرم کریں۔۔۔

پہلی بات ماں نہی آئے گی۔۔۔نیچے رائے زادہ فیملی پورے اہتمام سے آپکو لینے آئی ہوں۔۔۔

نیچے رائے زادہ فیملی آئی تھی اور اسے معلوم ہی نہیں۔۔۔۔

دوسری بات یہ کہ اپنی بیوی کے سامنے شرم کرنے والا سب سے بڑا بیوقوف ہوتا ہے۔۔۔

مجھے نیچے جانا ہے۔۔۔۔کیا سوچیں گے سب لوگ۔۔۔

کتنی بے مروت ہوں میں۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوئی۔۔۔۔۔

کوئی کچھ نہی سوچے گا۔۔۔

سب کو معلوم ہے نے اپنی بیوی منانے آیا ہوں۔۔۔۔

اور اب مجھے اپنی بیوی منانے دو۔۔۔۔

مصروف سے انداز میں اُسنے وفا کو دوبارہ خود سے قریب کیا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا

گردن پر ہلکی ہلکی شیو کی چبھن پر وہ کھلکھلائی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

التمش نے سر اٹھا کر معصومیت بھری شفاف ہنسی کو دیکھا۔۔۔

اور خود بھی مسکرا دیا۔۔۔

ختم شدہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com